

رَمَضَانُ الْمُبَارَک تا ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 16 بیانات

اسلامی بیانات

(جلد: 3)

اسلامی بہنوں کے لئے



پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)



رَمَضانُ المُبارَک تا ذُوالحِجَّۃِ الحرام 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 16 بیانات

اسلامی بیانات

(جلد:3)

اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:3)

صفحات : 410

پہلی بار : شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ، اپریل 2020ء

تعداد :

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: 11-04-2020 حوالہ نمبر: 241

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب **"اسلامی بیانات** (جلد:3)**"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

11-04-2020

www.dawateislami.net. **E-mail**: ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4ماہ: رَمَضانُ الْمُبارَک تا ذُوالْحِجَّۃُ الْحرام 1441ھ مطابق اپریل تا اگست 2020ء)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	٦رمضان المبارک	29اپریل	سیرتِ بی بی خدیجۃ الکبریٰ	11
دوسرا ہفتہ	١٣	6مئی	صالحات اور راہِ خدا میں خرچ	34
تیسرا ہفتہ	٢٠	13	سیرتِ مولیٰ علی	59
چوتھا ہفتہ	٢٧	20	امامِ اہلسنت کا شوقِ علمی	83
پہلا ہفتہ	٤شوال المکرم	27	ماں اور اولاد کی تربیت	106
دوسرا ہفتہ	١١	3جون	اسلامی شادی	131
تیسرا ہفتہ	١٨	10	لالچ	158
چوتھا ہفتہ	٢٥	17	تکبر اور اس کی علامات	183
پہلا ہفتہ	٣ذی القعدہ	24	صلہ رحمی	209
دوسرا ہفتہ	١٠	یکم جولائی	ریاکاری ایک گناہ کبیرہ	234
تیسرا ہفتہ	١٩	8	صحابیات اور پردہ	258
چوتھا ہفتہ	٢٤	15	بیماری پر صبر کے فضائل	281
پہلا ہفتہ	یکم ذو الحجہ	22	صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول	305
دوسرا ہفتہ	٨	29	صحابیات اور دین کی خاطر قربانیاں	330
تیسرا ہفتہ	١٥	5اگست	سیرتِ عثمانِ غنی	349
چوتھا ہفتہ	٢٢	12	صحابیات صالحات اور صبر	373

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"دعوتِ اسلامی" کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "10 نیّتیں"

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۱۸۵/٦، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعَہ کروں گی۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گی۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گی۔ (۵) جہاں جہاں "**سرکار**" کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، جہاں جہاں کسی **صحابی** کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ** اور جہاں کسی **بزرگ** کا نام آئے گا تو وہاں **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ** پڑھوں گی۔ (٦) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو کسی مَحْرَم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مطّلع کروں گی۔

(ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اِسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ
مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزْمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسن وخوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینہ العلمیہ"** بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1)شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2)شعبہ درسی کتب (3)شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4)شعبہ تراجمِ کُتُب (5)شعبہ تفتیشِ کُتُب (6)شعبہ تخریج [1]

"المدینۃ العلمیہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

---

1 . . . اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیر اہلِ سنّت (12) فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (13) فیضانِ اَولیاء وعُلَماء (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی (16) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **اِمام اَحمد رَضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ کریم **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشمول **"المدینۃُ العلمیۃ"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رَمَضانُ المُبارک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

بیان اور تقریر تبلیغِ دین کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ بیان جب بہترین مواد، زبردست ترتیب، خوبصورت الفاظ کے ساتھ ساتھ اخلاص کی خوشبو سے بھی مالامال ہو تو سننے والوں کی کایا پلٹ جاتی، دلوں میں ایمانی حرارت پیدا ہوتی اور اعمالِ صالحہ کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دین پر عمل کی دعوت دینے والی تحریک ہے، یہ مسجدیں آباد کرنے والی تحریک ہے، یہ گناہوں سے تعلق توڑ کر نیکیوں سے رشتہ جوڑنے والی تحریک ہے۔ اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام اس سلسلے میں بہت فائدہ مند ہیں۔ ہزاروں افراد ان مدنی کاموں کی برکت سے گناہوں کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک ہزاروں مقامات پر ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ سالوں سے جاری و ساری ہے۔ ان ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا شعبہ **"بیاناتِ دعوتِ اسلامی"**[1] تیار کرتا ہے۔ پاکستان کی اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں ہونے والے بیانات اب پہلے سے ہی

---

1 . . . اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2014 سے اپریل 2020 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں 475 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سن 1441 ہجری کے ابتدائی آٹھ ماہ کے بیانات دو جلدوں بنام **"اسلامی بیانات** (جلد1 اور جلد2)**"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان دونوں جلدوں کو بے حد پذیرائی ملی۔ مجموعی طور پر دونوں جلدوں کے 30 ہزار سے زائد نسخے چند ماہ میں خریدے گئے۔ اب 1441ھ کے آخری چار ماہ (رمضان المبارک، شوال المکرم، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ) کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے 16 بیانات کا مجموعہ بنام **"اسلامی بیانات** (جلد:3)**"** آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

جلد میں شامل ہر بیان درجن سے زائد مراحل (مطالعہ، تلاشِ مواد، ترتیب، فارمیشن، شعبہ ذمہ دار کا فائنل کرنا، رکنِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری اور حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی سے تنظیمی تفتیش، دارُالافتا اہلسنت کے مفتی صاحب سے شرعی تفتیش، مکمل مواد کی تفتیش، تخریج اور تقابل، بیانات میں انگلش الفاظ کی ایڈیٹنگ و مجلس تراجم سے چیکنگ، پیج سیٹ اپ اور پیراگرافنگ، آیات پیسٹنگ، فائنل پروف ریڈنگ، اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے اس کی چیکنگ، کورل پر پیسٹنگ اور اس کے لوازمات) سے گزار کر اشاعت کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ مجموعہ تمام اسلامی بہنوں بالخصوص مبلغات کیلئے بہت مفید ہے۔ اسے حاصل فرما کر ضرور مطالعہ فرمائیے۔

اسلامی بہنوں میں بھی اشاعتِ دین کیلئے مختلف مجالس قائم ہیں، ان میں سے تین مجالس (مجلس شارٹ کورسز، مجلس دارالسنہ للبنات اور مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات) کے تحت مختلف کورسز کا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے۔ مئی تا اگست 2020ء میں اسلامی بہنوں کیلئے ہونے والے مختلف کورسز کا شیڈول اور تفصیلات کتاب کے صفحہ 397 اور 398 پر ملاحظہ فرمائیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

بیان: 1 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: ہمارا ایک پڑوسی تھا جو بادشاہ کی خدمت کرتا تھا، اللہ کی یاد سے غافل اور فتنہ و فساد پھیلانے میں مشہور تھا۔ ایک رات میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کا ہاتھ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ہاتھ میں ہے، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! یہ بُرا شخص تو ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ پاک سے منہ موڑے ہوئے ہیں پھر آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنا **دستِ مبارک** اس کے ہاتھ میں کیوں دیا؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے اس کا علم ہے اور سنو! میں اللہ کریم کی بارگاہ میں اس کی سفارش کرنے جا رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! یہ اس مقام پر کس وسیلے سے پہنچا؟ فرمایا: مجھ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے کی وجہ سے، بے شک یہ شخص ہر رات سوتے وقت مجھ پر ہزار (1000) مرتبہ دُرود و سلام بھیجا کرتا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ اللہ پاک اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائے گا۔

حضرت عبد الواحد رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: جب صبح کے وقت میں مسجد میں

داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی نوجوان روتا ہوا مسجد میں داخل ہوا۔ میں اس وقت اپنے دوستوں کے سامنے وہ سب کچھ بیان کر رہا تھا جو اس کے بارے میں خواب میں دیکھا تھا۔ وہ سلام کر کے سامنے بیٹھ گیا اور بولا: میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرنا چاہتا ہوں، مجھے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ جب اس نے توبہ کرلی تو میں نے اس خواب کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: میرے پاس رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: میں اپنے ربِّ کریم کے ہاں تمہاری شفاعت کروں گا اس **دُرود و سلام** کے سبب جو تم مجھ پر بھیجتے ہو۔ لہٰذا حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سفارش کے بعد فرمایا: صبح سویرے عبد الواحد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کے پاس جانا، اس کے ہاتھ پر توبہ کرنا اور توبہ پر مضبوطی سے قائم رہنا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 . . . سعادۃ الدارین، الباب الرابع . . . الخ، اللطیفۃ التسعون، ص ۱۵۰ ملخصا

2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نبیِّ کریم کے نکاح میں آنے کے شرف کی وجہ سے اُمَّھاتُ الْمُؤمِنین کے لقب سے سرفراز ہوئیں، چنانچہ قرآنِ پاک میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْؕ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ (پ ۲۱، الاحزاب: ٦)

حضرت امام ابنِ ابی حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ حُرمت (عزت و احترام) میں مؤمنین کی مائیں ہیں اور مؤمنوں پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں۔[1]

1…تفسیر درمنثور، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ٦، ٦/٥٦٦

علامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ یعنی جن سے حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاح فرمایا ہے، چاہے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری سے پہلے ان کا انتقال ہوا ہو یا وصالِ ظاہری کے بعد انہوں نے وفات پائی ہو، یہ سب کی سب اُمّت کی مائیں ہیں اور ہر اُمّتی کے لیے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر تعظیم کے لائق ہیں اور ان کا احترام ضروری ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں ان کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا کا تذکرہ

سب سے پہلے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا سے نکاح فرمایا اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔[2] آج کے بیان میں ہم اَزواجِ مُطَہَّرات میں سے **حضرت خدیجہ** رَضِیَ اللہُ عَنْھا کا تعارف، بلندیِ اسلام کے لئے آپ کی خدمات، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کی محبت و وفاداری کی جھلکیاں، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان سے محبت کا ذکر، آپ کے مبارک اوصاف، دیگر نکات، روزے و تراویح کے فضائل وغیرہ سے متعلق سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شرح زرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاہرات... الخ، ۴/۳۵۶

2 ...شرح زرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاہرات... الخ، ۴/۳۶۲

غم گُسار بیوی

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا، پھر آپ اکیلا رہنے کو پسند فرمانے لگے، غارِ حرا میں جانے لگے، مقدس گھر کی طرف لوٹنے سے پہلے وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے اور (اتنا عرصہ وہاں رہنے کے لئے) کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے، پھر اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے کا بندوبست کر دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حق آگیا جب کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا: پڑھئے! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میں نے کہا: مَا أَنَا بِقَارِئٍ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھئے! میں نے کہا: مَا أَنَا بِقَارِئٍ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھئے! میں نے کہا: مَا أَنَا بِقَارِئٍ میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑا اور پھر دبایا، پھر مجھے چھوڑ کر کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: پڑھو اپنے ربّ کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک (بوند) سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا ربّ ہی سب

بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ (پ٣٠، العلق: ١تا٥) سے بڑا کریم۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔[1]

رسولِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وحی لے کر اس حالت میں واپس ہوئے کہ دل مبارک کانپ رہا تھا، اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس پہنچ کر فرمایا: زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔ انہوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی حتّٰی کہ دلِ اقدس سے ڈر کی کیفیت جاتی رہی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو سارا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا: مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے کہا: ایسا ہر گز نہ ہو گا، بخدا! اللہ پاک کبھی آپ کو رُسوا نہ کرے گا کیونکہ ☆ آپ رشتے داروں سے اچھا سلوک کرتے، ☆ کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے، ☆ محتاجوں کے لئے کماتے، ☆ مہمان کی مہمان نوازی کرتے اور ☆ راہِ حق میں تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔

وَرقہ بن نوفل کے پاس

اس کے بعد اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وَرقہ بن نَوفَل کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے چچا زاد بھائی تھے۔ عِبرانی زبان میں لکھائی کا کام کیا کرتے تھے اور جتنا اللہ پاک کو منظور ہوتا اِنجیل کو عِبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے، اس وقت بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے۔ ان سے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنئے۔

[1]... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب ٣، ١/٧، حدیث: ٣

وَرقہ بن نوفَل نے کہا: اے بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جو دیکھا تھا انہیں بتایا۔ اس پر وَرقہ نے کہا: یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ کریم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر اتارا تھا، اے کاش! ان دنوں میں جوان ہوتا، اے کاش! اُس وقت میں زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو نکالے گی۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا: کیا میری قوم مجھے نکالے گی؟ کہا: ہاں! جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں تو اس سے دشمنی کی گئی۔ اگر مجھے آپ کا وہ زمانہ نصیب ہوا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ (1)

حکیمُ الْاُمَّت حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ان علامتوں کی وجہ سے بحکمِ توریت آخری نبی ہیں، آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا سورج بلند ہوگا (اور) آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا دین غالب ہوگا۔ (واضح رہے!) حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللہُ عَنْھا) توریت کی عالِمہ تھیں اور علمائے (بنی) اسرائیل سے بھی آپ نے حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی یہ علامات سُنی تھیں اس وجہ سے تو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے نکاح کیا۔ (2)

وہ اَنیسِ غم مونسِ بے کساں وہ سکونِ دلِ مالکِ انس و جاں
وہ شریکِ حیاتِ شہِ لامکاں سیما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

(بہارِ عقیدت، ص ۱۱)

1... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف بدء الوحی... الخ، ۱/۸، حدیث: ۳

2... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۹۷

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! ﴿1﴾ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم شادی کے بعد بھی ربِّ کریم کی کثرت سے عبادات کیا کرتے تھے۔ ﴿2﴾ غارِ حرا کو کئی مرتبہ محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت گاہ بننے کا شرف نصیب ہوا۔ ﴿3﴾ حضرت خدیجہ ایسی زوجہ تھیں جو اپنے شوہر یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادات کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنتی تھیں۔ ﴿4﴾ حضرت خدیجہ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر دُکھ سُکھ میں ہمیشہ شریک رہیں۔ ﴿5﴾ حضرت خدیجہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت خدیجہ سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ ﴿6﴾ حضرت خدیجہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک اوصاف کو بڑے ہی شاندار انداز میں بیان فرماتی تھیں۔ ﴿7﴾ حضرت خدیجہ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حوصلہ بڑھاتیں اور تسلی دیا کرتی تھیں۔ ﴿8﴾ حضرت خدیجہ توریت کی بہت بڑی عالِمہ تھیں۔ ﴿9﴾ حضرت خدیجہ نے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نبوت فرمانے سے پہلے ہی اپنی کمالِ فراست سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نبی ہونا جان لیا تھا۔ ﴿10﴾ حضرت خدیجہ کی یہ فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے کی سب سے پہلی خبر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو ہی پہنچی تھی۔ الغرض! کئی خوبیاں آپ کا مقدر بنی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وحی اُترنے کے موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دل کے کانپنے کا ذکر گزرا، ایسا کیوں ہوا اور اس میں کیا حکمت تھی؟ اس کی وضاحت کرتے

ہوئے حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: یہ دل کا کانپنا اس فیضِ ربّانی کا اثر تھا جو آج (یعنی پہلی وحی اُترنے کے روز) عطا ہوا تھا۔ یہ توجہ اگر پہاڑوں پر ڈالی جاتی تو پھٹ جاتا یہ تو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا قوت والا دل ہے جو ٹھہرا رہا۔(1)

دل سمجھ سے وَرا ہے مگر یوں کہوں غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی سیرت سے متعلق مزید پہلوؤں کے بارے میں سنیں گی مگر اس سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا مختصر ذکرِ خیر سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا تعارف

✽ حضرت خدیجہ کا نام خدیجہ، والد کا نام خُوَیْلِد اور والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ ✽ حضرت خدیجہ کی کُنْیَت اُمُّ الْقَاسِم اور اُمِّ ھِند ہے۔ ✽ حضرت خدیجہ عامُ الْفِیْل سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ حضرت خدیجہ کے القابات طاہرہ، سیدہ، صِدّیقہ اور "کُبریٰ" ہیں۔ ✽ حضرت خدیجہ کا یہ آخری لقب نام کے ساتھ اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حصہ ہو۔ ✽ حضرت خدیجہ نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ✽ حضرت خدیجہ کا نسب صرف 3 واسطوں سے حضورِ

1 ۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ۸/۹۶ ملتقطا

اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ ❁ حضرت خدیجہ عرب کے سب سے محترم قبیلے قریش سے تعلق رکھتی تھیں۔ ❁ حضرت خدیجہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی والدۂ ماجِدہ اور نوجوانانِ جنت کے سردار حضرات حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی نانی جان ہیں۔ ❁ حضرت خدیجہ نے اپنی ساری دولت حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کر دی اور اپنی تمام عمر حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کرتے ہوئے گزاری۔ ❁ حضرت خدیجہ کے نکاح کی مبارک تقریب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ شام سے واپسی کے دو (2) ماہ 25 دن بعد ہوئی۔ ❁ حضرت خدیجہ کا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نکاح 40 سال کی عمر میں ہوا جبکہ اس وقت رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمرِ مبارک 25 سال تھی۔[1] ❁ حضرت خدیجہ کی حیاتِ پاک میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نکاح نہ فرمایا۔ ❁ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تقریباً 25 سال رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں۔ ❁ حضرت خدیجہ نے اعلانِ نبوت کے دسویں سال 10 رَمَضَانُ المبارَک میں وِصال فرمایا۔ ❁ حضرت خدیجہ کا وصال 65 سال کی عمر میں ہوا۔ ❁ حضرت خدیجہ جَنَّتُ الْمَعْلٰی (مکے شریف) میں آرام فرما ہیں۔ ❁ حضرت خدیجہ کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ اُمَّہاتُ المؤمنین**" صفحہ 31 تا 39 اور رسالہ "**فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ**" کا مطالعہ فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب اور رسالے کو پڑھا جاسکتا ہے، ڈاؤن

---

1 ... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۰۹۶، ذکر خدیجہ بنت خویلد، ۸/۱۳

لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کثرتِ ذکر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین، زوجۂ رسولِ کریم حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے پہلی زوجہ ہیں۔ ایک قول کے مطابق حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر سب سے پہلے آپ نے ہی ایمان لانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ سے بہت محبت تھی حتّٰی کہ جب آپ کا وصال ہو گیا تو کثرت سے آپ کا ذکر فرماتے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی سہیلیوں کا اس قدر اِکرام (یعنی ان کی عزت) فرماتے کہ جب کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کوئی چیز حاضر کی جاتی تو اکثر ان کی طرف بھیج دیتے حتّٰی کہ یہی کثرتِ ذکر اور پیار و محبت اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے رشک کا باعث بنا، چنانچہ خود فرماتی ہیں: میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ پاک میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر کی۔ حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا لیکن حُضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان کا کثرت سے ذکر فرماتے تھے۔[1]

یاد رہے! یہاں غیرت بمعنیٰ رشک ہے۔ یعنی جس طرح نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی الخ، ۲/۵۶۵، حدیث: ۳۸۱۸

واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے وصال کے بعد ان کی اتنی تعریف فرماتے ہیں، اے کاش! میرے انتقال کے بعد بھی میرا ذکرِ خیر فرمالیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سہیلیِ خدیجہ کا اِکرام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صرف حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا بعدِ وصال کثرت سے ذکر فرماتے بلکہ آپ کی سہیلیوں پر اِنعام واِکرام بھی فرمایا کرتے تھے، چنانچہ

جب بارگاہِ رسالت میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو فرماتے: اسے فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کیونکہ وہ حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کی سہیلی تھی، اسے فلاں عورت کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) سے محبت کرتی تھی۔[2]

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بہت دفعہ بکری ذبح فرماتے پھر اس کے اَعضا کاٹتے پھر وہ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سہیلیوں کے پاس بھیج دیتے۔ حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں کبھی حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہہ دیتی کہ گویا حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے: وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہوئی۔[3]

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث شریف کی

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/ ۴۹۶ ملخصا

2 . . . الادب المفرد، باب قول المعروف، ص۶۸، حدیث: ۲۳۲

3 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی . . . الخ، ۲/ ۵۶۵، حدیث: ۳۸۱۸

وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ) جب میں حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبانِ پاک سے ان کی بہت تعریف سنتی تو جوشِ غیرت (رشک) میں عرض کرتی کہ یارَسُولَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! حضور تو اُن کی ایسی تعریفیں کرتے ہیں کہ گویا اُن کے سوا کوئی بیوی آپ کو ملی ہی نہیں یا اُن کے سوا دنیا میں کوئی بی بی ہے ہی نہیں۔ (اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان "وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے) جنابِ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کی بہت سی صفات (خوبیوں) کی طرف اِشارہ ہے یعنی وہ بہت روزہ دار، تَہَجُّد گزار، میری بڑی خدمت گزار، میری تنہائی (اکیلے پن) کی مُونِس (ساتھی)، میری غم گُسار (ہمدردی کرنے والی)، غارِ حرا کے چِلّے (یعنی تنہائی میں چالیس، چالیس دن عبادات کے دوران) میں میری مددگار تھیں اور میری ساری اَوْلاد انہیں سے ہے۔[1]

آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حضرتِ خدیجہ کو یاد کرنا

ایک بار حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کی بہن حضرت ہالہ بنتِ خُوَیْلِد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، ان کی آواز حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا سے بہت ملتی تھی چنانچہ اس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کا اجازت طلب کرنا یاد آگیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُھرجُھری لی۔[2]

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/۴۹۷ ملخصا

2 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی الخ، ص ۹۶۲، حدیث ۳۸۲۱

مادرِ اوّلین اَہلِ ایمان کی ہے یہ اس کی بزرگی و پاکیزگی
برگزیدہ ہے ربِّ محمد کی بھی عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

اُس کا جبریل ملحوظ رکھے ادب جنتی گوہریں گھر اُسے بخشے رب
کوئی تکلیف اس میں نہ شور و شغب مَنْزِلٌ مِّنْ قَصَبٌ لَا نَصَبٌ لَا صَخَبٌ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

(برہانِ رحمت، ص۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ایک عظیم خاتون تھیں جو ہر لحاظ سے کامل واکمل تھیں، ☆یعنی خاندان کے اعتبار سے، ☆شرافت کے اعتبار سے، ☆اخلاق کے لحاظ سے، ☆کردار کے اعتبار سے، ☆مال و دولت اور لوگوں کے ساتھ خیر خواہی میں وہ اپنے دور کی بے مثال شخصیت تھیں۔ آیئے! اب حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکاح کا واقعہ سنتے ہیں چنانچہ

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کا سبب

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے نکاح کا ایک سبب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سفر شام تھا کہ جب حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اپنے غلام مَیْسَرَہ کی زبانی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیغمبرانہ صفات

سنیں اور خود بھی فرشتوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر سایہ کئے دیکھا تو یہ باتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کرنے میں رغبت کا باعث بنیں۔ یہ بھی مروی ہے کہ خواتینِ قریش کی ایک عید ہوا کرتی تھی، جس میں وہ بَیْتُ اللہ شریف میں جمع ہوا کرتیں۔ ایک دن اسی سلسلے میں وہ یہاں جمع تھیں کہ ملکِ شام کا ایک شخص آیا اور انہیں پکار کر کہا: اے گروہِ قریش کی عورتو! عنقریب تم میں ایک نبی ظاہر ہو گا جسے احمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کہا جائے گا: تم میں سے جو عورت بھی ان کی زوجہ بننے کا شرف حاصل کر سکتی ہو وہ ایسا ضرور کرے۔ یہ سُن کر عورتوں نے اسے پتھر اور کنکر مارے، بہت بُرا بھلا کہا اور نہایت سخت کلامی کی لیکن حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا نے خاموشی اختیار فرمائی اور اس بات کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ اس کے بعد جب مَیْسَرَہ نے آپ کو وہ نشانیاں بتائیں، جو اُنہوں نے دیکھی تھیں اور خود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا نے بھی جو کچھ دیکھا تھا، اس کی وجہ سے آپ کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر اُس شخص نے سچ کہا تھا تو وہ یہی شخصیت ہو سکتے ہیں۔[1]

تقریبِ نکاح

چنانچہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق و عادات سے متأثر ہو کر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا نے اپنی سہیلی (نفیسہ بنتِ مُنیہ) کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا معلوم کرنے کے لئے بھیجا، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا معلوم کرنے کے بعد (نفیسہ بنتِ مُنیہ) حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کے پاس آئیں اور کہنے

---

۱ ۔۔۔ سبل الھدیٰ والرشاد، جماع ابواب بعض الامور۔۔۔ الخ، الباب الرابع عشر، ۲/۱۶۴

لگیں: مبارک ہو! محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی درخواست قبول فرمالی ہے، اس پر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے بہت خوشی کا اِظہار کیا۔ پھر کسی کو اپنے چچا عَمْرْو بن اسد کے پاس بھیجا کہ نکاح کے وقت وہ بھی موجود ہوں۔ اِدھر حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی بعض چچاؤں اور دیگر سرداروں کے ساتھ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے مکان پر تشریف لائے اور نکاح فرمایا۔ نکاح کی یہ مبارک تقریب رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ شام سے واپسی کے دو (2) ماہ 25 دن بعد ہوئی۔[1] اور حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر قیامت تک کے تمام مؤمنین کی ماں یعنی اُمُّ الْمُؤمنین ہونے کا شرف حاصل کیا۔[2]

بارات کا کھانا

نکاح کے بعد حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: اپنے چچا سے فرمایئے کہ ایک اُونٹ ذبح کرکے لوگوں کو کھانا کھلائیں۔ چنانچہ لوگوں کو کھانا کھلانے کے بعد رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے باتیں فرمائیں، اس سے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائی۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مدارج النبوۃ، باب دوم در کفالت عبد المطلب الخ، ٢/٢٧

2 ... فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ، ص١٨

3 ... شرح زرقانی، المقصد الاول، باب تزوجہ خدیجۃ، ١/٣٨٩

شادیوں میں ہونے والی بے ہودہ رسمیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک نکاح کی یہ تقریب کس قدر سادگی کے ساتھ ہوئی۔ افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر بعض نا جائز اور بے ہودہ رسومات اس قدر رواج پاگئی ہیں کہ ان کے بغیر تقریبات کو گویا اَدھورا سمجھا جاتا ہے۔ امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شادی بیاہ کی تقریبات میں ہونے والے گناہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اپنے رسالے "**گانے باجے کی ہولناکیاں**" میں لکھتے ہیں:

افسوس! صد کروڑ افسوس! آجکل شادی جیسی سنت بہت سارے گناہوں کی نذر ہو چکی ہے، بے ہودہ رسومات اس کا لازمی حصہ بن چکی ہیں، **معاذَ الله** حالات اس قدر خراب ہو چکے ہیں کہ جب تک بہت سارے حرام کام نہ کر لئے جائیں اس وقت تک اب شادی کی سنت ادا ہو ہی نہیں سکتی۔ مثلاً منگنی ہی کی رسم لے لیجئے اس میں لڑکا اپنے ہاتھ سے لڑکی کو انگوٹھی پہناتا ہے حالانکہ یہ حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ شادی میں مرد اپنے ہاتھ مہندی سے رنگتا ہے یہ بھی حرام ہے، مردوں اور عورتوں کی ایک ساتھ دعوتیں کی جاتی ہیں، یا کہیں برائے نام بیچ میں پردہ ڈال دیا جاتا ہے مگر پھر بھی عورتوں میں غیر مرد گھس کر کھانا بانٹتے، خوب ویڈیو فلمیں بناتے ہیں، خوب فیشن پرستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، خاندان کی جوان لڑکیاں ناچتیں، گاتیں اُودھم مچاتی ہیں۔ اِس دوران مرد بھی بلا تکلف اندر آتے جاتے ہیں، کچھ بے حیا مرد اور عورتیں جی بھر کر بدنگاہی کرتے ہیں نہ خوفِ خدا نہ شرمِ مصطفےٰ۔

یاد رکھئے! عورت غیر مرد کو شہوت سے دیکھے یہ حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔

نافرمانی کی نُحُوست

فلمی ریکارڈنگ کے بغیر آج کل شاید ہی کہیں شادی ہوتی ہو۔ اگر کوئی سمجھائے تو بعض اوقات جواب ملتا ہے: واہ! اللہ کریم نے پہلی بچّی کی خوشی دکھائی ہے اور گانا باجا نہ کریں، بس جی خوشی کے وقت سب کچھ چلتا ہے معاذَاللہ۔ یاد رکھیے! خوشی کے وقت اللہ کریم کا شکر ادا کیا جاتا ہے کہ خوشیاں زیادہ ہوں، نافرمانی نہیں کی جاتی، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس نافرمانی کی نحوست سے اِکلوتی بیٹی دلہن بننے کے آٹھویں دن روٹھ کر میکے آبیٹھے اور ساری خوشیاں دُھول میں مِل جائیں یا دھوم دھام سے ناچ گانوں کی دھما چوکڑی میں رُخصت کی ہوئی دلہن 9 ماہ کے بعد پہلی ہی ڈیلیوری میں موت کے گھاٹ اُتر جائے۔

محبت خصومات میں کھو گئی یہ اُمّت رسومات میں کھو گئی

شادی کی خوشی میں گانے بجانے کا گناہ کرنے والیاں بغور سنیں! حدیثِ پاک میں ہے: دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے: (1) نعمت کے وقت باجا، (2) مصیبت کے وقت چِلّانا۔[1]

غور کیجئے! کون سا "جوڑا" آج سُکھی ہے؟ کم و بیش ہر جگہ خانہ جنگی ہے، کہیں ساس بہو میں اَن بَن ہے تو کہیں نند اور بھاوج میں ٹھیک ٹھاک ٹھنی ہوئی ہے۔ بات

1 - - - کنز العمال، کتاب اللهو...الخ، قسم الاقوال، جزء ۱۵، ۱۵/۹۵، حدیث: ۴۰۶۵۴

بات پر ”رُوٹھ مَن“ کا سلسلہ ہے۔ ایک دوسرے پر جادو ٹونے کروانے کے الزامات ہیں، یہ سب کہیں شادیوں میں غیر شرعی حرکات کا نتیجہ تو نہیں؟ کیوں کہ آج کل جس کے یہاں شادی کا سلسلہ ہوتا ہے وہاں اتنے گناہ کئے جاتے ہیں کہ اُن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ان غلط رسم و رواج سے منہ موڑ کر سنت کے مُطابق سادگی سے شادی کو خانہ آبادی کا ذریعہ بنائیں کہ اسی میں بھلائی بھی ہے اور برکت بھی جیسا کہ

برکت والا نکاح

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو۔[1]

حضرت علامہ مولانا مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے کوئی سخت شرط نہ ہو، اللہ (پاک) کے تَوَکُّل (بھروسے) پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے اور ایسی شادی خانہ آبادی ہے۔[2]

شادیوں میں مت گُنہ نادان کر خانہ بربادی کا مت سامان کر
سادگی شادی میں ہو سادہ جہیز جیسا بی بی فاطمہ کا تھا جہیز

---

1 . . . مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۳۶۵، حدیث: ۲۴۵۸۳

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۵/۱۱

چھوڑ دے سارے غلط رسم و رواج　　سنتوں پہ چلنے کا کر عہد آج

(وسائل بخشش مُرمّم، ص۱۵۷)

اللہ پاک ہمیں بھی اپنی تقریبات کو شریعت کے مطابق کرنے اور اپنی تقریبات کو غیر شرعی رسومات سے پاک رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رمضان اپنی رحمتیں برکتیں لٹا رہا ہے ماہ رمضان کا فیضان جاری وساری ہے، آیئے! **روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کے چند فضائل** سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں پہلے ماہِ رَمَضان کے روزوں کے فضائل پر مشتمل چار (4) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

روزہ رکھنے کے چند فضائل

(1) ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا جاتا ہے اس سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ تو یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔ جب یہ داخل ہوجائیں گے تو دروازہ بند کردیا جائے گا پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہوگا۔[1] (2) ارشاد فرمایا: جس نے ماہِ رَمَضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سکون سے رکھا اس کے لئے جنت میں

---

1 ... بخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، ۱/۶۲۵، حدیث: ۱۸۹۶

ایک گھر لال یاقوت یا ہرے زبرجد کا بنایا جائے گا۔[1] (3) ارشاد فرمایا: جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جس کی اسے خواہش تھی تو اللہ کریم اسے جنتی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جنتی شراب سے سیراب کرے گا۔[2] (4) ارشاد فرمایا: قیامت والے دن روزہ داروں کیلئے سونے کا ایک دستر خوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) انتظار میں ہوں گے۔[3]

تراویح پچھلے گناہوں کی معافی کا سبب

تراویح کی پابندی کی برکت سے سارے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جو رَمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثوابِ طلب کرنے کے لیے تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تعظیمِ سادات کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامین

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الصوم، باب فی شهور البرکة . . . الخ، ۳/۳۴۶، حدیث: ۴۷۹۲

2 . . . شعب الایمان، باب فی الصیام، اخبار وحکایات . . . الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۳۹۱۷

3 . . . کنز العمال، کتاب الصوم، قسم الاقوال، جزء۸، ۴/۲۱۴، حدیث: ۲۳۶۴۰

4 . . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان . . . الخ، ص۲۹۸، حدیث: ۱۷۷۹

مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھّا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[1] (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عبدُ المُطّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔[2] ☆سادات ِکرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔[3] ☆سادات ِکرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[4] ☆اللہ پاک کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔[5] تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔[6] ☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور سیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔[7] ☆اگر کوئی بدمذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔[8] ☆سادات کی تعظیم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔[9]

---

1 . . . جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

2 . . . تاریخ بغداد، رقم ۵۲۲۱، عبداللہ بن محمد بن ابی کامل، ۱۰/۱۰۲

3 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۷

4 . . . سادات کرام کی عظمت، ص ۷

5 . . . الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہ...الخ، جزء: ۲، ص ۵۲

6 . . . سادات کرام کی عظمت، ص ۱۴

7 . . . سادات کرام کی عظمت، ص ۱۶

8 . . . سادات کرام کی عظمت، ص ۱۷

9 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۴۲۳ ماخوذا، سادات کرام کی عظمت، ص ۸

☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔[1] ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[2] ☆سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1. . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴
2. . . ساداتِ کرام کی عظمت، ص ۱۲
3. . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۶

بیان:2 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت اُبَیّ بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے عرض کی: یارسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت زِیادہ دُرُود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ آپ بتادیجئے کہ دن کا کتنا حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کردوں؟ تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم جس قَدر چاہو مُقرّر کرلو۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: دن رات کا چوتھائی حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کرلوں؟ تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ یعنی تم جس قدر چاہو مقرر کرلو۔ ہاں اگر تم چوتھائی سے زِیادہ حصّہ مُقرّر کرلوگے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی کہ میں دن رات کا نِصف حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرّر کرلوں؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ تم جس قَدر چاہو مُقرّر کرلو اور اگر تم اس سے بھی زِیادہ وقت مُقرّر کرلوگے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ تو حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا میں دِن رات کا دوتہائی مُقرّر کرلوں؟ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَاِنْ

زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ تم جتنا چاہو وقت مُقرَّر کرلو اور اگر تم اس سے زیادہ وقت مُقرَّر کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ تو حضرت اُبَیّ بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِیْ كُلَّھَا، میں دِن رات کا کل حصّہ دُرُود خوانی ہی میں صرف کروں گا۔ تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذًا تُكْفٰى هَمُّكَ وَیُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ اگر تم ایسا کرو گے تو دُرُود شریف تمہاری تمام فِکروں اور غموں کو دُور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کَفّارہ ہو جائے گا۔[1]

ذاتِ والا پہ بار بار درود بار بار اور بے شمار دُرُود
سر سے پا تک کرور بار سلام اور سراپا پہ بے شمار دُرُود
بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار دُرُود
بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مرا شعار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص۱۲۳-۱۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1… ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۲۳، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵

2… معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خُدا میں دینے کی نیّت

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہزادی اور عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ یعنی جَنَّت کی بَشَارَت پانے والے 10 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زوجہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے ایک مرتبہ اپنی باندی فَروخت کی اور ابھی اس کی قیمت اپنی گود میں لے کر تشریف فرما تھیں کہ آپ کے شوہر حضرتِ سَیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تشریف لے آئے، انہوں نے آپ کی گود میں اتنی

رَقَم دیکھی تو اپنی کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ان سے کہا: یہ مجھے دیدیں۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا نے عَرْض کی: (میں ضرور پیش کر دیتی، مگر) میں یہ صَدَقَہ (یعنی راہِ خُدا میں دینے کی نِیَّت) کر چکی ہوں۔[1]

کچھ بھی بچا کر نہ رکھتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت اسما رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ وہ کچھ بھی جَمْع نہ فرماتیں۔[2] بلکہ جیسے ہی کچھ مُیَسَّر آتا، راہِ خُدا میں دے دیتیں اور ایسا وہ کیوں کرتی تھیں، خود ہی اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں کوئی چیز تولنے میں مَصْرُوف تھی کہ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے اور اِرشَاد فرمایا: اے اسما! گن گن کر نہ رکھ! ورنہ اللہ بھی تمہیں گن گن کر دے گا۔ فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کے بعد میں نے کبھی آمدن کو شُمار کیا نہ گن گن کر (راہِ خُدا میں) خَرْچ کیا۔[3] اس کے علاوہ ایک مرتبہ انہیں خود اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان اَلْفَاظ میں ایسا کرنے کا حُکْم اِرشَاد فرمایا تھا: لَا تُوۡكِیۡ فَیُوۡكٰی عَلَیۡكِ یعنی راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے مت رک ورنہ رِزْق روک دیا جائے گا۔[4] انہوں نے اپنے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا تھا، جیسا کہ مَرْوِی ہے کہ ایک بار سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب

1... مسلم، کتاب السلام، باب جواز ارداف... الخ، ص ۸۶۳، حدیث: ۲۱۸۲ مفهوما

2... ادب مفرد، باب سخاوة النفس، ص ۹۲، حدیث: ۲۸۰

3... مسند امام احمد، مسند النساء، ۱۱/ ۱۵۲، حدیث: ۲۷۷۲۹

4... بخاری، کتاب الزکاة، باب التحریض... الخ، ۱/ ۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳

وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں 3 پرندے ہدیۃً پیش کئے گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک پرندہ اپنے غلام کو کھانے کے لئے عَطا فرمادیا، دوسرے روز غلام وہ پرندہ لے کر جب خِدْمَتِ اَقْدَس میں حاضِر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے اِرشَاد فرمایا: اَلَمْ اَنْهَكَ اَنْ تُخْبِئَ شَيْئًا لِغَدٍ یعنی کیا میں نے تجھے مَنْع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھا کر؟ کیونکہ اللہ پاک ہر دوسرے دن کا رِزْق عَطا فرماتا ہے۔[1]

جمع کرکے کبھی نہ سرور نے کوئی مال و مَنال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایتوں سے چند نکات سیکھنے کو ملے کہ * ہمیں راہِ خُدا میں اللہ پاک کی رضا کے لئے مال و دولت، سونا چاندی وغیرہ خرچ کرنا چاہئے۔ * راہِ خُدا میں صدقہ کرنے کی نیت کے بعد نیت بدلنی نہیں چاہئے۔ * راہِ خدا میں گنے بغیر خرچ کرنا چاہئے۔ * راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے سے رزق روک دیا جاتا ہے۔ * ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگلے دن کے لئے رزق بچا کر نہیں رکھا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اللہ پاک پر توکل کرنا چاہیے کیونکہ اللہ پاک ہر دن کا رزق عطا فرماتا ہے۔ * اللہ پاک پر توکل تمام لوگوں میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظیم اور بلند تھا چنانچہ "فیضانِ سنت جلد اول" کے

1...شعب الایمان، باب التوکل والتسلیم، ۱۱۹/۲، حدیث:۱۳۴۷

صفحہ 344 پر ہے: ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَقامِ تَوَکُّل یقیناً سب سے بُلند تر تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے واسطے دوسرے دن کے لئے کبھی بھی کھانا بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مال کی کبھی زکوٰۃ نہیں دی، اِس لئے کہ کبھی مال جَمْع ہی نہیں فرمایا جو زکوٰۃ فَرْض ہوتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا مطلب کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے اب راہِ خدا میں خرچ کرنے سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت علّامہ محمد شریف جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ضَرورت کی جگہ مال خَرْچ کرنے کو اِنْفاق کہتے ہیں۔[1] لہٰذا جو مال اللہ پاک کی رضا کیلئے خَرْچ کیا جائے اسے اِنْفَاق فِی سَبِیْلِ اللّٰہ کہتے ہیں۔ بہارِ شَریعَت میں ہے: فِی سَبِیْلِ اللّٰہ یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کی چند صورتیں ہیں: مثلاً کوئی شخص مُحتاج ہے کہ جِہاد میں جانا چاہتا ہے، سواری اور زادِ راہ اُس کے پاس نہیں تو اُسے مالِ زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خُدا میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادِر ہو۔[2]

اسی طرح تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ (راہِ خُدا میں) خَرْچ کرنا واجِب ہو یا نَفْل، نیکی کی تمام صورتوں میں خَرْچ کرنے کو شامل ہے۔ خواہ وہ کسی غریب کو کھانا کھلانا ہو یا کسی کو

1...کتاب التعریفات، ص۹۷

2...بہارِ شریعت، ۱/۹۲۶، حصہ ۵

کپڑے پہنانا، کسی غریب کو دوائی وغیرہ لے کر دینا ہو یا راشن دِلانا، کسی طالبِ عِلْم کو کِتاب خرید کر دینا ہو یا کوئی شِفاخانہ بنانا یا فوت شُدگان کے اِیصالِ ثواب کے لئے فُقَرا و مساکین کو تیجے، چالیسویں وغیرہ پر کھلانا ہو۔[1] جبکہ حضرت سَیِّدُنا سُفْیان ثوری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کا قول ہے کہ اللہ پاک کی اِطاعَت کے سوا اور کام میں جو مال خَرْچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اِسْراف ہے۔[2]

انفاق فی سبیل اللہ کا حکم

اللہ پاک قرآنِ مجید میں راہِ خدا میں خرچ کرنے کے سے متعلق ہم مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی راہ میں خَرْچ کرو۔ (پ ٢، البقرۃ: ١٩٥)

تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان جلد اوّل صفحہ نمبر 311 پر اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں ہے کہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کا اَصل حکم تو مال کے حوالے سے ہے لیکن علّامہ صاوی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے اس کے معنٰی کی مزید وُسْعَت کو بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: آیَت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک کی فرمانبرداری اور اس کی رضا کے کاموں میں اپنے جان و مال کو صَرف کرو، خواہ جِہاد ہو یا رشتے داروں سے حُسْنِ سُلُوک یا اللہ پاک کے کمزور اور غریب بندوں کی مَدَد کی صُورَت میں ہو۔[3] اَلْغَرَض ☆ عِلْمِ دین کی اشاعت میں حصّہ

1 ... صراط الجنان، پ ٣، البقرۃ، تحت الآیۃ: ٢٦١، ١/ ٣٩٥ بتصرف

2 ... تفسیر خازن، پ ٨، الانعام، تحت الآیۃ: ١٤١، ٢/ ١٦٤

3 ... تفسیر صاوی، پ ٢، البقرۃ، تحت الآیۃ: ١٩٥، ١/ ١٦٣

لینا، ☆ دینی مَدارِس کی مَدد کرنا، ☆ مَساجِد بنانا، ☆ دینی کُتُب کے لئے لائبریری بنانا، ☆ مُسافِر خانے بنانا، ☆ ضَرورت مند پڑوسیوں اور ☆ رِشتہ داروں کی مَدد کرنا، ☆ محتاجوں، اَپاہجوں اور غریبوں کے علاج مُعالَجہ اور ☆ مَقْروضوں کے قرض کی ادائیگی کے لئے خَرْچ کرنا وغیرہ ایسے کام ہیں کہ ان میں سے جس کام میں بھی خَرْچ کریں گی وہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ہی کہلائے گا۔

تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں ہے: راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے یا زکوٰۃ مراد ہے جیسے کئی جگہوں پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ ہی کا تذکرہ ہے یا اس سے مُراد تمام قسم کے صدقات ہیں جیسے غریبوں، مسکینوں، یتیموں، طلبہ، علماء اور مساجد و مدارس وغیرہا کو دینا نیز اولیائے کرام یا فوت شدگان کے ایصالِ ثواب کیلئے جو خرچ کیا جاتا ہے وہ بھی اس میں داخل ہے کہ وہ سب صدقاتِ نافلہ ہیں۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کو صَدَقہ و خیرات بھی کہتے ہیں، آئیے اس اعتبار سے بھی جان لیتی ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ چُنَانْچِہ صَدَقہ سے مُراد ہے: عَطِيَّةٌ يُرَادُ بِهَا الْمَثُوبَةُ لَا الْمَكْرَمَةُ یعنی وہ عَطِیَّہ (GIFT) جس کے ذَرِیعے اپنی عزّت بڑھانے کے بجائے ثواب کا ارادہ کیا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ عَطِیَّہ (یعنی انعام) صَدَقہ کہلاتا ہے جس کے دینے کا مَقْصَد اپنی عزّت بڑھانا اور واہ واہ چاہنا نہ ہو صِرف ثواب کی نیّت سے دیا گیا ہو۔ علّامہ سیّد شریف جُرجانی حنفی رَحْمَةُ الله عَلَيْه صَدَقہ کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: صَدَقہ وہ عَطِیَّہ (GIFT) ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ

1... صراط الجنان، پ ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۰، ۱/ ٦٧

سے ثواب کی اُمّید پر دیا جائے۔[1]

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی اہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک میں کئی آیات میں راہِ خدا میں خرچ کرنے، یتیموں، غریبوں، مسکینوں، محتاجوں وغیرہ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتے ہوئے ان کے لئے اپنا مال و دولت خرچ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ، پارہ 27، سورۂ حدید آیت نمبر 7 میں ارشاد فرمایا:

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ (میں) کچھ وہ خَرْچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا تو جو تم میں ایمان لائے اور اس کی راہ میں خَرْچ کیا ان کیلئے بڑا ثواب ہے۔ (پ۲۷، الحدید:۷)

اس آیتِ مُبارکہ کے تَحْت حضرتِ علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو مال تمہارے قبضے میں ہیں سب اللہ پاک کے ہیں، اس نے تمہیں نَفْع اُٹھانے کیلئے دے دیئے ہیں، تم حقیقۃً ان کے مالِک نہیں ہو، بمنزلہ نائب و وکیل کے ہو، انہیں راہِ خُدا میں خَرْچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالِک کے حکم سے خَرْچ کرنے میں کوئی تاَمُّل نہیں ہوتا تو تمہیں بھی کوئی تاَمُّل و تَرَدُّد نہ ہو۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مَعْلُوم ہوا راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا انتہائی

1...کتاب التعریفات، ص۲۰۷

ثواب کا کام ہے اور بلاشبہ جو اِسلامی بہن بھی یہ نیک کام کرتی ہے، اجر و ثواب کا ذخیرہ اس کے نامۂ اَعمال میں جَمع کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ ایک مَقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۠ ﴿۶۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خَرْچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا اور کسی طرح گھاٹے میں نہیں رہو گے۔ (پ ١٠، الانفال: ٦٠)

راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے مال کا بڑھنا

حضرت امام ابو عبدُ اللہ محمد بن احمد شمس الدین قُرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: انکی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا علم والا ہے۔

(پ ٣، البقرۃ: ٢٦١)

تو اللہ پاک کے خزانوں کو تقسیم فرمانے والے ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ خُداوندی میں عَرْض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے رب! میری اُمّت کو اس سے بھی زیادہ عطا فرما تو بارگاہِ خُداوندی سے یہ خوش خبری ملی:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حَسَن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گُنا بڑھا دے۔ (پ ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

اللہ پاک کے مَحْبُوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ مُژدہ (خوش خبری) پانے کے باوُجود اپنی اُمّت کی دَستگیری فرماتے ہوئے مزید کرم نوازی کے لئے عَرض کی تو اِرشاد ہوا: اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ⑩ (پ۲۳، الزمر: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب ہم دنیا کی کسی بھی چیز کو حاصل کرنے کے لئے اپنا مال و دولت خرچ کرتی ہیں تو ہمارے دولت میں کمی ہو جاتی ہے۔ جبکہ ہم یہی مال اللہ پاک کی رضا کے لئے اس کی راہ میں خرچ کرتی ہیں تو وہ مال آخرت کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دنیا میں ہی ہمارے مال و دولت میں برکت ہو جاتی ہے۔ مال کم ہونے کے باجود بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ،

اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے مَرْوِی ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: بے شک اللہ پاک (راہِ خُدا میں خَرْچ کی ہوئی) تمہاری کھجور اور لُقمہ کی اس طرح پَرْوَرِش فرماتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے، یہاں تک کہ کھجور یا لقمہ

---

1. . . تفسیر قرطبی، پ ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۳/۱۹۷

طعام (کا ثواب) اُحد پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کے فائدے ہی فائدے ہیں، مشہور مقولہ ہے: دَہ دَر دنیا، ستَّر دَر آخِرت یعنی نیکی کا اجر دنیا میں 10 گنا اور آخرت میں 70 گنا ملے گا۔ لہٰذا یاد رکھئے! راہِ خُدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی، آخِرت میں اَجْر وثواب کی حق داری تو ہے ہی، بسا اَوقات دنیا میں بھی اِضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ الْبَدل مل جاتا ہے۔ چُنانچہ،

دو بزرگ حضرتِ سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا سے مُلاقات کے لئے حاضِر ہوئے، انہیں شدید بھوک لگی تھی، لہٰذا وہ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ اگر سیدہ رابعہ اس وَقْت انہیں کھانا پیش کر دیں تو بہُت اَچھّا ہو، بلاشبہ ان کے یہاں رِزْقِ حلال ہی ملے گا۔ اس وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے گھر میں صِرف دو ہی روٹیاں تھیں جو آپ نے انہیں پیش کر دیں، ابھی انہوں نے کھانا شروع نہ کیا تھا کہ کسی سائل نے دروازے پر صَدا بُلَند کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر اسے دیدیں، یہ دیکھ کر وہ دونوں حضرات حیرت زدہ رہ گئے، مگر بولے کچھ نہیں۔ کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک کنیز بہُت سی گرما گرم روٹیاں لئے حاضِرِ خِدْمَت ہوئی اور عَرْض کی کہ یہ میری مالِکہ نے بھجوائی ہیں۔ حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے وہ روٹیاں شُمار کیں تو وہ 18 تھیں، یہ دیکھ کر آپ نے کنیز سے فرمایا: شاید تمہیں غَلَط فہمی ہو گئی

1...مسند امام احمد، مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۱۰/۵۹۰، حدیث: ۲۶۸۸۹

ہے، یہ روٹیاں میرے یہاں نہیں بلکہ کسی اور کے ہاں بھیجی گئی ہیں۔ کنیز نے یقین کے ساتھ عَرض کی کہ یہ آپ ہی کیلئے بھجوائی گئی ہیں مگر آپ نے کنیز کے مسلسل اِصْرار کے باوُجود روٹیاں واپس لوٹا دیں۔ کنیز نے جب واپس جا کر اپنی مالکہ سے یہ ماجرا بیان کیا تو اس نے حُکْم دیا کہ اس میں مزید دو روٹیوں کا اِضافہ کر کے لے جاؤ، کنیز جب 20 روٹیاں لے کر حاضر ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہا نے قبول فرمالیں اور مہمانوں کی خوب خاطِر تواضُع فرمائی۔ کھانے سے فراغت کے بعد ان دونوں نے ماجرا دَرْیافْت کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہا نے اِرشاد فرمایا: جب آپ حضرات تشریف لائے تو مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ بھوکے ہیں۔ چُنانْچِہ جو کچھ گھر میں تھا وہ میں نے پیش کر دیا، اتنے میں سائل نے صَدا لگائی تو میں نے وہ دونوں روٹیاں اسے دے کر بارگاہِ خُداوندی میں عَرض کی: یااللہ! تیرا وعدہ ایک کے بدلے 10 دینے کا ہے اور مجھے تیرے وعدے پر مُکَمَّل یقین ہے۔ جب وہ کنیز 18 روٹیاں لائی تو میں نے سمجھ لیا کہ اس مُعَاملے میں ضَرور کوئی غَلَطی ہوئی ہے، اس لئے میں نے واپس کر دیں اور جب وہ 20 روٹیاں لیکر آئی تو میں نے وعدے کی تکمیل سمجھ کر انہیں قبول کر لیا۔[1]

منقول ہے کہ ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللهُ عَنْہا سے کسی مسکین نے سوال کیا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللهُ عَنْہا روزے سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللهُ عَنْہا نے خادمہ سے وہ روٹی اس مسکین کو دینے کا حُکْم اِرشاد فرمایا۔ تو اس نے عَرض کی: آپ کی افطاری کے لئے اس کے سوا کچھ

1 ... تذکرۃ الاولیا، نمیمہ اول، باب ھشتم، ذکر رابعہ رحمۃ اللہ علیہا، ص ٦٩

نہیں ہے۔ اِرشاد فرمایا: (کوئی بات نہیں) اسے وہ روٹی دے دو۔ خادمہ نے حَسْبِ حُکْم وہ روٹی سائل کو دیدی۔ جب شام ہوئی تو کسی نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی خِدْمَت میں ایک بکری بطورِ ہَدِیَّہ بھیج دی۔ لانے والا اس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے خادمہ کو بلا کر کہا: لو اس میں سے کھاؤ! یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صَحابِیّات و صالحات کی مبارک سیرت ہمارے لئے زِنْدَگی گزارنے کا بہترین نمونہ ہے۔ انہوں نے براہِ راست اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَرْبِیَت پائی تھی، چُنانچِہ یہ ہر دم سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عمل کرنے کو تیّار رہتیں، یہی وجہ ہے کہ جب ایک مرتبہ حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عِیْدُ الْفِطْر کی نماز ادا فرمانے کے بعد حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ہمراہ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا تو انہوں نے اس فرمانِ عالی پر فوری عَمَل کرتے ہوئے اپنے زیورات اتار کر پیش کر دیئے۔ [2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایسا نہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ترغیب دلانے پر تو صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نے راہِ خُدا میں خَرْچ کیا اور بعد میں نہ کیا، یاد رکھئے! بعض صحابیات کے مُتَعَلِّق تو یہاں تک مروی ہے کہ وہ اپنی نسلوں کی تَرْبِیَت بھی ویسی ہی فرماتی تھیں جیسی مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی

---

1 . . . موطا امام مالک، کتاب الصدقة، باب الترغیب فی الصدقة، ص ٥٢٤، حدیث: ١٩٢٩

2 . . . بخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید، ١/٣٣١، حدیث: ٩٦٤ مفهوما

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی فرمائی تھی۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ بِنْتِ مُنْذِر رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے مَروِی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اَسما بِنْتِ صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہا اپنی بیٹیوں اور گھر والوں کو اَکْثَر یہ فرمایا کرتی تھیں: راہِ خُدا میں خَرْچ کرتی رہا کرو اور مال کے زیادہ ہونے کا اِنتِظار نہ کیا کرو، اگر زائد کے اِنتِظار میں رہو گی تو تمہیں کبھی مُیَسَّر نہ آئے گا اور اگر صَدَقَہ دیتی رہو گی تو مزید ملتا رہے گا۔ (1)

آیئے! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کے حوالے سے صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کے کثیر واقعات میں سے چند ایک سنتی ہیں:

درہموں سے بھرا تھیلا

ایک مرتبہ اَمیرُ الْمُومِنِین حضرتِ سیِّدنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس درہموں سے بھرا ہوا ایک بڑا سا تھیلا بھیجا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عَرض کی گئی: دِرْہَم۔ اس پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے حیران ہوتے ہوئے فرمایا: کھجوروں کی طرح اتنے بڑے تھیلے میں...! پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے یہ سب دِرْہَم راہِ خُدا میں تقسیم فرما دیئے۔ (2)

لاکھوں کی خیرات

حضرتِ سَیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ وغیرہ بعض اَوقات اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی

1... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۱۹۸، اسماء بنت ابی بکر، ۱۹۸/۸

2... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۱۲۷، سودۃ بنت زمعۃ، ۴۵/۸ ملخصا

خِدْمَت میں ایک لاکھ دِرْہَم بطورِ نذرانہ پیش کرتے تو آپ انہیں ایک ہی دن میں تقسیم فرمادیتیں جبکہ آپ کا حال یہ ہوتا کہ مبارک دوپٹے پر پیوند لگے ہوتے اور خود روزہ دار ہوتیں۔[1]

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ ذَرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں میں اَکْثَر اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس حاضِر ہوا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ اُمُّ الْمُومِنِین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی طرف کسی نے مال کے 2 تھیلے بھیجے، میرے خَیال میں ان میں تقریباً 80 ہزار یا ایک لاکھ دِرْہَم ہوں گے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ایک بڑا تھال منگوایا اور وہ مال اس میں رکھ کر لوگوں میں تقسیم کرنے لگیں یہاں تک کہ شام تک ان کے پاس ایک دِرْہَم بھی باقی نہ بچا۔ شام کے وَقْت جب خادِمہ سے فرمایا کہ افطاری کا سامان لے آؤ تو وہ خشک روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضِر ہوئی، میں نے عَرْض کی: آج آپ نے جو مال تقسیم کیا ہے اس سے ہمارے لئے گوشت خرید لیتیں تو ہم اس سے روزہ افطار کرلیتے۔ فرمانے لگیں: مجھے شرمسار نہ کرو! اگر یاد کروادیتیں تو میں ضرور کچھ نہ کچھ رکھ لیتی۔[2]

سائل کو کبھی خالی نہ لوٹاتیں

اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے دروازے پر ایک سائل آیا اور کھانے کا سوال کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے خادِمہ سے اِرشَاد فرمایا: اسے کھانے کو

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب الفقر والزهد، بیان فضیلة الفقر مطلقا، ۲۴۲/۴

2 . . . حلیة الاولیاء، عائشة زوج رسول اللّٰہ، ۵۸/۲، رقم: ۱۴۷۰

کچھ دو۔ خادِمہ اندر گئی اور واپس آکر عَرض کی: گھر میں کچھ بھی نہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: دوبارہ جاؤ اور کچھ نہ کچھ تلاش کرو۔ بالآخر خادِمہ کو ایک کھجور ملی تو فرمایا: یہی دے دو! کیونکہ اگر یہ بھی قبول ہو جائے تو اس میں بھی بہُت سے ذرّات ہیں (کہ اس بارگاہ میں تو ذَرّہ بھر نیکی بھی قبول ہے)۔[1]

کفن صدقہ کرنے کی وصیت

حضرت سَیِّدَتُنا زینب بِنتِ جَحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے بَوَقْتِ وِصال یہ وَصِیَّت فرمائی کہ میں نے ایک کفن تیّار کر رکھا ہے، ہو سکتا ہے کہ اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فارُوق اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی کفن بھیج دیں، اگر انہوں نے بھیج دیا تو ایک کفن کو صَدَقہ کر دیا جائے۔[2] لِہٰذا جب اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے لئے کفن بھیجا تو جو کفن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے خود تیّار کر رکھا تھا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی بہن حضرتِ سَیِّدَتُنا حَمْنَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اسے صَدَقہ کر دیا۔[3]

کنگن فوراً صدقہ کر دیئے

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک سَفَر سے واپَسی پر حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس تشریف لائے تو ان کے دروازے پر پردہ اور ہاتھوں میں چاندی کے دو کنگن دیکھ کر واپَس تشریف لے گئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو رافِع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

1 ... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/۲۵۴، حدیث: ۳۴۶۵

2 ... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۱۳۲، زینب بنت جحش، ۸/۸۶

3 ... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۱۳۲، زینب بنت جحش، ۸/۸۷

سَیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنہا کے ہاں آئے تو (مَعْلُوم ہوا کہ) آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کی چشمانِ مُبارَک سے آنسو جارِی ہیں، (سَبَب پوچھنے پر) آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا نے انہیں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد واپَسی کے مُتَعلِّق بتایا اور (پھر گویا خود کو تسلّی دیتے ہوئے) فرمایا: یقیناً کسی خاص سَبَب سے ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپَس تشریف لے گئے ہیں (ورنہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا)۔ عَرْض کی: (آپ آنسو مَت بہائیں) میں ابھی ان کی خِدْمَت میں حاضِر ہو کر پوچھ لیتا ہوں کہ واپَس تشریف لے جانے کا سَبَب کیا ہے؟ چنانچہ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنہ نے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کے مُتَعلِّق عَرْض کی تو آپ نے اِرشَاد فرمایا کہ میں پردے اور کنگنوں کی وجہ سے واپَس لوٹ آیا تھا۔ لِہٰذا آپ نے سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنہا کو اس سے آگاہ کیا تو آپ نے پردے کو پھاڑ دیا اور دونوں کنگن اُتار کر حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنہ کے ہاتھ سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ عالیشان میں بھیج دیئے اور عَرْض کی: میں نے ان کو صَدَقہ کر دیا ہے، آپ جہاں چاہیں خَرْچ کر دیجئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنہ سے اِرشَاد فرمایا: جاؤ! انہیں بیچ کر رقم اَہْلِ صُفّہ کو دیدو۔ انہوں نے دونوں کنگن اَڑھائی دِرْہَم میں بیچے اور وہ رقم اَہْلِ صُفّہ پر صَدَقہ کر دی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنہا کے پاس تشریف لائے اور اِرشَاد فرمایا: تم پر میرے والِد فِدا! تم نے بَہُت اچّھا کیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ابن حبان، کتاب الرقاق، باب الفقر . . . الخ، ۲/۲۹۷، حدیث: ۶۹۵ بتغیر

مسجدِ بیت میں آخری عشرے کے اعتکاف کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکیاں کمانے کا مہینا ماہِ رمضان چل رہا ہے۔ اس ماہ میں نیکیوں کے ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس ماہ میں فرض عبادت کے ساتھ ساتھ نفلی عبادت بھی کثرت سے کریں اور ساتھ ہی ساتھ صدقہ و خیرات بھی کرتی رہیں۔ اس ماہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ نبوی میں آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم گھر میں مسجدِ بیت میں رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کریں اور اس میں خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں۔ اللہ پاک ہمیں عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک سے حاصل کردہ نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں جو راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کی فضیلت اور بُخْل کی مَذمّت اِرشَاد فرمائی ہے، ان آیاتِ کریمہ سے مَاخُوذ چند مَدَنی پھول پیشِ خِدمَت ہیں: ❀ راہِ خُدا میں خَرَچ کرنا تقویٰ کی عَلامَت ہے۔[1] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ نہ کرنا باعثِ ہَلاکت ہے۔[2] ❀ والدین، اقربا، یتیموں اور مسکینوں پر خَرْچ کرنا نیکی ہے۔[3] ❀ حاجَت سے زائد مال راہِ خُدا میں خَرْچ کر دینا چاہئے۔[1]

1... پ ۱، البقرۃ: ۳

2... پ ۲، البقرۃ: ۱۹۵

3... پ ۲، البقرۃ: ۲۱۵

❀ آج راہِ خُدا میں کچھ خَرچ کرلو کل قِیامت میں کام آئے گا۔[2] ❀ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے 700 گنا اجر ملتا ہے۔[3] ❀ بغیر اِحسان جتلائے خالِص رضائے الٰہی کے لئے خَرچ کرنے والوں کے لئے اجرِ عظیم اور خوف و غم سے آزادی کی نوید ہے۔[4] ❀ راہِ خُدا میں دِکھلاوے کے لئے خَرچ کرنا اجر کو ضائع کردیتا ہے۔[5] ❀ رضائے الٰہی کے لئے خَرچ کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے باغ میں خوب بارِش ہو اور اس میں پہلے کی نِسبت دو گنا پھل پیدا ہو۔[6] ❀ راہِ خُدا میں کم خَرچ کریں یا زیادہ اللہ پاک اس کو بڑھاتا ہے۔[7] ❀ اللہ کی راہ میں پاکیزہ اور ستھرا مال دینا چاہیے۔[8] ❀ جو چیز اپنے لئے پسند نہ ہو راہِ خُدا میں نہ دی جائے۔[9] ❀ راہِ خُدا میں خَرچ کا بہتر بدل ملے گا۔[10] ❀ خُلُوصِ نیّت سے اِعلانیہ صَدَقہ کرنا بہُت اَچھّا ہے۔[11] ❀ چھپا کر صَدَقہ دینا ظاہِر کرکے دینے سے اَفضَل ہے۔[12] ❀ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے میں

1...پ۲، البقرۃ: ۲۱۹

2...پ۳، البقرۃ: ۲۵۴

3...پ۳، البقرۃ: ۲۶۱

4...پ۳، البقرۃ: ۲۶۲

5...پ۳، البقرۃ: ۲۶۴

6...پ۳، البقرۃ: ۲۶۵

7...خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۵، ص۹۳

8...پ۳، البقرۃ: ۲۶۷

9...پ۳، البقرۃ: ۲۶۷

10...پ۳، البقرۃ: ۲۷۰

11...پ۳، البقرۃ: ۲۷۱

12...خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۴، ص۹۶

درحقیقت اپنا ہی بھلا ہے۔ ❀ بغیر رضائے الٰہی کے راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا مُناسِب نہیں۔ ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کا پورا بدْلَہ ملے گا۔[1] ❀ صَدَقہ و خیرات کے بہترین حقدار وہ ہیں جو عِلْمِ دین اور خِدْمَتِ دین جیسے عظیم اُمُور میں مَصْرُوفِیَّت کے سَبَب کمائی نہیں کرسکتے۔[2] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے والوں کا شُمار ان مُتَّقِیْن میں ہوتا ہے جن کے لئے زمین و آسمان کی چوڑائی سے بھی زیادہ رقبہ کی جَنَّت تیار کی گئی ہے۔[3] ❀ ریاکاری سے مال خَرْچ کرنے والے شیطان کے ساتھی ہیں۔[4] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے والوں کے لئے حقیقی مومن ہونے اور بارگاہِ خُداوندی سے مَغْفِرَت اور عزّت کی روزی ملنے کی خوش خبری ہے۔[5] ❀ سونا چاندی جوڑ جوڑ کر رکھنے اور راہِ خُدا میں خَرْچ نہ کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید ہے۔[6] ❀ قُرْبِ خُداوندی اور دُعائے رسولِ کریم پانے کی نِیَّت سے راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا قُرْبِ الٰہی اور دُخُولِ رَحْمَت کا ذریعہ ہے۔[7] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کیا جانے والا ہر قسم کا خَرْچ خواہ کم ہو یا زیادہ اللہ کی بارگاہ میں مَحْفُوظ ہے اور اس کا بہتر صِلہ عَطا ہوگا۔[8] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے والوں کو آخِرَت میں نَفْع بخش گھر اور بسنے کے

1...پ۳، البقرة: ۲۷۲

2...پ۳، البقرة: ۲۷۳

3...پ۴، آل عمران: ۱۳۴

4...پ۵، النسآء: ۳۸

5...پ۹، الانفال: ۳، ۴

6...پ۱۰، التوبة: ۳۴

7...پ۱۱، التوبة: ۹۹

8...پ۱۱، التوبة: ۱۲۱

باغات عَطا ہوں گے۔[1] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا گویا اِیمان کی نشانی ہے۔[2] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا گویا کہ اپنے رب سے ایسی تِجارت کرنا ہے جس میں ہر گز گھاٹا و نقصان نہیں۔[3] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے اِنْکار کرنا کفار کا طریقہ ہے۔[4] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے روکنا مُنافَقَت ہے۔[5] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ نہ کرنا قِیامَت میں حَسْرَت کا باعِث ہو گا۔[6]

مدنی مذاکروں سے حاصل کردہ نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرِ اہلسنّت اپنے مدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیبات ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ آیئے! آپ کے مدنی مذاکروں سے حاصل شدہ کچھ مدنی پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں: ☆جو بھی مال راہِ خُدا میں خرچ کیا جاتا ہے، وہ مَحْفُوظ ہو جاتا ہے۔☆اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا نفس پر بہت گراں ہوتا ہے، اس لئے جیسے ہی نِیَّت کریں، فوراً دے دیں کیونکہ دل بھی بدل جاتا ہے۔☆حقیقت میں کسی چیز کا شکریہ یہ ہے کہ اُسے اللہ کی رِضا میں خرچ کیا جائے۔☆دل کا سکون چاہتے ہیں تو صدقہ و خیرات کیجئے۔☆مرنے کے

1...پ۱۳، الرعد: ۲۲تا۲۳

2...پ۲۱، السجدۃ: ۱۶

3...پ۲۲، فاطر: ۲۹

4...پ۲۳، یٰس: ۴۷

5...پ۲۸، المنٰفقون: ۷

6...پ۲۸، المنٰفقون: ۱۰

بعد ہر ایک تمنّا کرے گا: کاش! ایک پیسہ بھی بچا کر نہ رکھتا بلکہ خیرات کر دیتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُمّ المومنین حضرتِ عائشہ کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تاریخِ اسلام کی وہ عظیمُ القدر ہستیاں جن کے علم کے نور سے زمانہ آج بھی پُرنور ہے اور وہ اپنے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اوصاف کی وجہ سے آج بھی اُسی طرح زندہ و جاوید ہیں جیسے ظاہری حیات میں تھیں۔ ان میں سے ایک بلند رُتبہ ذات اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی صاحبزادی ہیں۔ اِن کی والدہ کا نام "اُمِّ رُومان" ہے، اِن کا نِکاح حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہجرت سے قبل مکّہ مکرّمہ میں ہوا تھا لیکن کاشانۂ نُبُوّت میں یہ مدینۂ مُنوّرہ کے اندر شوّال ۲ھ میں آئیں یہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی محبوبہ اور بہُت ہی چہیتی زوجہ ہیں۔[1]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے اُمِّ سلمہ! مجھے عائشہ کے بارے میں کوئی تکلیف نہ دو۔ اللہ کی قسم! مجھ پر عائشہ کے سِوا تم میں سے کسی بیوی کے لحاف میں وحی نازِل نہیں ہوئی۔[2]

---

1 . . . شرح الزرقانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه . . . الخ، ۴/۳۸۱۔۳۸۲۔۳۸۵، ملتقطا

2 . . . بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضل عائشة، ۲/۵۵۲، حدیث: ۳۷۷۵

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنہا کی کئی خصوصیات میں سے چند یہ ہیں۔

❀ آپ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو کنواری ملیں۔ ❀ آپ بہت بڑی عالمہ، زاہدہ، مفسّرۂ قرآن تھیں۔ ❀ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام آپ کی تصویر ریشم پر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ یہ دنیاو آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ ❀ آپ کے حُجرے میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دفن ہوئے۔ ❀ آپ کی عِصمت کی ربّ نے گواہی دی۔ ❀ آپ کے بستر پر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی آئی۔ ❀ آپ کو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام سلام عَرض کرتے تھے۔ ❀ آپ پاک پیدا ہوئیں اور پاک ہیں۔ ❀ تا قیامت آپ کا حُجرۂ اقدس جِنّ واِنس و ملائکہ کی زیارت گاہ ہے۔ ❀ یہ حجرہ ہی حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضہ بنا۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کی وفات 17 رمضان منگل کی رات 58 ہجری میں 67 سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ کی نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے پڑھائی اور جنتُ البقیع میں سپردِ خاک کی گئیں۔ اللہ پاک اس طیّبہ طاہِرہ صدّیقہ ماں (رَضِیَ اللہُ عَنہَا) کے طُفیل ہم گنہگار اَولاد پر رَحم فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں

بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[1] ☆ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔ ☆ سُرمہ سوتے وَقْت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔[2] ☆ سُرمہ استعمال کرنے کے تین 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔[3] ☆ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

---

1 ۔۔۔ ابن ماجه، كتاب التحفة، باب الكحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حديث: ۳۴۹۷

2 ۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰

3 ۔۔۔ شعب الايمان، باب في الملابس والاواني، ۵/۲۱۸، حديث: ۶۴۲۸

بیان: 3 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

ہم مومنوں پر رحم و کرم فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔[1]

بیکار گفتگو سے مری جان چھوٹ جائے ہر وقت کاش! لب پہ درود و سلام ہو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 . . . القربة لابن بشكوال، ص ۹۱، حديث: ۹۰

2 . . . معجم كبير، ۶/۱۸۵، حديث: ۵۹۴۲

بیان سننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰه، تُوبُوْا اِلَی اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے **"سیرتِ مولیٰ علی"** جس میں ہم حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه کا تعارف، آپ کی شان و عظمت، آپ کی سخاوت، آپ کی عبادت و ریاضت، آپ کی شہادت کا واقعہ اور آپ کے عشقِ رسول کے متعلق سنیں گی اور اس کے ساتھ ساتھ خاتونِ جنت، سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کی سیرت کے متعلق بھی سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

علی واولادِ علی کے ساتھ محبت

منقول ہے کہ کوفہ میں ایک شخص رہتا تھا، لین دین کے مُعاملے میں وہ سب کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آتا تھا، بِالخصوص اولادِ علی کا کوئی فرد اس سے کچھ خریداری کرتا تو وہ جتنی بھی کم قیمت ادا کرتا قبول کرلیتا ورنہ حضرتِ مولیٰ علی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے نام قرض لکھ دیتا۔ وقت گزرتا گیا اور وہ بالکل کنگال ہو گیا۔ ایک دن وہ گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اُدھر سے گزرا، اور اُس نے مذاق اُڑاتے ہوئے کہا: تمہارے بڑے مقروض (یعنی حضرتِ مولیٰ علی شیر خدا) نے قرضہ ادا کیا یا نہیں؟ اُس کو اِس طنز کا سخت صدمہ ہوا۔ رات جب سویا تو خواب میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی زِیارت سے شَرَفیاب ہوا، حضرتِ امام حسن اور حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما بھی ساتھ تھے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے شہزادگان سے دریافت کیا: تمہارے والد صاحِب کا کیا حال ہے؟ حضرتِ مولیٰ علی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے پیچھے سے جواب دیا: میں حاضِر ہوں۔ ارشاد ہوا: کیا وجہ ہے کہ اِس کا حق ادا نہیں کرتے؟ انہوں نے عَرض کی: میں رقم ساتھ لایا ہوں۔ فرمایا: اس کے حوالے کر دو۔ حضرتِ مولیٰ علی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک اُونی تھیلی ان کے حوالے کر دی اور فرمایا: یہ تمہارا حق ہے۔ رسولِ مکرّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِسے وصول کر لو اور اس کے بعد بھی ان کی اولاد میں سے جو قرض لینے آئے اس کو محروم نہ لوٹانا، آج کے بعد تمہیں فقر وفاقہ اور تنگ دستی کی شکایت نہیں ہو گی۔ جب بیدار ہوا تو وہ تھیلی اُس کے ہاتھ میں تھی! اُس نے اپنی بیوی کو بُلا کر کہا: یہ تو بتاؤ کہ میں سویا ہوا ہوں یا جاگ رہا ہوں؟ اُس نے کہا: آپ

جاگ رہے ہیں۔ وہ خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتا تھا، سارا قِصّہ اپنی بیوی کو سنایا، جب مقروضوں کی فہرست دیکھی تو اس میں حضرتِ مولیٰ علی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے نام ذرّہ بھر قرضہ باقی نہیں تھا۔ (یعنی فہرست سے وہ تمام لکھا ہوا قرضہ صاف ہو چکا تھا۔)[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ اس واقعے میں کئی نکات موجود ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند نکات سنتے ہیں:

(1) پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ ہمیں بھی لین دَین کے معاملے میں اپنی ہر مسلمان صحیح العقیدہ بہن سے حُسنِ سلوک سے پیش آنا چاہئے، ہماری کوئی پڑوسن یا رشتے داروں میں سے کوئی اسلامی بہن پریشان حال ہو تو اپنی وُسعت کے مطابق اس کی مدد کرنی چاہئے، اس کی دل جوئی کرنی چاہئے، اس کا جہاں یہ فائدہ ہو گا کہ ہمیں اجر و ثواب ملے گا وہیں ہمیں کسی کی پریشانی و تکلیف کو دور کرکے دلی سکون بھی نصیب ہو گا۔

(2) دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر ہمارے پاس مال و زَر موجود ہو اور وافر مقدار میں رقم بھی ہو اور کسی اسلامی بہن کو قرض درکار ہو تو ضرور تاً بغیر سُود کے اُس کو قرض دے دینا چاہئے کہ اس طرح قرض دینے کے بے شمار فضائل ہیں۔ چنانچہ،

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تین طرح کے مومن بندوں کو اجازت ہو گی کہ وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہیں داخل ہو جائیں اور جو نعمت چاہیں اختیار کریں: (۱) مقتول کے ورثا، جو قاتل کا خون

1... شَواهِدُ الحق ص ٢٤٦ ملخصاً

معاف کر دیں۔ (۲) جو حاجت مندوں کو قرض دیں۔ (۳) جو ہر فرض نماز کے بعد دس بار قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد شریف پڑھا کریں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک میں تین خوش نصیبوں کا تذکرہ ہے جن میں ایک وہ بھی ہے جو حاجت مندوں کو قرض دے۔ جو کسی محتاج کو قرض دے بروزِ قیامت اسے اجر و ثواب کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے گا۔ **مگر افسوس!** ہمارے یہاں قرض تو دیا جاتا ہے مگر سُود پر، اور آخرت کا ثواب نہیں دیکھا جاتا، حالانکہ قرض دینا کس قدر اجر و ثواب کا کام ہے اس کا اندازہ اس کے فضائل سن کر لگایا جاسکتا ہے۔ آیئے قرض دینے کے فضائل احادیثِ کریمہ کی روشنی میں سنتی ہیں:

قرض دینے کے فضائل

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ہر قرض صدقہ ہے۔[2]

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: میں نے شبِ معراج جنّت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گُنا اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ گُنا ہے۔ میں نے جبرائیل سے اس بارے میں پوچھا کہ قرض کے صدقہ سے افضل ہونے کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ (صدقہ تو) وہ بھی مانگ لیتا ہے جو محتاج نہ ہو مگر قرض مانگنے والا حاجت و ضرورت کے بغیر قرض نہیں مانگتا۔[3]

---

1 . . . مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبداللّٰہ، ۲/۱۹٦، حدیث۱۷۸۸ بتغیر قلیل

2 . . . معجم اوسط، ۲/۳۴۵، حدیث: ۳۴۹

3 . . . ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، ۳/۱۵۴، حدیث: ۲۴۳۱

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا، ہاں البتہ! وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا اور اپنے نوکروں سے کہا کرتا کہ **مقروض خوشحال ہو تو اس سے قرض لے لینا اور اگر تنگدست ہو تو مت لینا** (بلکہ درگزر کرنا اور مزید مہلت دے دینا) جب اس نے جہانِ فانی سے کوچ کیا تو اللہ پاک نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تُو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی؟ اس نے عرض کی: نہیں، ہاں البتہ! میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب اپنے خادم کو قرض کی وصولی کے لئے بھیجتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ خوشحال سے تو لے لینا مگر تنگدست سے مت لینا بلکہ درگزر کرنا، ہو سکتا ہے کہ (اسی کے سبب) اللہ پاک ہم سے بھی درگزر فرمائے۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: (جاؤ!) میں نے تمہیں بخش دیا۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! قرض دینے اور حاجت مند اور تنگدست پر رحم و شفقت کی کس قدر برکت ظاہر ہوئی۔ ہمارے اسلاف بکثرت قرض دینے کے ساتھ ساتھ حاجت مند اور تنگدست پر رحم اور عفو و درگزر کا معاملہ بھی کیا کرتے تھے۔

(3) اس واقعے سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ خلیفہ چہارُم، جانشینِ رسول، زَوجِ بَتُول، مولیٰ مُشکِل کُشا، شیرِ خُدا، امیر المومنین، حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے صدقے اللہ پاک نے نہ صرف اس شخص کو دیدارِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم دولت سے نوازا بلکہ اسے دُنیوی مال و دولت عطا فرما کر مُفلسی و تنگدستی

1 - - - مسند امام احمد، مسند ابی ہریرہ، ۳/۲۸۵، حدیث: ۸۷۳۸

سے آزادی کی خوشخبری بھی سنادی۔ بے شک اللہ پاک نے امیر المومنین حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بہت بلند وبالا مرتبہ عطافرمایا ہے اور جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے اس پر بھی اللہ پاک کی بے حساب رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ آیئے! حُصولِ برکت اور نُزولِ رحمت کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ذکرِ خیر سُن کر آپ کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کی نیت کرتی ہیں۔

اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذاتِ بابرکت کی عَظمت ورفعت بتانے کیلئے مُختلِف مَواقع پر آیاتِ مُبارَکہ نازِل فرمائیں۔ چنانچہ

شانِ علی قرآن کی روشنی میں

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝۴ (پ۲۸، التحریم:۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

تفسیرِ رُوحُ المعانی میں ہے کہ جب یہ آیتِ کَرِیمہ نازِل ہوئی تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے لوگو! یہ (یعنی حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم) صَالِحُ الْمُؤْمِنِین ہیں۔ [1]

مسلمانو! رَسُوْلُ اللہ کی اُلفت اگر چاہو
کرو اس کی غلامی جس کا ہر مومن بندہ ہوا

1…تفسیر روح المعانی، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ:۴، ۲۸/۴۸۲ ملخصا

بے مثال شانِ علی

سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب مالداروں نے عَرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فُقرا کو اپنی عرض پیش کرنے کا مَوقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صَدَقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اِس حکم پر حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عمل کیا، ایک دِینار صَدَقہ کر کے کچھ مَسائل دَریافت کئے، اور جب آپ ان سُوالوں سے فارغ ہوگئے تو یہ حُکم منسوخ ہو گیا اور رُخصت نازل ہوئی، سوائے حضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اور کسی کو اِس (آیت) پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک کی آیتِ مُبارَکہ سے ہم نے حضرتِ علی المرتضیٰ کی شان و عَظمت سَماعت کی۔ اسی طرح کئی احادیثِ مُبارَکہ میں نبیِّ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان بَیان فرمائی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شمار ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جن کے حق میں حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہونٹوں نے کئی بار حرکت فرمائی، کبھی آپ کو دربارِ رسالت سے جنّت کی خوش خبری عطا ہوئی، تو کبھی آپ کو میٹھے مصطفےٰ، مدینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عِلم و حکمت کا دروازہ قرار دیا، کبھی آپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت قرار دیا گیا تو کبھی آپ کے ذِکر کو بھی عبادت قرار دیا۔ آیئے! شانِ علی المرتضیٰ کے تعلق سے تین(3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1...خازن، المجادلة، تحت الآية: ١٢، ٢٤٢/٤، ملتقطاً

سنتی ہیں: چنانچہ

شانِ علی بزبانِ نبی

اللہ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَضْرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ ھَارُونَ مِنْ مُوسٰی اِلَّا اَنَّہُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی، یعنی تُم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے نزدیک ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کا مَقام تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ [1]

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عَلِیٌّ مِّنِّی بِمَنْزِلَةِ رَأسِیْ مِنْ بَدَنِیْ، یعنی علی کا تعلُّق مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا میرے سَر کا تَعلُّق میرے جِسْم سے ہے۔ [2]

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُھا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ [3]

ایک ذرّہ اپنی اُلفت کا عنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بنا مولیٰ علی مشکل کُشا!

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۵۲۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی کیسی شان بَیان فرمائی ہے۔ اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بے شُمار خوبیاں عطا فرمائی

1... مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ١٠٠٦، حدیث: ٢٤٠٤

2... کنز العمال، کتاب الفضائل، باب ذکر الصحابة و فضلھم، جز ١١، ٢٧٧/٦، حدیث: ٣٢٩١١

3... ترمذی، کتاب المناقب، ٤٠٢/٥، حدیث: ٣٧٤٤

ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ ہستی ہیں جنہوں نے آنکھیں کھولیں تو خدا کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جمالِ جہاں آرا دیکھا، منہ کھولا تو زبانِ اقدس کو چُوسا، آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مزید سیرت سننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا کچھ تعارف سنتی ہیں:

حضرتِ علی کا تعارُف

آپ کا نام "علی بِن ابی طالب" اور کُنْیَت "ابوالحسن" اور "ابوتُراب" ہے۔ آپ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے ہیں یوں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ٹھہرے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی "فاطمہ بنتِ اسد" ہے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا، ہجرت کی اور مدینہ میں وفات پائی۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کم عمری ہی میں اسلام قبول فرمالیا تھا جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اسلام لائے اُس وقت آپ کی عمر 8 یا 10 سال تھی۔[2] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیِّ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیرِ تربِیَت رہے اور تادمِ حیات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِمداد و نُصرت اور دینِ اسلام کی حِمایَت میں مصروفِ عَمَل رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُہاجرینِ اَوَّلین اور عَشَرَۂ مُبَشَّرہ میں شامل ہونے اور دیگر خُصُوصی دَرَجات سے مُشَرَّف ہونے کی بِنا پر بہُت زیادہ مُمتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ غزوۂ بدر، غزوۂ اُحُد، غزوۂ خَنْدَق وغیرہ تمام اِسلامی جنگوں میں اپنی بے مثال شُجاعت کے ساتھ شرکت

1 ... معرفة الصحابة، معرفة نسبة علی بن ابی طالب، ۱/ ۹۵ ملخصا

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۸/ ۴۳۴، مفہوما

فرماتے رہے اور دشمنانِ اسلام کے بڑے بڑے بہادُر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تلوارِ ذُوالفقار کے واروں سے واصِلِ نار ہوئے۔ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت کے بعد اَنصار ومُہاجِرین نے دَستِ بابَرَکت پر بَیْعَت کر کے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین مُنْتَخَب کیا اور 4 برس 8 ماہ 9 دن تک مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہے۔ [1]

حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کے پاکیزہ اوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، کون سا ایسا نیک وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ چنانچہ ☚ حضرت علی خوفِ خدا والے تھے۔ ☚ حضرت علی خدا کے شیر تھے۔ ☚ حضرت علی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ ☚ حضرت علی نرم دل کے مالک تھے۔ ☚ حضرت علی نرم گُفتار تھے۔ ☚ حضرت علی نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آغوش مبارَک میں پَرْوَرِش پائی تھی۔ ☚ حضرت علی راہِ خدا میں مال صدقہ کیا کرتے تھے۔ ☚ حضرت علی حقیقی عبادت گزار تھے۔ ☚ حضرت علی کی ساری زندگی زُہد و تقویٰ سے معمور تھی۔ ☚ حضرت علی دوسروں کو بھی تقویٰ و پرہیز گاری کا درس دیا کرتے تھے۔ ☚ حضرت علی ایسے پرہیز گار تھے کہ جو آپ کی صحبت میں رہتا وہ بھی پرہیز گار بن جاتا تھا۔ ☚ حضرت علی دوسروں سے خوفِ خدا والی باتیں سُنا کرتے تھے۔ ☚ حضرت علی نے پیدا ہوتے ہی حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی باتیں سنیں۔ ☚ حضرت علی ساداتِ کرام کی جڑ اور بُنیاد ہیں۔ ☚ حضرت علی نے دین کی سربلندی

1... کراماتِ شیرِ خدا، ص۱۲، تاریخ الخُلَفاء، ص۱۳۲

کے لیے خدمات انجام دی ہیں۔ ☚ حضرت علی فضائلِ وِلایت ملنے کا دروازہ ہیں۔ ☚ حضرت علی ایک ناقابلِ فراموش شخصیت ہیں۔ ☚ حضرتِ علی ایک عہد ساز شخصیت ہیں۔ اللہ کریم حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صدقے ہمیں بھی تقویٰ و پرہیزگاری والی زندگی نصیب فرمائے۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تعارف سنا، بلاشبہ آپ کی سیرتِ مبارکہ کے جس پہلو کو بھی اٹھایا جائے وہی پہلو روشن نظر آتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بے مثال سیرت کے حَسین پہلوؤں میں سے ایک پہلو دنیا سے بے رغبتی اور سخاوت بھی ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مال و دَولت سے دُور رہتے اور دُنیا سے سخت نفرت کیا کرتے۔ آیئے! اس حوالے سے چند باتیں سنتی ہیں:

دُنیا سے بے رغبتی!

ایک مَرتبہ آپ کی خِدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کی: یا اَمِیرَ الْمُؤمِنِین اِس وقت بَیتُ المال سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے، آپ نے اَللّٰہُ اَکْبَر کہا اور کھڑے ہو کر بیتُ المال تشریف لے گئے اور فرمایا! اے ابنِ نباج! میرے پاس کُوفہ والوں کو لاؤ، لوگوں میں اعلان کر دیا گیا، پھر آپ نے بَیتُ المال کا سارا مال لوگوں میں تقسیم کر دیا اور حالت یہ تھی کہ مال تقسیم فرماتے جاتے اور کہتے جاتے: اے سونا اے چاندی میرے پاس سے چلا جا، ہائے افسوس ہائے افسوس۔ حتّٰی کہ کوئی دِرہم و دینار نہ بچا، پھر بَیتُ المال میں پانی کے چِھڑکاؤ کا حکم دیا اور اُس جگہ دو رکعت نفل نماز اَدا فرمائی۔ (1)

---

1 ... فضائل صحابہ للامام احمد، باب اخبار امیر المؤمنین علی...، ۱/۵۳۱، حدیث: ۸۸۴

دل سے دنیا کی محبّت دُور کر کے یا علی!
دیدو عشقِ مصطفٰے مَولیٰ علی مشکل کُشا!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۲۳)

بن مانگے عطا فرمانے والے

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خود فرماتے ہیں: جَب مجھ سے کسی نے کُچھ مانگا تو میں نے اُسے عَطا کیا اور جب نہ مانگا تو میں نے بِن مانگے دے دیا۔[1]

ہر حال میں صَدَقہ کرو

حضرت عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ خَرْچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا۔[2]

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زَر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۱۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے مَولی علی مُشکِل کُشا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی دُنیا سے بے رغبتی اور جُود و سخاوت کا عالَم کہ اپنے پاس کچھ بھی رکھنا پسند نہ فرماتے بلکہ

---

1 ... الکامل لابن عدی، رقم ۷۷۵، سُلَیم مولی الشَّعْبی کُوْفِی، ۴/۳۳۳

2 ... احیاء العلوم، ۳/۷۳۸

سَب کچھ اللہ پاک کی راہ میں قُربان کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی مَولی علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پیروی میں زِیادہ سے زِیادہ صَدَقہ و خیرات کرنا چاہئے۔ صَدَقہ و خیرات کا جذبہ بڑھانے کیلئے اس ضِمن میں دو (2) فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

(1) بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اُس کی بَرَکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبُّر وتفاخُر دور کر دیتا ہے۔[1]

(2) اللہ پاک فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنا خزانہ (صدقہ کرکے) میرے سپُرد کردے، نہ جلے گا نہ ڈوبے گا اور نہ چوری ہو گا، تیری شدید حاجت کے وقت (یعنی بروزِ قیامت) تجھے لوٹا دُوں گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! ہمارا راہِ خُدا میں خَرچ کرنا اپنے ہی فائدے کے لیے ہے کہ اس سے نہ صِرف اجر و ثواب ملتا ہے بلکہ آخِرت بھی سنور جاتی ہے، لہٰذا جو اسلامی بہنیں مال جمع کرنے کی حرص میں مُبتَلا رہتی ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب مال و مَتاع یہیں رہ جائے گا اور ایک دن سب کچھ چھوڑ کر قَبْر میں چلے جانا ہے۔ لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ حُصولِ ثواب کی خاطر دل کھول کر صدقہ وخیرات کریں۔ اللہ پاک ہمیں بھی بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اخلاص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ صَدَقہ وخیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حَضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی سیرتِ مبارکہ کا ایک حَسِین و جمیل و روشن پہلو آپ کا عشقِ رسول بھی ہے،

۱--- معجم کبیر، ۲۲/۱۷، حدیث: ۳۱

2--- الترغيب والترهيب، كتاب الصدقات، باب الترغيب في الصدقة ...إلخ، ۲/۱۰، حدیث: ۳۰

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے والہانہ عشق ومحبت اور وارفتگی کے کئی واقعات ملتے ہیں۔ آیئے ان میں سے دو(2) واقعات سنتی ہیں:

مولیٰ علی کا عشقِ رسول

ایک مرتبہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کھانے کا اِنتظام کرنے کیلئے حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک غیر مسلم کے باغ میں گئے اور کُنویں سے پانی کے سترہ(17) ڈول نکالے۔ ہر ڈول کے بدلے میں ایک کھجور طے ہوئی تھی۔ اس غیر مسلم نے اپنی تمام قسم کی کھجوریں حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے سامنے رکھ دیں کہ جو کھجوریں چاہیں لے لیں، آپ نے سترہ(17) عدد عَجْوہ کھجوریں لے لیں اور جاکر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کردیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے ابُوالحسن! یہ کھجوریں تمہیں کہاں سے ملیں؟ آپ نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سخت فاقہ کی خبر ملی تو میں کام کی تلاش میں نکل گیا تاکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کھانے کی کوئی چیز حاصل کرسکوں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم نے یہ سب کچھ اللہ اور اس کے رسول کی مَحبّت کی وجہ سے کیا ہے؟ عرض کی: جی ہاں، یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ بھی اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرتا ہے فقر وفاقہ اس کی طرف اتنی تیزی سے آتا ہے جتنی تیزی سے پانی کا سیلاب نچلی جانب گرتا ہے۔ لہٰذا جو اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرے اسے چاہیے کہ (فقروفاقہ کیلئے صبر کی صورت میں) ڈھال تیار

رکھے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عشقِ رسول کے پیشِ نظر حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَهُ الْکَرِیْم کو ہرگز یہ منظور نہ تھا کہ ان کے ہوتے ہوئے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی تکلیف پہنچے، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبَّت کرنے والوں کو رِزق کی تنگی اور مال و دولت کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ عُموماً ہمارے ہاں غُربت کو بہت بڑی آفت اور باعثِ ذِلَّت سمجھا جاتا ہے جبکہ حقیقتاً غُربَت اللہ کی نعمت، نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت اور بَہُت سے فضائل کا پیش خیمہ ہے، یعنی اگر غُربت بندے کو صبر و شکر پر ابھارے اور قناعت کی طرف لے جائے تو ایسی غُربت یقیناً نعمت ہے۔ جبکہ ایسی امیری اور ایسی دولت جو گناہوں میں ڈال دے، فضول خرچی کا عادی بنا دے، نماز و زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ سے دُور کر دے تو ایسی غُربت یقیناً بہت بڑی آفت ہے۔ ایسی غریب اسلامی بہنیں جو اپنی غربت پر صبر کرنے والی ہوں گی، شکر و قناعت کی زندگی بسر کرنے والی ہوں گی ان کے آخرت میں مزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکوٰۃ، فِطرَہ، حج وغیرہ کے مُتعلِّق پوچھ گچھ سے اَمْن میں ہوں گی کیونکہ یہ اَحکام مال والیوں اور صاحبِ اِستِطاعت کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جبکہ مال دار اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی بارگاہِ رَبِّ ذُوالجلال میں اپنے مال کے مُتعلِّق حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، اِدھر نادار اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی اللہ کی رحمت

---

1 ... سنن کبری للبیھقی، کتاب الاجارۃ، باب جواز الاجارۃ، ۶/۱۹۷، حدیث: ۱۱۶۴۹

ومَشِیَّت سے داخلِ جنّت ہو رہے ہوں گے اور یوں جنّت میں فقیروں، غریبوں کا داخِلہ امیروں سے پہلے ہو گا۔

جیسا کہ نبیِ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: مُسلمان فقرا اَغنیا سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخل ہو جائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500 سال (کے برابر) ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَولیٰ علی کی شہادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی سیرت و کردار سے متعلق سن رہی تھیں۔ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کا رَمَضانُ المبارَک میں یہ دستُور تھا کہ ایک شب امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، ایک شب اِمام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور ایک شب عبدُاللہ بن جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس اِفطار فرماتے اور تین لقموں سے زیادہ تناوُل نہ فرماتے اور فرماتے: مجھے یہ اچّھا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک سے ملتے وقت میرا پیٹ خالی ہو۔ شہادت کی رات تو یہ حالت رہی کہ باربار مکان سے باہر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرماتے: بخدا! مجھے کوئی خبر جھوٹی نہیں دی گئی، یہ وُہی رات ہے جس کا وَعدہ کیا گیا ہے۔ (گویا آپ کو اپنی شہادت کا پہلے ہی سے علم تھا)[2] شبِ جُمعہ 17 یا 19 کو رَمَضانُ المبارَک حضرتِ علیُّ المرتضیٰ سَحَر یعنی صبح کے

---

1 . . . تِرمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فقراء المھاجرین الخ، ۴/۱۵۸، حدیث: ۲۳۶۱

2 . . . سوانح کربلا ص ۷۶-۷۷ ملخصاً

وقت بیدار ہوئے، موذِّن نے آکر آواز دی، آپ نماز پڑھنے کے لئے گھر سے چلے، راستے میں لوگوں کو نماز کے لئے صدائیں دیتے اور جگاتے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک اِبنِ مُلْجم خارِجی بد بَخت نے آپ پر تلوار کا ایک ایسا ظالمانہ وار کیا کہ جس کی شدّت سے آپ کی پیشانی مبارک کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جاکر ٹھہری۔ اتنے میں چاروں طرف سے لوگ دوڑ کر آئے اور اُس خارِجی بد بَخت کو پکڑ لیا۔ اِس اَلَم ناک واقِعہ کے 2 دن بعد آپ جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ اِمام حسن، امام حسین اور عبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے آپ کو غُسل دیا، امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور کوفہ میں رات کے وقت دَفن کیا۔ لوگوں نے اِبنِ مُلْجَم بَدکِردار وبداَطوار کے جِسْم کے ٹکڑے کرکے ایک ٹوکرے میں رکھ کر آگ لگادی اور وہ جل کر خاکِستر ہوگیا۔ (1)

بعدِ خُلَفائے ثَلاثہ سَب صَحابہ سے بڑا
آپ کو رُتبہ مِلا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا!

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۵۲۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ علیُّ المرتضیٰ کے اس واقعۂ شہادت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ والوں کی بے ادبی و گستاخی دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔ جس نے بھی نیک لوگوں کی ادنیٰ سی گستاخی کی ہے تو وہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہے آخرت میں بھی ذلّت اُس کا مقدّر ہوگی، جیسا کہ آپ نے مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ

---

1 --- تاریخ الخلفاء ص۱۳۹

وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے قاتل کا سنا جو کہ خارِجی بددین و گمراہ تھا اس کا کیسا دَرْدناک انجام ہوا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی سیرت کا ایک حسین و جمیل پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نکاح نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی صاحبزادی سیِّدہ فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے ہوا، یہ بہت بڑی سعادت تھی جو حَضْرتِ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے حصے میں آئی، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو ربِّ کریم نے بڑی شان و عظمت عطا فرمائی تھی، آئیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا تعارف اور مختصر سیرت سنتی ہیں: چنانچہ

سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا مختصر تعارُف

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نام "فاطِمہ" لقب "زہرا" اور "بتُول" ہے۔ آپ کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں، آپ نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں، اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔[1] آپ اخلاق و عادات، گفتار و کردار میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔[2] نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے تقریباً 5 یا 6 ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔[3]

1... سفینہ نوح، ص ۱۴، ملخصا

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمۃ رضی اللہ عنہا، ۵/ ۴۶۶، حدیث: ۳۸۹۸ ملخصا

3... سفینہ نوح، حصہ دُوُم، ص ۵۴ ملخصا

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا پر ہمارے دل وجان قربان! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو اُمَّتِ مُسلِمہ کا بے حد درد تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمَّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت وآسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی التجا نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہو جاتی تھیں۔

عِبادت ہو تو ایسی!

حضرت امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ فاطِمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجدِ بَیت کی مِحراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وَقْت ہو جاتا، میں نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔[1]

عطا کر عافیت تُو نزع و قبر و حشر میں یاربّ وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۹۸)

---

1 ... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ۲/ ۴۶۱

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اُمَّت کی غمخواری کیلئے ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتیں، راتوں کو جاگ کر مُناجات(دُعا) میں مصروف رہتیں، یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذِکر و اَذکار سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں، آیئے !اب سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ذَوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت کے مُتعلق سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں، چنانچہ

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے !خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو تلاوت کا کس قدر ذَوق و شوق تھا کہ گھریلو مصروفیّت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں، اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔سیدہ خاتونِ جنّت کے ذوقِ تلاوت اور آپ کے شوقِ عبادت میں بالخصوص ہم اسلامی بہنوں کے لیے بھی ایک پیغام

1 . . . سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص ۳۵

ہے کہ گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی **عبادت کا ذوق و شوق** ہونا چاہیے، **علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ** ہونا چاہیے، **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کا جذبہ ہونا چاہیے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اسلامی بہنوں کے لیے کئی ایسے مواقع ہیں جہاں ان کو علمِ دِین حاصل کرنا مُیَسَّر آتا ہے، ہم اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنوں کے **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت کروائیں، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے لیے ان کو **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھنے کا ذہن دیں، زہے نصیب! **جامعۃ المدینہ للبنات** میں داخلے کی سعادت مل جائے تو پھر کیسی مدنی بہاریں ہوں گی، ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں جب علمِ دین کی روشنی سے مالا مال ہوں گی تو اپنی اولاد کی **اسلامی تربیت** کر سکیں گی، خود بھی **نمازی** بنیں گی، اپنی اولاد کو بھی **نمازی** بنائیں گی، خود بھی **قرآنِ کریم** پڑھیں گی، اپنی اولاد کو بھی **قرآنِ کریم** پڑھنا سکھائیں گی۔ سیدہ خاتونِ جنّت کے صدقے اللہ پاک ہماری اسلامی بہنوں کو بھی **شوقِ عبادت و ذوقِ تلاوت** نصیب فرمائے۔

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۵)

خاتونِ جنت کی گھریلو زندگی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیّدہ خاتونِ جنت، فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان میں تسبیحِ فاطمہ مقرر کی گئی، کیونکہ آپ گھریلو کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے فرمایا کرتی تھیں اور اس کام میں آنے والی مشکلات اور تکالیف پر صبر بھی کیا کرتیں، زندگی بھر کسی خادمہ کو نہیں رکھا۔

امیر المؤمنین، حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرتِ سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا میرے پاس خود ہی چکی چلایا کرتیں، جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے، مشکیزے میں پانی بھی خود ہی بھر کر لاتیں جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔[1] اللہ کریم ہمیں بھی سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تعظیمِ سادات کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے ایک فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[2] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔[3] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۳۲۲، حدیث: ۱۳۱۲

2... جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

3... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۷

وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[1] ☆اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔[2] تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔[3]☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ ودانستہ (جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔[4]☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔[5]☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[6]☆سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[7]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16(312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

---

1. ۔۔۔سادات کرام کی عظمت، ص ۷
2. ۔۔۔الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہ...الخ، جزء: ۲، ص ۵۲
3. ۔۔۔سادات کرام کی عظمت، ص ۱۴
4. ۔۔۔سادات کرام کی عظمت، ص ۱۶
5. ۔۔۔کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴
6. ۔۔۔سادات کرام کی عظمت، ص ۱۲
7. ۔۔۔کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۶

بیان: 4 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ پاک فِرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ... الخ، الجزء ۱، ۱/۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَوَّالُ الْمُکَرَّم کا مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ یہ وہ بابرکت مہینا ہے کہ جس میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ اسی مُناسَبت سے آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف اور آپ کے شوقِ علمِ دین کے واقعات سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّے جسولی میں دس (10) شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر بمطابق چودہ (14) جُون 1856ء کو ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خاندانی

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ ملخصاً

لحاظ سے پٹھان، مَسلک کے لحاظ سے حنفی، طریقت کے لحاظ سے قادِری اور جائے وِلادت کے لحاظ سے بریلوی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد کا نام مولانا نقی علی خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) اور دادا کا نام مولانا رضا علی خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) ہے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، والِدہ ماجِدہ **"اَمَّن میاں"** پکارتی تھیں، والدِماجد و دیگر رشتے داروں نے **"احمد میاں"** اوردادا نے **"احمد رضا"** نام رکھا۔ آپ کا تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** ہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[2]

مصطفٰی کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اب کتاب لے جانے کی حاجت نہیں!

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِکُ العُلَما حضرت علّامہ مولانا مُفتی ظفرُ الدّین بِہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت (ہند کے ایک علاقے) پیلی بِھیت میں حضرت وَصی احمد (مُحدِّث) سُورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر مہمان تھے، ایک دن دورانِ گفتگو فِقْہ کی ایک کتاب کا ذکر ہوا، یہ کتاب مُحدِّثِ سُورتی کی لائبریری میں موجود تھی، کتاب کا نام سُنتے ہی اعلیٰ حضرت نے فرمایا: میں نے (یہ کتاب) نہیں دیکھی، (بریلی واپس) جاتے

1... فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۷۶ بتغیر قلیل
2... تجلیات امام احمد رضا، ص۲۱ بتغیر قلیل

ہوئے، یہ کتاب میرے ساتھ کر دیجئے گا۔ حضرت مُحدِّثِ سورتی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے اسے بخوشی قبول کیا اور کتاب لا کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو پیش کر دی مگر ساتھ میں یہ بھی فرمایا: جب مُلاحَظہ فرمالیں تو بھیج دیجئے گا، اس لیے کہ آپ کے یہاں تو بہت کتابیں ہیں، میرے پاس یہی گنتی کی چند کتابیں ہیں، جن سے میں فتاویٰ دیا کرتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت نے اسے قبول فرمالیا، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی اسی دن بریلی روانگی تھی مگر ایک جاں نثار مُرید کی دعوت کی وجہ سے ایک دن مزید قیام کرنا پڑا۔ رات میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے اس کتاب کا مطالعہ فرمایا، جب دوسرے دن بریلی واپس جانے کا وقت آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے مُحدِّث سُورتی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کو یہ کتاب واپس فرمادی اور ارشاد فرمایا: قصد (ارادہ تو) بریلی لے جانے کا تھا اور اگر کل ہی جاتا تو اس کتاب کو ساتھ لیتا جاتا۔ لیکن جب کل جانا نہ ہوا تو شب میں اور صبح کے وقت پوری کتاب دیکھ لی، اب لے جانے کی ضرورت نہ رہی۔ حضرت محدثِ سورتی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے انتہائی حیرت سے فرمایا: بس ایک مرتبہ دیکھ لینا کافی ہو گیا؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: اللہ پاک کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ دو تین (2-3) مہینہ تک تو جہاں عبارت کی ضرورت ہو گی، فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللہ عمر بھر کے لیے محفوظ ہو گیا۔[1] امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگر تھا خیر سے حافِظہ قَوی تر تھا
حق پہ مَبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۱۳ ماخوذاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے دل میں علمِ دین کے حُصُول کا شوق اور جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ وہ کتاب جسے عُموماً سمجھ کر مُطالعہ کرنے کیلئے ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جایئے، اعلیٰ حضرت کے شوقِ علمِ دِین پر کہ ایک رات میں پوری کتاب اوّل تا آخر نہ صرف پڑھ لی بلکہ ایسی ذِہن نشین بھی فرمالی کہ خود ارشاد فرماتے ہیں: **اللہ پاک کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ دو(2) تین(3) مہینے تک تو (اس کتاب سے) جہاں عبارت کی ضرورت ہو گی (اپنے) فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ پاک عُمر بھر کیلئے محفوظ ہو گیا ہے۔** آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے اس قول سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ وقت کی اَہَمِّیَّت اور علمِ دِیْن کی قدر و منزلت سے خُوب واقف تھے۔

تحصیلِ علمِ دین کا حیرت انگیز جذبہ

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اپنی پوری زندگی حُصُولِ علم اور اشاعتِ علم کیلئے وقف کر رکھی تھی، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا کوئی لمحہ بھی بیکار نہ گُزرتا، حصولِ علم کا یہ مُبارک سفر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے بچپن ہی سے شروع ہو چکا تھا، وجہ اس کی یہ تھی کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا تعلق خالص مذہبی اور علمی گھرانے سے تھا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے والدِ گرامی اور دادا جان بھی عالمِ باعمل تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے بچپن میں شوقِ علمِ دِین کا یہ عالَم تھا کہ بغیر کہے خود ہی پڑھنے چلے جاتے، جُمعہ کے دن بھی جانا

چاہا مگر والدِ مُحترم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے منع فرمانے سے رُک گئے اور خود ہی یہ سمجھ لیا کہ ہفتے میں جُمعہ کے دن کی بہت اَہمیّت ہے لہٰذا اسی وجہ سے نہیں پڑھنا چاہئے، باقی چھ (6) دن پڑھنے کے ہیں۔[1]

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر علمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں اور خُوب محنت و لگن کے ساتھ علمِ دِین حاصل کریں اور بِلا وجہ سُستی کرکے علم کی برکتوں سے ہرگز محروم نہ رہیں۔ آیئے! حُصُولِ علمِ دِین کا شوق پیدا کرنے کیلئے تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

﴿1﴾ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى يَرْجِعَ جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ پاک کی راہ میں ہے۔[2]

﴿2﴾ جو صبح مسجد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کیلئے گیا اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اجر (لکھا جاتا) ہے۔[3]

﴿3﴾ جس کو اس حال میں موت آگئی کہ وہ علم کو اس لئے طلب کررہا تھا تاکہ اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان جنّت میں ایک درجے کا فرق ہوگا۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۶۹ بتغیر قلیل

2... ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

3... الترغیب والترهیب، کتاب العلم، الترغیب فی الرحلة فی طلب العلم، ۱/۷۵، حدیث: ۱۴۶

4... دارمي، باب في فضل العلم والعالم، حديث: ۳۵۴، ۱/۱۱۲

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ حُصولِ عِلْمِ دِین کیلئے گھر سے نکلنے والوں پر اللہ پاک کی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں کہ یہ خُوش نصیب جب تک واپس نہ لوٹیں اللہ پاک کی راہ میں شُمار کئے جاتے ہیں، ان کے نامۂ اعمال میں حج کرنے والوں کی طرح ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر طالبِ علم کا اسی حالت میں انتقال ہو جائے تو اُسے جنَّت میں بُلند و بالا درجات سے بھی نوازا جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی حُصولِ علم کے ان فضائل کو پانے کیلئے علمِ دِین حاصل کرنا چاہیے۔ علم حاصل کرنے کیلئے فقط امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، نگرانِ شوریٰ اور دیگر مبلغین کے بیانات، یا کسی کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات سے منتخب مدنی پھول نکالنے پر ہی اِکتفا نہ کیا جائے بلکہ اپنی محنت اور شوقِ مُطالَعہ کے ذریعے مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب و رسائل اول تا آخر بار بار مُطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سبق یاد کرنے اور سنانے کا دلنشین انداز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اعلیٰ حضرت کے شوقِ علمی کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے اُستاد صاحب سے کبھی چوتھائی (1/4) کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی مگر آپ کے شوقِ مطالعہ اور ذہانت کا یہ عالَم تھا کہ چوتھائی (1/4) کتاب اُستاد سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خُود مُطالَعہ کرتے اور یاد کر کے سُنا دیا کرتے تھے۔ [1]

---

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۷۰

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود اپنے شوقِ علمِ دِین اور قوّتِ حافظہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے اُستاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حَرف بَحرف لفظ بہ لفظ سُنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجُّب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں اللہ پاک کا فضل و کرم شاملِ حال ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو علمِ دِین حاصل کرنے کا کیسا شوق تھا کہ آپ کے اُستاد صاحب سبق پڑھا کر فارغ ہوتے اور آپ ایک دو بار دیکھ کر ہی سبق یاد کر لیا کرتے، اُستادِ محترم آپ کے علمی جذبے اور قُوتِ حافظہ کو دیکھ کر حیرت زَدہ رہ جاتے کہ اتنے قلیل وَقْت میں یہ بچہ کس طرح اپنا سبق زبانی یاد کر لیتا ہے۔ مگر فی زمانہ ہمارے حافظے کا یہ حال ہے کہ ہمیں تو اِنتہائی آسان اور چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بار بار پڑھنے اور سُننے کے باوُجود یاد نہیں رہتیں۔ بالفرض کوئی چیز یاد کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو وہ جلد ہی بھول جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے حافظے کو مضبوط بنانا چاہتی ہیں تو سب سے پہلے حافظہ کمزور کرنے والے اسباب کو دُور کرنا ہو گا مثلاً چکنائی والی، کھٹی اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں کھانا اور بالخصوص دن رات گُناہوں کے اِرتکاب سے بچنا ہو گا کیونکہ حافظے کی کمزوری کا ایک بڑا سبب ہماری

---

1 ... تذکرہ امام احمد رضا، ص ۵، حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱ / ۶۸

گُناہوں بھری زِندگی بھی ہے۔ لہٰذا اپنے حافظے کو مضبوط بنانے، عذابِ الٰہی سے نجات پاکر جنّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے کنارہ کشی اختیار کیجئے اور توبہ واستغفار کا معمول بنائیے اِنْ شَآءَ اللہ ضَرور کرم ہوگا۔

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کروگے تو اُمید ہے کہ عنقریب گُناہوں پر اِصرار کرنے کے مَرَض کا تمہارے دل سے قَلْع قَمع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گُناہوں کی نحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اُتر جائے اور گُناہوں کی وَجہ سے جو قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہرگز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وَقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهِم نے فرمایا ہے: بے شک گُناہ کرنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت وبیان سن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔ اے عزیز! کسی گُناہ کو معمولی خیال نہ کر اور کبیرہ گُناہوں پر اِصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے حافظہ مضبوط کرنے کے چند طریقے بھی سنتی ہیں: ترکِ گناہ (یعنی گناہ چھوڑ دینا) قوّتِ حافظہ کا بہترین معاون ہے۔ ☆ہم جو بھی علمِ دین سیکھیں، اُس پر عمل کریں ☆اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے حافظے

1 . . . منہاج العابدین، ص۶۹، غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۲۹

کی مضبوطی کے لئے یوں دعا کریں: اے میرے مالک و مولا! تیری عاجز بندی تیری بارگاہ میں حاضر ہے، اے کریم! میں تیرے دین کا علم حاصل کرنا چاہتی ہوں لیکن میری یادداشت میرا ساتھ نہیں دیتی، اے ہر شے پر قادر رب! تُو اپنی قدرتِ کاملہ سے میرے کمزور حافظے کو قوی فرما دے اور مجھے بھول جانے کی بیماری سے نجات عطا فرما۔ ☆ ان کے ساتھ ساتھ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کیجئے، باوضو رہنے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ سنت پر عمل کے ساتھ ساتھ خود اعتمادی کی دولت اور احساسِ کمتری سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔ ☆ حافظے کی قوت بیدار کرنے میں نیند کا بھی عمل دَخل ہے، اس لیے سونے اور جاگنے کے اوقات مقرر کیجیے اور نیند کے وقت میں سونے کے علاوہ ہر کام سے گریز کیجیے۔ نیند ختم کرنے والی ادویات کا استعمال ہر گز مت کیجئے۔ اس بات کا خاص خیال رکھیئے کہ سونے والی جگہ میں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو اور نہ وہاں کسی قسم کی تیز روشنی ہو تاکہ نیند سے جو مطلوب ہے وہ حاصل ہو ☆ قوتِ حافظہ جیسی انمول نعمت کا شکر ادا کریں گی تو اللہ پاک اس میں برکت عطا فرمائے گا یوں کم قوتِ حافظہ والی کی قوتِ یادداشت میں اضافہ ہوگا اور پہلے سے قوی حافظہ رکھنے والی کی یادداشت میں مزید قوت پیدا ہوگی۔

حافظہ مضبوط کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "حافظہ کیسے مضبوط ہو؟" کا مُطالعہ کیجئے۔ اس کتاب میں بُزرگانِ دین کے حیرت انگیز واقعات اور قوتِ حافظہ بڑھانے کیلئے دیسی، طبی اور روحانی علاج بھی دیئے گئے ہیں۔ آپ اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کر سکتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی رِیاضی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اعلیٰ حضرت کے شوقِ علم سے متعلق سُن رہی تھیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عقل و فہم اور عِلْمِ دِین سے محبّت کا عالَم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کم و بیش پچاس (50) عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ہر فن میں مہارت حاصل تھی۔ علمِ توقیت (عِلْمِ تَو۔قِی۔ت) میں اِس قَدَر کمال حاصل تھا کہ دن کو سُورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ (اسی طرح) علمِ رِیاضی میں بھی آپ یگانۂ روزگار تھے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (علمِ ریاضی میں) میرا کوئی اُستاد نہیں ہے، میں نے اپنے والدِ ماجد سے صرف چار (4) قاعدے جمع، تفریق، ضرب، تقسیم محض اس لئے سیکھے تھے کہ ترکہ (یعنی وراثت) کے مسائل میں اُن کی ضرورت پڑتی ہے، شرح چغمینی شروع کی تھی کہ والدِ ماجد نے فرمایا کیوں اپنا وَقت اس میں صرف کرتے ہو، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سرکار سے یہ علوم تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔[2]

علمِ ریاضی میں مَہارت کا ایک دلچسپ واقعہ کچھ یوں ملتا ہے کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضِیاءُ الدّین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد

1 ... تذکرہ امام احمد رضا، ص ٦

2 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۵۰

ہوا: فرمایئے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُسی وَقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے اِنتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمنی جانا چاہتا تھا اِتِّفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلَیمان اشرف صاحِب نے میری رہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضِر ہو گیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت و مَسرّت واپَس تشریف لے گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شخصیَّت سے اِس قَدَر متأثر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلوٰۃ کے پابند ہوگئے۔ (1)

جس نے دیکھا اُنہیں عقیدت سے قلب کی آنکھ سے محبت سے
مرحبا مرحبا پُکار اُٹھّا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے والدِ گرامی سے علمِ ریاضی کے صِرف چار(4) قاعدے ہی سیکھے تھے، مگر ان چار(4) قاعدوں کی مدد اور اپنے شوقِ علم سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے علمِ ریاضی میں ایسی کامل مہارت حاصل کی کہ بڑی بڑی ڈِگریوں والا نامور ریاضی دان بھی آپ سے ایسا مُتاثر ہوا کہ آپ ہی کے گُن گانے لگا اور چہرے پر داڑھی شریف سجا کر نماز

1... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۵۵۰

روزے کا عادی بن گیا۔ یاد رہے! قابلیت اور صلاحیت اللہ پاک نے ہر ایک کو عطا فرمائی ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی ان صلاحیتوں کو اچھے کاموں میں صرف کریں اور وہ کام کریں جس میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا ہو اور اپنی صلاحیتوں کو ان کاموں میں ضائع کرنے سے بچیں جو ہماری دنیا و آخرت کے لئے نقصان دہ ہوں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: آدمی کے اسلام کی خُوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کام چھوڑ دے، جو اُسے نفع نہ دے۔[1] ہمارے بزرگانِ دین ہمیشہ ایسے فُضُول کاموں سے کنارہ کَشی اختیار فرمایا کرتے، اُنہوں نے تبلیغ و اشاعتِ علم کیلئے اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کیا تو کوئی مُفسر بنا تو کوئی مُحدِّث، کوئی فقیہ بنا تو کوئی طبیبِ حاذق (ماہر طبیب/Specialist) ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی صلاحیّت و قابلیت کو فُضُول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

عُلمائے عرب کی فرمائش!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شخصیت ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے کہ آپ نے عِلمِ دِیْن سے مَحبَّت اور اس کی اشاعت کے جذبے کے تحت انتہائی مَشَقَّت کے باوجود بھی اُمّتِ مسلمہ کو عِلمِ دِیْن سے سیراب فرمایا، چنانچہ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب دوسری بار حج کے اِرادے سے عرب شریف گئے، جب جہاز کے ذریعے جدہ پہنچے تو آپ کو بخار ہو گیا، تین (3) روز

1 ... ترمذی، کتاب الزهد، باب ۴، ۱۴۲/۱۱ حدیث: ۲۳۲۴

جدہ میں بخار کی حالت میں گزرے، حج کے دنوں میں کچھ اِفاقہ ہوا مگر حج سے فراغت کے بعد پھر بخار ہو گیا۔[1] ایسے حالات میں مکۂ مکرمہ کے سب سے بڑے عالمِ دین، سابق قاضیِ مکہ حضرت مولانا صالح کمال رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے علمِ غیبِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتعلِّق اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو کچھ سُوالات پیش کیے اور کہا کہ اس کا جواب مطلوب ہے۔

باوجود یہ کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ علیل (یعنی بیمار) تھے، مسافر تھے، سفرِ حج اور مراحلِ حج طے کرنے کے سبب تھکن کے علاوہ دیگر کئی مصروفیات بھی تھیں مگر اِرشاد فرمایا: قلم دوات لائیے! مولانا صالح کمال رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور مکہ کے دیگر بڑے بڑے علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے کہا: ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ جواب نہایت جامع ہو کہ منکرینِ علمِ غیب کے دانت کھٹّے ہوں۔ جس پر یہ طے ہوا کہ کل منگل ہے، پرسوں بُدھ ہے، ان دو روز میں کتاب مکمل ہو کر جمعرات کو علمائے مکہ کو مل جائے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ربّ کی عنایت اور اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِعانت (یعنی مدد) پر بھروسہ کر کے وعدہ کر لیا، شانِ الٰہی دیکھئے کہ دوسرے ہی دن سے بُخار پھر پلٹ آیا، اسی حالتِ بخار میں رسالہ تصنیف کرتا اور حامد رضا خان صاف اور خوشخط کر کے لکھتے جاتے۔[2] اس دوران دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ کئی بڑے بڑے عُلما ملاقات کیلئے آئے ان سے علمی مُذاکرات ہوئے،

1... ملفوظات: ۱۸۳، بتغیر

2... ملفوظات: ۱۹۰، بتغیر قلیل

نمازوں کا وقفہ، طبعی تقاضوں پر مشتمل دیگر مصروفیات اَلْغَرَض! دیگر مشاغل جاری رہنے کے باوجود بھی دو دن میں کتاب کی تکمیل ہوگئی اور جمعرات کی صبح کو کتاب مولانا شیخ صالح کمال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تک پہنچادی گئی، اس کے بعد پورے شہر مکہ میں اس کتاب کا شُہرہ ہوگیا۔[1]

اللہ اللہ تَبَحُّرِ علمی اب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی
اہلِ سُنّت کا ہے جو سرمایہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۵)

شعر کی وضاحت: یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نہایت وُسعتِ علمی تو دیکھئے کہ دِینِ اسلام کی سربُلندی کے لیے اعلیٰ حضرت کے قلم کی خدمات اب بھی باقی ہیں، آپ کی یہ قلمی خدمات (یعنی کتب) اہلِ سُنّت کا بہت بڑا سرمایہ ہیں، جس کی ایک چھوٹی سی جھلک فتاویٰ رضویہ کو دیکھ لیجئے کہ جس کا فیضان اب بھی دُنیا بھر میں جاری وساری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عِلمِ دِین سے عشق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کثیر مصروفیات، بیماری کی حالت اور کتابوں کی عدم دستیابی کے باوجود نہایت فصیح عربی زبان میں صرف 2 دن کے اندر ہی ایک نادر کتاب تصنیف فرمادی، اس عظیم کارنامے سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وُسعتِ علمی ثابت ہوتی ہے وہیں ان کا

1... ملفوظات: ص ۱۹۲، ملخصا

شوقِ علمِ دین بھی ظاہر ہوتا ہے، یقیناً اس قدر عظیم علمی کام وہ بھی اتنی کم مدت میں اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ علمِ دین سے محبت اوراس کا شوق عشق کی حد تک پہنچ چکا ہو۔ یادرکھئے علمِ دین سیکھنے کا شوق اسی صورت میں پیدا ہو سکے گا کہ جب ہم علم کی اہمیت کو سمجھیں گی، علم رکھنے والیوں کی صحبت میں بیٹھیں گی، علم دین سیکھنے سکھانے والیوں کو اچھا جانیں گی۔ مگر افسوس صد افسوس ہماری اکثریت عِلْمِ دِیْن سے دُوری کے سبب فضول کاموں میں اپنا وقت ضائع کر رہی ہے، عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھانا تو دُور کی بات، ہمیں تو وہ ضروری مسائل بھی سیکھنے کی توفیق نہیں جن کا سیکھنا ہم پر فرض ہے۔

فرض علوم کیا ہیں؟

حَدیثِ پاک میں ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ**۔ یعنی عِلم حاصل کرنا ہر مُسلمان مَرد (اسی طرح عَورت) پر (بھی) فَرض ہے۔[1]

اَمیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مَوْلانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کے تَحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مَوْلانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا، اُس کا آسان لفظوں میں مُختَصَراً خُلاصہ عَرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اَوّلین و اَہم ترین فَرض یہ ہے کہ بُنیادی عَقائِد کا عِلم حاصِل کیا جائے، جس سے انسان صَحِیحُ العَقِیدَہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکار و مُخالَفت سے کافِر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مَسائلِ نَماز یعنی اِس کے فَرائِض و شَرائِط و

1... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث الخ، ۱/۱۴۶، حدیث: ۲۲۴

مُفسِدات (نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تا کہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمُبارَک کی تَشْرِیف آوری ہو تو روزوں کے مَسائل، مالِکِ نِصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مَسائل، صاحِبِ اِستِطاعَت ہو تو مَسائلِ حج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَروری مَسائل، تاجِر ہو تو خرید و فَروخت کے مَسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور مُلازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مَسائل۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی مَوجُودَہ حالَت کے مُطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مَسائلِ حلال و حَرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز مَسائلِ قَلْب (باطِنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیّہ (باطِنی فَرائض) مَثَلاً عاجِزی و اِخلاص اور تَوَکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گُناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہَم فَرائض سے ہے۔[1]

فرض علوم حاصل کیجئے!

افسوس! صد افسوس! آج ہماری اکثریت فرض علوم سیکھنے سے بھی غافل ہے، یاد رکھئے! ابھی وَقْت ہے فرض عُلوم سیکھ لیجئے، ورنہ سانسیں رُکتے ہی علمِ دین حاصل کرنے کا یہ انمول موقع بھی ہاتھ سے چلا جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے علمِ دین حاصل کرنا بہت ہی آسان کر دیا ہے۔ مدنی مُنّوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے مدارسُ المدینہ، دارُ المدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۴۲

اسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں کیلئے جامعاتُ المدینہ قائم ہیں۔ 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی"مدنی چینل"ایک الیکٹرانک مبلغ کی حیثیت سے گھر گھر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچارہا ہے، فیضانِ علمِ دین کے قیمتی موتی لُٹارہا ہے، اُمّتِ مسلمہ کو دُرست دِینی معلومات اور شرعی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے کبھی امیرِ اہلِ سُنّت کے **مدنی مذاکرے** تو کبھی **دارالافتاء اہلسنّت** کی طرف سے اہم ترین موضوعات پر مشتمل سلسلے علمِ دین حاصل کرنے کے بہترین مواقع ہیں، اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلّق رکھنے والی اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت اور ان میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ماحول سے ہر دم وابستہ رہیئے کہ اس ماحول میں عِلمِ دِین سیکھنے کا موقع ہاتھ آتا ہے۔ آیئے! اعلیٰ حضرت کا شوقِ علمی پر مشتمل ایک اور واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

جنابِ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اعلیٰ حضرت کے شوقِ حفظِ قرآن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک روز اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کردیا۔ جس کا وقت غالباً عشا کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں (30ویں) روز تیسواں (30واں) پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا

(جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو۔[1]

علم و عرفاں کا جو کہ ساگر تھا خَیر سے حافِظِ قوی تر تھا
حق پہ مَبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو تقویٰ وخوفِ خدا کے سبب یہ بات ہر گز گوارا نہ تھی کہ لوگ مجھے اس وصف سے پُکاریں جو میری ذات میں موجود نہیں۔ وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عِلْمِ دِیْن کے سرچشمہ یعنی قرآنِ پاک سے بے حد مَحبَّت فرماتے تھے جبھی تو صرف ایک ماہ کی قلیل مدت میں پورا قرآنِ پاک حفظ کر لیا۔ جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ تلاوتِ قرآنِ پاک نہیں کرتیں اور بعض کو یہ سعادت صرف رمضانُ المبارک میں ہی نصیب ہوتی ہے۔ ابھی رمضان المبارک کا مہینا گزرا جس میں ہم نے پانچوں نمازیں وقت پر ادا کی ہوں گی، دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن کا بھی معمول رہا ہو گا اگر ہم پُورا سال ہی تلاوتِ قرآن کی عادت بنالیں، تلاوت کے ساتھ ترجمہ و تفسیر خزائن العرفان / نورالعرفان / صِرَاطُ الْجِنَان پڑھ کر غوروفکر کریں اور عمل کیلئے کوشش بھی کرتی رہیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ سارا سال ہی اس کی برکتوں سے فیضیاب ہوتی رہیں گی، دل ودماغ کو سکون ملے گا، گھر میں برکتوں کا نزول ہو گا، رحمتوں کے دروازے کھلیں گے، بیماریوں سے نجات ملے گی، مصائب و مشکلات سے

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸، بتغیر قلیل

چھٹکارا ملنے کے ساتھ ساتھ قبر و آخرت کے معاملات آسان ہوں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہو گی۔

عِلمِ حدیث میں مہارت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو جس طرح قرآنِ پاک سے بے اِنتہا مَحبّت تھی اسی طرح حدیثِ رسول سے بھی آپ کو بے حد لگاؤ تھا۔ چُنانچہ ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں ؟ تو امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بخاری، مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ، نَسائی، مِشکوۃ، جامعِ صغیر، جامعِ کبیر، مُسندِ امامِ اعظم، مُسندِ امام شافعی، مُسندِ امام احمد، سُنَنِ دارِمی سمیت حدیث شریف کی تقریباً تیس(30) کتابوں کے نام ارشاد فرمائے اور آخر میں ارشاد فرمایا کہ پچاس(50) سے زائد کتبِ حدیث میرے درس و تدریس اور مطالعہ میں رہی ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہمیں کُتبِ حدیث تو دُور کی بات مُطلقاً تیس(30) دینی کتابوں کے نام تک یاد نہ ہوں گے جبکہ ہمارے امام، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شوقِ عِلمِ دِین کا عالَم یہ ہے کہ صرف فنِ حدیث میں ہی پچاس(50) سے زائد کتابیں ان کے درس و تدریس (یعنی پڑھنے پڑھانے) اور مُطالعہ میں شامل رہیں اور ایسا نہیں تھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فقط مُطالَعہ ہی میں مشغول رہتے تھے بلکہ دیگر کئی مصروفیات مثلاً پوری دُنیا سے آئے ہوئے اِستفتا (سوالات) کے جوابات

1...اظہار الحق الجلی:۴۰، بتغیر

دینا، خُطوط کے جوابات بھیجنا، مہمانوں اور مُسافروں سے مُلاقات کرنا، راہِ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی اصلاح کرنا، تصنیف و تالیف کرنا آپ کی زندگی کا حصّہ تھیں۔ یقیناً یہ اللہ پاک کا خاص فضل و کرم ہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو کم و بیش پچاس (50) سے زائد عُلُوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل تھی، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزَیَّن تیس (30) جلدوں پر مُشتمل اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ذَوقِ علمی اور خدمتِ دین پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ اللہ پاک آپ کی تمام خدماتِ دینیہ کو قبول فرمائے اور آپ کے مزارِ پُر انوار پر رحمت و رضوان کی کروڑوں بارشیں برسائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ اللہ تَبَحُّرِ عِلمی اب بھی باقی ہے خدمتِ قَلَمی
اہلِ سنّت کا ہے جو سرمایہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانا کھانے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** سے کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں۔☆ ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔[2] مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنیٰ ہیں: ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔[3] ☆ کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔☆ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔☆ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 . . . ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، ۴/۹، حدیث ۳۲۶۰

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/۳۲

پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)[1] سیدھے ہاتھ سے کھائیے۔☆ اپنے سامنے سے کھائیے۔☆ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنّت ہے بلکہ جی چاہے تو کھا لیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنّت ہے۔ (سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُرُوّتی پر دلیل ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

1 ... فردوس الاخبار، ۱/۲۷۴، حدیث: ۱۹۵۵

بیان: 5 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ

مِرے چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے

1...جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ [1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"ماں اور اولاد کی تربیت"** یقیناً ہم سے ہر ایک کی یہی تمنا ہے کہ ہمارا معاشرہ اسلام کا گہوارہ بن جائے، یاد رکھئے! ہمارے معاشرے کی اصلاح میں اولاد کی اچھی تربیت ریڑھ کی

1-۔۔۔معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ جب ہمارے بچے نیک ہوں گے، اسلامی تعلیمات ان کے کردار میں رچی بسی ہوگی تو معاشرہ امن و سکون کا نمونہ بن جائے گا،اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت کیسے کریں؟تو آج کے بیان میں ہم اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے حوالے سے احادیثِ مُبارکہ ، پہلے کی ماؤں کے تربیتِ اولاد کے واقعات اور کئی اہم نکات سنیں گی۔اے کاش !ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہوجائے۔

آیئے !سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں کہ ایک ماں کی اچھی تربیت سے وقت کی ایک عظیم علمی شخصیت کیسے تیار ہوئی اور اس نے کیسے اپنے والدین کا نام روشن کیا؟

سمجھدار ماں

چنانچہ مدینہ شریف کے تابعی بزرگ حضرت ابو عبد الرحمن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ راہِ خُدا میں سرحدوں کی حفاظت کے لیے خُراسان گئے۔اس وقت آپ کا بیٹا ربیعہ ماں کے پیٹ میں تھا، آپ اپنی بیوی کو تیس ہزار(30000)دینار دے کر گئے۔ ستائیس (27)سال بعد واپس مدینہ منورہ آئے تو ہاتھ میں نیزہ تھا اور آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ جب گھر پہنچے تو ایک نوجوان (یعنی حضرت ربیعہ) کو دیکھا، جیسے ہی حضرت ربیعہ نے آپ کو دیکھا تو بولے: اے اللہ کے بندے کیا تو میرے گھر پر حملہ کرنا چاہتا ہے؟ حضرتِ ابو عبد الرحمن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں۔تم یہ بتاؤ کہ تم میرے گھر میں کیا کر رہے ہو؟ یہ ساری باتیں سن کر آپ کی زوجہ محترمہ جو دروازے کے پیچھے ساری گفتگو سن رہی تھیں، باہر آئیں اور اپنے بیٹے سے فرمایا: یہ آپ کے والد ہیں۔ یہ

سن کر دونوں باپ بیٹے گلے ملے اور ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔

پھر حضرت ابو عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی بیوی سے پوچھا: وہ تیس ہزار (30000) دینار کہاں ہیں، جو تمہیں دے کر گیا تھا؟ بیوی نے عرض کی: وہ میں نے محفوظ کر دیئے ہیں۔ پھر آپ کے بیٹے حضرت ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد چلے گئے اور اپنے حلقۂ درس میں بیٹھ کر حضرتِ امام مالک بن انس، حسن بن زید اور مدینہ شریف کے دوسرے معزز حضرات کو درسِ حدیث دینے لگے۔ حضرت ابو عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے کہا: آپ بھی مسجد نبوی شریف میں جا کر نماز ادا فرمالیں۔

حضرت ابو عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک حلقہ لگا ہوا ہے اور لوگ بڑے ادب و توجہ سے علمِ دین سیکھ رہے ہیں اور ایک خوبصورت نوجوان انہیں حدیثِ مبارکہ کا درس دے رہا ہے۔ حضرت ابو عبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کو پہچان نہ سکے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں، جو علم کے موتی لٹا رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ربیعہ بن ابو عبد الرحمن ہیں۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوشی خوشی گھر تشریف لائے اور اپنی بیوی سے فرمایا: میں نے اپنے بیٹے کو آج ایسے عظیم مرتبے پر فائز دیکھا کہ اس سے پہلے میں نے کسی علم والے کو ایسے مرتبے پر نہیں دیکھا۔ **وہ تو علم کے موتی لٹانے والا سمندر ہے۔**

آپ کی زوجہ محترمہ نے عرض کی: آپ کو اپنے تیس ہزار دینار چاہئیں یا اپنے بیٹے کی یہ بلند شان؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! مجھے تو اپنے بیٹے کی اس عظیم نعمت کے بدلے کچھ بھی نہیں چاہئے۔ آپ کی زوجہ محترمہ نے کہا: تو پھر

سنئے! میں نے وہ تمام مال آپ کے بیٹے کو علمِ دین سکھانے کے لئے خرچ کر دیا ہے۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم نے مال ضائع نہیں کیا بلکہ اسے بہت اچھی جگہ خرچ کیا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایک ماں کی دینِ اسلام سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ انہوں نے شوہر کی غیر موجودگی میں بیٹے کی اچھی تربیت کی اور اپنے بیٹے حضرتِ ربیعہ کو اسلامی تعلیمات دلوا کر انہیں عالم و مفتی اور علمِ حدیث کا بہت بڑا استاد بنانے میں اہم کردار ادا کیا، واقعی پہلے کی مائیں اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کا جذبہ رکھتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات دلوانے کا بہت زیادہ خیال رکھتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کو عالم و مفتی بنانے میں دلچسپی رکھتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کو معاشرے میں رہنے کا طریقہ سکھاتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کو نمازی بنانے کا شوق رکھتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم دلوانے کا جذبہ رکھتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کی تربیت قرآن و سنّت کے مطابق کرنے کا شوق رکھتی تھیں۔

لیکن افسوس صد افسوس! فی زمانہ ساری کوششیں بچوں کی دُنیاوی تعلیم کے بارے میں کی جاتی ہیں، دینی تعلیم و تربیت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی، بچوں کو ڈاکٹر، انجینئر اور پائلٹ بنانے کا خواب تو ہر ماں دیکھتی ہے لیکن بچوں کو حافظِ قرآن بنانے، عالم و مفتی بنانے کے بارے میں بہت کم سوچ رکھتی ہیں۔ بچوں کو فیشن ایبل اور ماڈرن

---

1 . . . عیون الحکایات، حصہ دوم، ص۵۶ ملخصا

زندگی گزارتے دیکھنا ہر ماں کا شوق ہے، لیکن پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کے مطابق زندگی گزارتے دیکھنے کا خواب شاید ہی کسی ماں کے ذہن میں ہو، الغرض! فی زمانہ اپنے بچوں کو دنیاوی اعتبار سے تو اعلیٰ بنانے کے خواب دیکھے جاتے ہیں مگر دینی اعتبار سے تربیت کرنے کے بارے میں بہت کم سوچا جاتا ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب دین سے دور ہو کر بیٹا یا بیٹی والدین کی نافرمانی کرتے ہیں، ہاتھ پکڑ کر گھر سے نکال دیتے ہیں، بد سلوکی سے پیش آتے ہیں تو پھر یہی والدین سر پکڑ کر روتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ ہماری اولاد ہمارے قابو میں نہیں رہی، ہماری اولاد کے لئے دعا کریں۔ ایسے والدین ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیں اور غور کریں کہ کیا اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ہمارا اپنا ہی کردار ہے یا نہیں؟ اگر شروع سے ہی اولاد کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سکھاتے تو آج یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی آج کے اس پُرفتن دور میں اپنی اولاد کی دینی تربیت بہت ضروری ہے، ورنہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی نقصان اُٹھانا ہی پڑ سکتا ہے۔ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے حوالے سے قرآنِ کریم میں ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ

تربیتِ اولاد اور قرآنِ کریم

پارہ 28 سورۂ تحریم آیت نمبر 6 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم:۶)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن، امام جلال الدین سُیوطی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر دُرِّ منثور میں فرماتے ہیں: جب نبیِ کریم ، رؤف رّحیم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی، تو صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہم اپنے گھر والوں کو کس طرح آگ سے بچائیں؟ تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: انہیں ان کاموں کا حکم دو جو اللہ کریم کو پسند ہیں اور اُن کاموں سے منع کرو جو اللہ پاک کو ناپسند ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ جہاں ہم پر اپنی اصلاح ضروری ہے، وہیں اولاد کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی لازم ہے، لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے، یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ ہم سب جہنم کی آگ سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں، آیئے! اسی بارے میں پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

---

1 . . . تفسیر در منثور، پ۲۸، التحریم، تحت الآیة:۶، ۸/۲۲۵

وَسَلَّم کے 2 فرامین سنّتی ہیں: چنانچہ

اولاد کی تربیت کے متعلق احادیث

1. ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ! (۱) اپنے نبی کی محبت (۲) میرے اہلِ بیت کی محبت اور (۳) قرآنِ پاک کی تعلیم۔[1]

2. ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے، بروزِ قیامت عورت سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[2]

حکیم الاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عورت سے سوال ہو گا کہ تُو نے اپنے خاوند کی خدمت کی یا نہیں؟ خاوند کے مال اور اولاد کی خیر خواہی کی یا نہیں؟ کیونکہ بچوں کا پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے۔ اس لیے ماں پر لازم ہے کہ ان کی پرورش اور تربیت اچھی کرے، ماں فاطمۃ الزہرا (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) جیسی پرہیز گار بنے تاکہ اس کی اولاد حضرتِ امامِ حُسین جیسی ہونہار ہو۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے بالخصوص ان اسلامی بہنوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بات بات پر اپنے شوہر کو یہ کہتی سناتی دیتی ہیں بچوں کی دیکھ بھال کرنا، ان کی اچھی تربیت کرنا صرف ہمارے اوپر ہی لازم

---

1 . . . جامع صغیر، ص۲۵، حدیث: ۳۱۱

2 . . . بخاری، کتاب العتق، باب کراھیۃ التطاول . . . الخ، ۲/۱۶۰، حدیث: ۲۵۵۴ ملتقطا

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۵/۳۵۲

کیوں ہے، گھر کے کام بھی ہم کریں، کپڑے بھی ہم دھوئیں، کھانا بھی ہم بنائیں اور بچوں کی اچھی تربیت بھی ہم کریں وغیرہ۔ اس طرح کے جملے بول کر لڑائی جھگڑے کا ماحول بناتی ہیں انہیں چاہئے کہ بیان کردہ دوسری حدیثِ مبارکہ پر غور کریں اور خاتونِ جنت حضرتِ فاطمۃ الزہرہ کی گھریلو زندگی پر غور کریں کہ جنّتی عورتوں کی سردار ہونے کے باوجود گھر کے کام کاج بھی خود کرتی تھیں: چنانچہ

شہزادیٔ کونین کی سادگی

اَمیر المؤمنین، حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا میرے پاس گھر میں خود ہی چکی چلایا کرتیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے، گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔[1]

جن کا نامِ مُبارَک ہے بی فاطمہ
جو خواتینِ عالَم میں ہیں عالیہ
عابِدہ، زاہِدہ، ساجِدہ، صالحہ
سیِّدہ، زاہرہ، طیِّبہ، طاہِرہ
جانِ اَحمد کی رَاحت پہ لاکھوں سلام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنّت کی عظمت پہ لاکھوں سلام!

1 - - - مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۳۲۲، حدیث: ۱۳۱۲ ملتقطا

گھر کے کام کاج خود کرتی، گھر کی صفائی بھی خود کرتی، کھانا بھی خود بناتی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنے شوہر حضرت علی المرتضیٰ کی خدمت بھی کرتی اور حَسَنَینِ کریمین کی اچھی تربیت بھی کرتی تھیں، ہمیں بھی سیدۂ کائنات کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہئے، آیئے! خاتونِ جنّت کی بچوں کی تربیت کے حوالے سے بھی ایک واقعہ سنیں اور اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی نیت کریں، چنانچہ

بچوں کی تربیت کا انداز

صحابیِ رسول حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضور نبیِ کریم، رءُوف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے حضرت فاطِمہ کی خدمت میں حاضِر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حَسَنَینِ کریمین سو رہے تھے اور آپ ان کو پنکھا جَھل رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الٰہی کی تلاوت جاری تھی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیّدۂ کائنات حضرتِ فاطمہ اور پہلے کی نیک مسلمان خواتین کا کردار ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے، کیونکہ یہ تربیتِ اولاد کے طریقے جانتی تھیں اور اولاد جیسی عظیم نعمت کی قدر کیا کرتی تھیں۔ یہ نیک خواتین خود بھی نیکیوں بھری زندگی گزارنے والی ہوا کرتی تھیں اور اپنی اولاد کو بھی نیکی کی راہ پر چلنے کی ترغیب دلاتی تھیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد ان کی مطیع و فرمانبردار، آنکھوں کا چین، دل کا سُرور ہوتی اور معاشرے میں ان کا نام روشن کرتی تھی۔ آیئے! ایک اور

1... سفینۂ نوح، حصّہ دُوم، ص ۳۵

ماں کی اپنے بچے کی تربیت کا واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

دیہاتی عورت کی اپنے بیٹے کو نصیحت

مشہور بزرگ حضرت امام اصمعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دیہاتی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی تھی: بیٹا! عمل کی توفیق اللہ پاک کی طرف سے ہے ☆ اور میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ چغلی کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ دو قبیلوں میں دُشمنی ڈال دیتی ہے، دوستوں کو جُدا کر دیتی ہے۔ ☆لوگوں کے عیب کی ٹوہ میں رہنے سے بچو کہ کہیں تم بھی عیب دار نہ ہو جاؤ۔ ☆عبادت میں دِکھاوا نہ کرنا۔ ☆مال خرچ کرنے میں بخل سے بچتے رہنا۔ ☆دوسروں کے اَنجام سے سبق حاصل کرنا۔ ☆لوگوں کا جو عمل تمہیں اچھا لگے اس پر عمل کرنا اور ان میں جو کام تمہیں بُرا لگے اس سے بچتے رہنا کیونکہ آدمی کو اپنے عیب نظر نہیں آتے۔ پھر وہ عورت خاموش ہو گئی تو میں نے کہا کہ اے دیہاتی عورت! تجھے خدا کی قسم! مزید نصیحت کرو۔ اس نے پوچھا: اے شہری! کیا تجھے ایک دیہاتی کی باتیں اچھی لگی ہیں؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! اچھی لگی ہیں۔ تو وہ بولی کہ ☆ بیٹا! دھوکا دہی سے بچتے رہنا، کیونکہ تُو لوگوں سے جو معاملات کرتا ہے دھوکا دینا ان میں سب سے بُرا ہے۔ ☆سخاوت، علم، تواضع اور حیا کو اپنا لینا اور اب میں تجھے خدا کے سپرد کرتی ہوں، تم پر سلامتی ہو، اللہ پاک تم پر رحم کرے۔ ☆یاد رکھو! غیبت کرنا حالتِ اسلام میں 30 مرتبہ بدکاری کرنے سے بھی سخت گناہ ہے۔[1]

---

1 . . . آنسوؤں کا دریا، ص۲۴۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ایک دیہاتی عورت نے اپنے بچے کی کیسی زبردست تربیت کی اور اس کو چغلی، ریاکاری، دھوکا دہی اور غیبت سے بچنے کا ذہن دیا، واقعی یہ چاروں چیزیں ایسی ہیں کہ بچپن سے ہی بچوں کو ان سے بچنے کی ترغیب دلانی چاہئے کیونکہ اگرچہ (چھوٹے نابالغ) بچوں کو اس کا گناہ نہیں ملتا، لیکن بعض اوقات یہ بچپن کی عادتیں ایسی پختہ ہو جاتی ہیں کہ بڑے ہونے کے بعد ان سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے، بالخصوص چغلی اور غیبت تو وہ چیزیں ہیں جو بھائی کو بہنوں سے، بہنوں کو بھائیوں سے اور اولاد کو والدین تک سے جدا کر دیتی ہیں، ان کی وجہ سے خاندان ٹوٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ خود بھی غیبت و چغلی سے بچیں اور اپنے بچوں کو بھی ان سے بچنے کی ترغیب دلائیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے غیبت و چغلی کے متعلق 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں:

1. ارشاد فرمایا: غیبت، چُغل خوری اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ پاک (قِیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: چغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے اور جنت

1... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من النمیمة، ۳/۳۲۵، حدیث: ۱۰

2... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من الغیبة... الخ، ۳/۳۳۲، حدیث: ۲۸

3... بخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمة، ۴/۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۶

کی اعلیٰ نعمتیں پانے کے لئے خود کو اور اپنے بچوں کو غیبت و چغلی کے ساتھ ساتھ دیگر گناہوں بھرے کاموں سے بچائیں، اپنے بچوں کو جھوٹ سے بچنے ذہن دیں، اپنے بچوں کو گالی گلوچ سے بچنے کا ذہن دیں، اپنے بچوں کو کسی مسلمان کو دھوکا دینے سے بچنے کا ذہن دیں۔ اپنے بچوں کو نماز کی ترغیب دلائیں، اپنے بچوں کو سنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ دلائیں، اپنے بچوں کو بڑوں کا ادب و احترام کا سلیقہ سکھائیں، اپنے بچوں کو قرآنِ کریم کی تلاوت کا عادی بنائیں، اپنے بچوں کو دوسروں سے ہمیشہ حُسنِ سلوک سے پیش آنے کا درس دیں۔ اللہ کریم ہمیں اور ہماری اولاد کو دینِ متین کے مطابق زندگی گزارنے اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے کوشش کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! مل کر دعا کرتی ہیں:

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے کہ انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ بویا کچھ اور مگر جب کاٹنے کی باری آئی تو نکلا کچھ اور، بس یہی مثال ہماری اولاد کی ہے، ہمیں اپنی اولاد کی ایسی تربیَت کرنی چاہئے کہ وہ بچپن ہی سے اچّھائیوں سے پیار کریں اور بُرائیوں سے بیزار رہیں، اگر ایسا نہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ بچّہ بگڑ جائے اور بڑا ہو کر کچھ کا کچھ کر ڈالے، جیسا کہ ایک خطرناک ڈاکو گرفتار کر لیا گیا، مقدمّہ چلا، اُس پر ڈکیتیوں اور قتل وغارتگریوں کی مختلف وارداتیں ثابت ہو گئیں

جن کے سبب اُسے پھانسی کی سزا سنائی گئی۔جب پھانسی کا وَقت قریب آیا تو اُس سے اُس کی آخِری آرزو پوچھی گئی، اُس نے اپنی ماں سے مُلاقات کی خواہِش ظاہر کی، چنانچہ

پھانسی کے تختے پر پہنچانے والی ماں ہے

جب اُس کی ماں کو بُلایا گیا، جُوں ہی اُس نے اپنی ماں کو دیکھا، ایک دم اُس پر حملہ کر دیا اور نوچا ناچی اور مارا ماری شروع کر دی، ڈیوٹی پر موجود عملے نے جوں توں زخمی ماں کو بے رَحم بیٹے کے چُنگل سے چھڑایا۔ جب اُس ڈاکو سے اِس سفّاکانہ حَرَکت کا سبب پوچھا گیا تو بولا: مجھے پھانسی کے پھندے تک اِسی ماں نے پہنچایا ہے، دراصل قصّہ یوں ہے کہ میں نے بچپن کے لاشُعُوری کے دور میں نے اسکول کے اندر ایک طالبِ علم کی پنسل چُرالی اور گھر لا کر اپنی اِس ماں کو دکھائی، اب چاہئے تو یہ تھا کہ وہ مجھے اِس غَلَط کام سے نفرت دلاتی مگر یہ صِرف مُسکرا کر چُپ ہو رہی، اُس وقت مجھ میں عقل ہی کتنی تھی! میں سمجھا کہ میں نے کوئی بَہُت ہی اچّھا کارنامہ انجام دیا ہے! لہٰذا میرا حوصلہ بڑھا اور میں مزید پنسلیں اور کاپیاں چُرانے لگا، جب بڑا ہوا تو چوری کی عادت کافی پکّی ہو چکی تھی اور دل خوب کُھل گیا تھا لہٰذا میں نے ڈکیتیاں شُروع کر دیں، اِسی لوٹ مار کے دَوران مجھ سے بعض قتل کی وارِداتیں بھی سر زد ہو گئیں اور میں بہُت "خطرناک ڈاکو" بن گیا۔ آخِر پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہو کر آج اپنی اِسی نالائق ماں کی غَلَط تربیَت کی بدولت چند ہی لمحوں کے بعد اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا پہننے والا ہوں۔[1]

1 . . . نیکی کی دعوت، ص ۵۸۰-۵۸۱

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد اَمیرِ اَہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: دیکھا آپ نے! بچپن کی غَلَط تربیَت کیسا رنگ لائی! ہو سکتا ہے کہ کوئی سوچے کہ ہم اپنے بچّے کو چور چکار تھوڑے ہی بنا رہے ہیں! ٹھیک ہے، سب ماں باپ "مَعروف چوری" یعنی باقاعدہ دوسروں کا مال چُرانے کی تعلیم نہیں دیتے، لیکن صرف چوری ہی کو تو بُرائی نہیں کہتے اور بھی تو بہُت ساری بُرائیاں ہیں جو کئی ماں باپ آج کل اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں، مَثَلاً جھوٹ بول کر، دھوکا دے کر، کم ناپ تول کر مال بیچنا وغیرہ۔ کیا سُودی لین دین، ناقِص مال کو عمدہ ظاہر کر کے بیچنے کا گُر سکھانا یا بیٹے کو داڑھی بڑھانے اور بیٹی کو شرعی پردہ کرنے وغیرہ سے روکنا گناہ نہیں؟ کیا اِس طرح کرنے والے مُعاشرے کے **"مُہذّب چور اور سفید پوش ڈاکو"** نہیں کہلائے جاسکتے؟ یہ دُنیا میں معزّز نظر آنے والے کیا آخِرت میں بھی عزّت ملنے کی امّیدیں باندھے ہوئے ہیں! خدا کی قسم! اُس ڈاکو کو ہونے والی پھانسی کی دُنیوی تکلیف اور اُس ماں کو پہنچنے والی لمحے بھر کی اِیذا کے مقابلے میں اَولاد کو گناہوں کی تربیَت دینے والوں کو ملنے والے عذاب کا کروڑواں حصّہ کروڑہا کروڑ گُنا سے بھی شدید واَشد اور سخت تر ہو گا۔ اَلْاَمان وَ الْحَفِیظ۔ لٰہذا والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو شروع ہی سے نیکیوں اور سنّتوں بھرا مَدَنی ماحول فراہم کریں، ورنہ بُری صحبت کی وجہ سے بگڑ جانے کی صورت میں بازی ہاتھ سے نکل سکتی ہے۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے میری بڑی بہن نے بتایا:

ایک اسلامی بہن نے اپنے بیٹے کی اصلاح کیلئے رورو کر دُعا کا کہا ہے، بے چاری کہہ

رہی تھی، ہائے! ہائے! میں نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اِس کو دعوتِ اسلامی کے مَدرَسۃُ المدینہ میں حِفظ کیلئے تو بِٹھا دیا مگر بے چارہ جو سنّتیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں آکر بیان کر دیتا تو ہم اُس کا مذاق اُڑاتے۔ آخِر اُس کا دل ٹوٹ گیا اور اُس نے مدرَسۃُ المدینہ میں جانا چھوڑ دیا۔ اب بُرے دوستوں کی صحبت میں رَہ کر آوارہ ہو گیا ہے، خوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا ہے اب میں سخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ایک والدہ نے خود ہی اپنے بیٹے کو دین سے دور کر دیا اور وہ برے دوستوں کی صحبت میں مبتلا ہو کر آوارہ بن گیا، واقعی! فی زمانہ بعض والدین اپنے بچوں کو اسی لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ نہیں ہونے دیتے، انہیں مدرسے اور سنتوں بھرے اجتماعات میں نہیں جانے دیتے کہ یہ مولوی بن جائے گا، ہمیں نماز پڑھنے کا کہے گا، ہمیں تلاوتِ قرآن کا ذہن دے گا، بہنوں کو بے پردگی کرنے سے روکے گا اور انہیں حیا و پردے کا درس دیگا، گھر میں فلمیں ڈرامے نہیں چلنے دے گا اور مدنی چینل دیکھنے کا کہے گا، مولوی بن گیا تو کوئی رشتہ نہیں دے گا وغیرہ وغیرہ۔ اس سوچ کی وجہ سے کئی بچے دین سے دور ہو کر بُرے دوستوں کے ساتھ طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتے ہیں، اللہ کریم تمام مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور تمام والدین کو اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً پہلے کی خواتین کے اپنے بچوں کی تربیت کے واقعات اور تربیت نہ کرنے کے نقصانات سن کر ہمارے دل میں بھی اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کا ذہن بنا ہو گا، مگر ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے کونسے طریقے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر سکتیں ہیں؟ تو آیئے! اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے چند ایسے طریقے سنتی ہیں جن پر عمل کر کے ہم اپنی اولاد کو معاشرے کا ایک اچھا فرد بنا سکتی ہیں: چنانچہ

(1) اللہ پاک کا نام سکھائیے

جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق ومالک کا نام "**اللہ**" سکھایئے اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس کی زبان سے سب سے پہلے کلمہ طیّبہ ہی جاری ہو۔ جیسا کہ

بچوں پر شفقت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ** کہلواؤ۔[1]

ہمارے بزرگانِ دین بھی بچوں کو **اللہ** کریم کے نام سکھاتے اور ان کی یہی کوشش ہوتی کہ **اللہ** کریم کا نام ان کی زبانوں پر ایسا جاری ہو جائے کہ ساری زندگی اسی نام کو اپنا وظیفہ بنالیں، چنانچہ

حضرت سہل بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تین سال کی عمر میں ہی اپنے ماموں کے

---

1 - - - شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، ۶/۳۹۷، حدیث: ۸۶۴۹

ساتھ عبادت کرتے، آپ کے ماموں نے فرمایا: روزانہ رات کو سونے سے پہلے یہ کلمات ایک بار پڑھ لیا کرو، اَللّٰہُ مَعِیَ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ شَاھِدِیْ۔ یعنی اللہ میرے ساتھ ہے، اللہ مجھے دیکھنے والا ہے، اللہ مجھ پر گواہ ہے۔ جب آپ اس پر عمل کرنے والے بن گئے، تو ارشاد فرمایا: اب اسے روزانہ سات بار پڑھا کرو۔ جب سات مرتبہ پڑھنے پر بھی عمل کی سعادت حاصل کرلی، تو اس کی تعداد پندرہ کروادی۔ پھر آپ ساری زندگی یہی وظیفہ کرتے رہے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بُزرگانِ دین کی صحبت سے تربیت یافتہ امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی نواسی کے لئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے "اللہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ "اللہ" نکلے اور جب وہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے اللہ کا ذکر کرتے۔ جب آپ کی نواسی نے بولنا شروع کیا تو زبان سے پہلا لفظ "اللہ" ہی بولا۔

(2) بچوں کو آقا کریم اور صحابہ کے واقعات سنائیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسی طرح بچوں کی اچھی تربیت کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام کے واقعات سنائیں! اس کی برکت سے بچوں کے دل میں عشقِ رسول اور صحابۂ کرام کی محبت پیدا ہوگی، آیئے! ترغیب کے لئے آپ کو ایک واقعہ سناتی ہوں، چنانچہ

---

1 … تذکرۃ الاولیاء، ص ۲۲۸

صحابی بننے کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

ایک دن اسکول میں استاد صاحب نے چھوٹے بچوں سے پوچھنا شروع کیا کہ کہ آپ بڑے ہو کر کیا بنیں گے، کسی نے کہا: میں ڈاکٹر بنوں گا، کسی نے کہا: میں انجینئر بنوں گا، کسی نے کہا: میں سکول ٹیچر بنوں گا۔ جب استاد صاحب نے اسلم سے پوچھا: آپ کیا بنیں گے؟ تو اسلم نے کہا: میں بڑا ہو کر صحابی بنوں گا، استاد نے کہا: بیٹا آپ کو پتا ہے صحابی کس کو کہتے ہیں ؟ جواب ملا: نہیں۔ تو استاد صاحب نے کہا پھر آپ کو صحابی بننے کا شوق کیسے ملا، تو بتانے لگے: میری والدہ رات کو روزانہ مجھے ایک صحابی کا واقعہ سناتی ہے جس سے میرے دل میں صحابی بننے کی تمنا پیدا ہو گئی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بچوں کا ذہن خالی ہوتا ہے ہم جس طرح چاہیں ان کے ذہن کو بھر سکتی ہیں۔ اگر ہم اپنے بچوں کو ان مبارک ہستیوں کی سیرت کے نورانی واقعات سنائیں، ان مبارک ہستیوں کی نماز سے محبت کے واقعات سنائیں، ان مبارک ہستیوں کی تلاوتِ قرآن کے واقعات سنائیں، ان مبارک ہستیوں کی آقا کریم سے محبت کے واقعات سنائیں تو یقیناً ہمارے بچوں کے دل میں عشقِ رسول پیدا ہو گا، نمازوں سے محبت اور تلاوتِ قرآن کرنے کا ذہن بنے گا۔ اللہ کریم ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) بچوں کو قرآن سکھایئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں

کو دینی تعلیم اور بالخصوص قرآنِ کریم کی تعلیم بھی دلوایئے، کیونکہ دنیاوی علوم کا فائدہ صرف دنیا تک محدود ہے، جبکہ دینی علوم کا فائدہ قبر و آخرت میں بھی ملے گا۔ قرآن ایک نور ہے اگر بچوں کا دل و دماغ قرآن کی روشنی سے آراستہ کیا جائے تو اس کی برکت سے اُن کا باطن بھی منوّر ہو جائے گا۔ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اولاد کو تعلیمِ قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں: چنانچہ

بچوں کو قرآن سکھانے کے فضائل

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا، تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بنا پر اہلِ جنّت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو قرآن کی تعلیم دلوائی تھی۔ (1)

اُمّت کو قرآن سکھانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کرسکتی، تو وہ پوچھیں گے کہ ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔ (2)

---

1 --- معجم اوسط، ۱/۴۰، حدیث: ۹۶

2 --- مستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه ... الخ ۲/۲۷۸، حدیث: ۲۱۳۲

دوجہاں کے سلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآنِ کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) گھر کا ماحول اچھا بنایئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اوپر بیان کردہ تمام طریقوں کے مطابق بچوں کی تربیت کرنے کے لئے ہمیں گھر کا ماحول اچھا بنانا ہو گا، خود سمیت تمام گھر والوں کو نمازوں اور تلاوتِ قرآن کا پابند بننا ہو گا۔ کیونکہ گھر کا ماحول بچے کی تربیت کا سب سے اہم سبب ہے، بچے کا زیادہ وقت گھر اور بالخصوص ماں کے ساتھ گزرتا ہے، اس لئے ماں کو چاہئے کہ وہ نیک ہو، نمازوں کی پابند ہو، تلاوتِ قرآن کی عادی ہو تو بچے میں بھی یہ عادتیں پیدا ہوں گی۔ اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، ہر بدھ کو ہونے والے اجتماع میں شرکت کی نیت کر لیجئے، گھر میں مدنی چینل چلایئے اور ہر ہفتے کو ہونے والے مدنی مذاکرے کو دیکھنے کی نیت کر لیجئے اور اپنے گھر میں درسِ فیضانِ سنّت شروع کر دیجئے، جس کی برکت سے نہ صرف آپ کے بچے بلکہ بچوں کے ابو بھی نیک بن جائیں گے۔

یاد رکھئے! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جب گھر کا ماحول اچھا ہو، گھر میں اللہ و رسول کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام ہوتے ہوں، گھر میں تلاوت قرآن کرنے والے موجود ہوں، گھر میں نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوں تو بچوں کو بھی دینی تعلیم

---

1 ... معجم اوسط، ۱/۵۲۴، حدیث: ۱۹۳۵

کا شوق وذوق نصیب ہوتا ہے۔

گھر کے ماحول کی برکتیں

امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی کو ہی دیکھ لیجئے کہ گھر کا ماحول اچھا ہونے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظِرہ مکمَّل پڑھ لیا۔6 سال کے تھے کہ ربیع الاول کے مبارَک مہینے میں مِنبر پر جلوہ افروز ہو کر مِیلادُ النَّبی کے موضوع پر ایک بہُت بڑے اجتِماع میں بہترین تقریر فرما کر عُلَمائے کرام اور مشائخ عِظام سے داد وُصول کی۔چھ سال کی عمر میں ہی آپ نے بغداد شریف کی سمت معلوم کرلی،پھر ساری زندگی غوثِ اعظم کے مبارک شہر کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ نَماز سے تو عشق کی حد تک لگاؤ تھا، چُنانچِہ نَمازِ پنج گانہ باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں جاکر ادا فرمایا کرتے،جب کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوتا تو فوراً نظریں نیچی کرتے ہوئے سر جھکا لیا کرتے۔ 7 سال کے تھے کہ ماہِ رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنا شروع کر دیئے۔[1]

اَمیرِ اَہلِ سنّت کی بچپن میں تربیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس طرح کی مثالیں ہمارے معاشرے میں بھی موجود ہیں کہ گھر کا ماحول اچھا ہونے کی وجہ سے بچے نہ صرف خود نیک بنتے ہیں، بلکہ ان کی برکت سے کئی لوگوں کی اصلاح کا سامان ہو جاتا ہے، دورِ حاضر میں بھی

1 . . . تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۳

امیر اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جیسی ہستی ہمارے سامنے ہے، والدِ محترم کا سایۂ شفقت سر سے اٹھ جانے کے بعد والدۂ محترمہ نے آپ کی ایسی تربیت فرمائی کہ آپ کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔

والدۂ محترمہ کے تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر ہونے کی وجہ سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی بچپن سے ہی خوفِ خدا اور پرہیز گاری کے پیکر تھے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جب میں چھوٹا اور ناسمجھ تھا تو غربت اور یتیمی کا دور تھا۔ حصولِ معاش کے لئے بھنے ہوئے چنے اور مونگ پھلیاں چھیلنے کے لئے گھر میں لائی جاتی تھیں۔ ایک سیر چنے چھیلنے پر چار آنے اور ایک سیر مونگ پھلیاں چھیلنے پر ایک آنہ مزدوری ملتی۔ ہم سب گھر والے مل کر اسے چھیلتے۔ میں ناسمجھی کے باعث کبھی کبھار چند دانے منہ میں ڈال لیتا اور پھر پریشان ہو کر والدۂ محترمہ سے عرض کرتا کہ ماں! مونگ پھلی والے سے معاف کرا لینا۔ والدۂ محترمہ سیٹھ سے کہتیں کہ بچے دو دانے منہ میں ڈال لیتے ہیں۔ وہ کہہ دیتا: کوئی بات نہیں۔ میں پھر بھی سوچتا کہ میں نے تو دو دانے سے زیادہ کھائے ہیں، مگر ماں نے صرف دو ہی دانے معاف کروائے ہیں! بعد میں جب شعور آیا تو پتا چلا کہ دو دانے محاورہ ہے اور اس سے مراد تھوڑے دانے ہی ہیں اور میں کبھی تھوڑے دانے کھا لیتا تھا۔[1]

کتاب "تربیتِ اولاد" حاصل کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بچپن کی اچھی تربیت ہی ہے کہ آپ

1... امیر اہلسنت کی احتیاطیں، ص۲۶

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خود تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر، خوفِ خدا سے معمور اور قرآن وسنت کے پابند ہیں بلکہ آپ کی اولاد اور آپ سے محبت کرنے والے بھی نیک ہیں اور جو بھی آپ کے دامن سے وابستہ ہو جاتا ہے اس کا دل عشقِ رسول سے جگمگا اُٹھتا ہے، اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنی اور اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں اور دنیا و آخرت میں کامیابی دلوانے والے اعمال پر کمر بستہ ہو جائیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کے مزید طریقے جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تربیتِ اولاد"** کو حاصل کرکے اس کا مطالعہ کیجئے اور اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر کے انہیں دنیا و آخرت کا کامیاب انسان بنایئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

نام رکھنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے نام رکھنے کے چند آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آبا کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لٰہذا اپنے اچّھے نام رکھا کرو۔[1] (2) ارشاد فرمایا: انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر نام رکھو۔[2] ☆ بچّے کی کُنیت رکھنا جائز ہے اور حُصُولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کُنیت رکھنا بہتر ہے، مثلاً ابو تُراب (یہ

1 - - - ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸

2 - - - ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰

حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی کُنیت ہے) وغیرہ [1] ☆ عبدُالمصطفےٰ، عبدُالنبی اور عبدُالرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیا وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔ [2] ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے (کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی، ولی دے سکتا ہے)۔ [3] ☆ طٰہٰ، یٰسین نام نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعَاتِ قُرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ [4] ☆ جو نام بُرے ہوں اُنہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔ [5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ: ۱۶، ۳/ ۶۰۳ مفہوماً

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ: ۱۶، ۳/ ۶۰۴ ماخوذاً

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ: ۱۶، ۳/ ۶۰۴

4 . . . بہارِ شریعت، حصہ: ۱۶، ۳/ ۶۰۵

5 . . . بہارِ شریعت، حصہ: ۱۶، ۳/ ۶۰۳

بیان: 6 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلوۃ علی النبی ۔۔۔ الخ، ١٠/٢٥٣، حدیث: ١٧٢٩٨

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ٦/١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـه، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نکاح بڑا مقدّس رشتہ ہے، دینِ اسلام میں اسے بڑی اہمیت حاصل ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم مولائے کائنات، حضرت علی اور شہزادیِ کونین حضرت فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے نکاح کا واقعہ، اس سے حاصل ہونے والے نکات، شادی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق کرنے کا آسان طریقہ، شادی کے حوالے سے بُزرگانِ دین کے واقعات اور شادی میں ہونے والی خرافات کی مذمت کے بارے میں سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں پورا بیان اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

میرا رب تو مجھے دیکھ رہا ہے

حضرت اسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہُ اکثر رات کے وقت مدینہ منورہ کا دورہ فرماتے تا کہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو اسے پورا کریں، ایک رات میں بھی ان کے ساتھ تھا، آپ چلتے چلتے اچانک ایک گھر کے پاس رک گئے، اندر سے ایک عورت کی آواز آرہی تھی: بیٹی دودھ میں تھوڑا سا پانی ملادو۔ لڑکی یہ سن کر بولی: امی جان! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب نے کیا حکم جاری فرمایا ہے۔ اس کی ماں بولی: بیٹی! ہمارے خلیفہ نے کیا حکم جاری فرمایا ہے؟ لڑکی نے کہا: امیر المؤمنین نے یہ اعلان کروایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں نے یہ سن کر کہا: بیٹی! **اب تو تمہیں حضرت عمر نہیں دیکھ رہے،** انہیں کیا معلوم کہ تم نے دودھ میں پانی ملایا ہے، جاؤ اور دودھ میں پانی ملادو۔ لڑکی نے یہ سن کر کہا: خُدا کی قسم! میں ہر گز ایسا نہیں کر سکتی کہ ان کے سامنے تو ان کی فرمانبرداری کروں اور ان کی غیر موجودگی میں ان کی نافرمانی کروں، اس وقت اگرچہ مجھے امیر المؤمنین حضرت عمر نہیں دیکھ رہے، لیکن **میرا رب تو مجھے دیکھ رہا ہے،** میں ہر گز دودھ میں پانی نہیں ملاؤں گی۔

حضرت اسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا: اے اسلم! اس گھر کو اچھی طرح پہچان لو۔ پھر آپ ساری رات اسی طرح گلیوں میں دورہ کرتے رہے، جب صبح ہوئی تو مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے اسلم! اس گھر کی طرف جاؤ اور معلوم کرو کہ وہاں کون کون رہتا ہے؟ اور یہ بھی معلوم کرو کہ وہ لڑکی شادی شدہ ہے یا نہیں؟ حضرت اسلم فرماتے ہیں: میں اس گھر کی طرف گیا اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس گھر میں ایک بیوہ عورت اور اس کی

بیٹی رہتی ہے اور اس کی بیٹی کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ معلومات حاصل کرنے کے بعد میں حضرت عمر کے پاس آیا اور انہیں ساری تفصیل بتائی، آپ نے فرمایا: میرے تمام بیٹوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ جب سب آپ کے پاس جمع ہوگئے تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شادی کرنا چاہتا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد الرحمن نے عرض کی: ہم تو شادی شدہ ہیں۔ پھر حضرت عاصم بن عمر نے کھڑے ہو کر شادی کی حامی بھر لی۔

حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس لڑکی کو اپنے بیٹے سے شادی کے لئے پیغام بھیجا جو اس نے بخوشی قبول کرلیا۔ اس طرح حضرت عاصم کی شادی اس لڑکی سے ہوگئی اور پھر ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی اور اس لڑکی سے حضرت عمر بن عبد العزیز کی ولادت ہوئی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ہوتا ہے خوفِ خُدا، یہ ہوتا ہے تقویٰ و پرہیزگاری، یہ ہوتی ہے اپنے ربِّ کریم سے شرم وحیا، اس نوجوان لڑکی نے اپنی والدہ کو کیسا خوبصورت جواب دیا کہ اگرچہ امیر المومنین مجھے نہیں دیکھ رہے، لیکن میرا ربّ تو مجھے دیکھ رہا ہے، واقعی جو جس قدر نیک ہوتی ہیں ان کے دل میں رب کا خوف بھی اتنا زیادہ ہوتا ہے وہ اکیلی ہوں یا سہیلیوں میں، گھر میں ہوں یا ضرورت کی بنا پر باہر جانا پڑے۔ الغرض ہر وقت اپنے رب سے ڈرتی ہیں اور گناہوں سے باز رہتی ہیں، جو ربِّ کریم سے ڈرتی ہیں، اللہ پاک انہیں دنیا میں انعامات اور آخرت میں جنّتی نعمتوں سے نوازتا ہے، جیسا کہ اس غریب گھر کی لڑکی کو دنیاوی انعام یہ نصیب ہوا کہ اَمیر المومنین حضرت

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ، ص۲۸-۲۹

عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گھر کی بہو بنی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بیٹے حضرت عاصم سے شادی ہوئی اور ان کی اولاد سے دوسرے عمر یعنی حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پیدا ہوئے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کیسی شخصیت تھے؟ آیئے! ان کی مختصر سیرت سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت عمر بن عبد العزیز کی مختصر سیرت

✪ اَمیر المومنین حضرت عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 61 یا 63 ہجری میں مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ✪ مدینے شریف میں ہی علم و عمل کی منزلیں طے کیں۔ ✪ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نہ صرف خود زبردست عالمِ دین تھے، بلکہ علم و علما کے قدردان بھی تھے۔ ✪ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے: اگر تم سے ہو سکے تو عالم بنو یہ نہ ہو سکے تو طالبِ علم بنو، یہ بھی نہ ہو سکے تو علما سے محبت رکھو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم ان سے بُغض (دشمنی) نہ رکھو۔ ✪ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 25 سال کی عمر میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف کے گورنر بنے۔ ✪ اور خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کی وفات کے بعد 36 سال کی عمر میں جمعہ کے دن مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔ ✪ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس شان سے منصبِ خلافت کو نبھایا کہ آپ کو ثانیٔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہا جاتا ہے۔ ✪ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا زمانۂ خلافت ڈھائی سال ہے۔ ✪ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 25 رجب 101 ہجری بدھ کے دن تقریباً 39 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ✪ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مزار ملکِ شام میں ہے۔[1] اللہ پاک ان پر رحمت فرمائے اور ان کے

1 . . . حضرت عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ماخوذاً

صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ والے واقعہ سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ غریب گھر کی نیک سیرت اور خوفِ خُدا رکھنے والی لڑکی کو وقت کے خلیفہ نے اپنے گھر کی بہو بنانے کو ترجیح دی، حضرت عمر نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ لڑکی مالدار خاندان سے ہے یا نہیں، بلکہ یہ دیکھا کہ لڑکی خوفِ خُدا والی ہے، نیک سیرت ہے، تقویٰ و پرہیز گاری کی پیکر ہے تو اپنے بیٹے کا نکاح اس سے کروا دیا۔

ہمارے بُزرگانِ دین نہ صرف اپنے بچوں کے لیے نیک رشتے تلاش کرتے، بلکہ دوسروں کو بھی خوفِ خُدا رکھنے والے نیک اور اچھے رشتوں کو ترجیح دینے کی ترغیب دلاتے تھے، چنانچہ

بیٹی کی شادی کہاں کروں؟

مشہور تابعی بُزرگ، حضرت حَسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی: میری ایک ہی بیٹی ہے جس سے میں بہت محبت کرتا ہوں، اس کے کئی رشتے آئے ہیں، آپ مجھے کس سے شادی طے کرنے کا مشورہ دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس کی ایسے شخص سے شادی کرو جو "خوفِ خُدا" والا ہو، کیونکہ اگر ایسا شخص تمہاری بیٹی سے محبت کرے گا تو اسے عزت دے گا اور اگر نفرت بھی کرے گا تو (خوفِ خدا کی وجہ سے) ظلم نہیں کرے گا۔[1]

1 - - - شرح السنۃ، کتاب النکاح، باب اختیار الدین، ۵/۹، حدیث: ۲۲۳۴

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ اپنی اولاد کے لئے نیک سیرت رشتے تلاش کریں، کیونکہ بچوں کی شادی کے لئے سب سے پہلا مرحلہ رشتہ تلاش کرنے کا ہوتا ہے، لٰہذا جب بھی اپنے بچوں کی شادی کریں تو ان کے لئے دیندار، نیک نمازی اور خوفِ خدا رکھنے والا رشتہ تلاش کریں۔ کیونکہ نیک سیرت ماؤں کی برکت یہ ہوتی ہے کہ ان کی اولاد متقی و پرہیز گار بنتی ہے۔ انہیں انعام و اکرامات سے نوازا جاتا ہے۔ ان کی اولاد کی بہترین پرورش ہوتی ہے۔ بلکہ ایسے کئی واقعات ہیں کہ ماؤں کے نیک ہونے کی وجہ سے ان کے بچے نیک بلکہ بعض تو ماں کے پیٹ سے ہی حافظِ قرآن پیدا ہوئے، جیسا کہ

ہمارے غوثِ پاک حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ پیدا ہوتے ہی 18 پاروں کے حافظ تھے۔ مشہور ولیُ اللہ حضرت خواجہ بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ 15 پاروں کے حافظ تھے۔ ایسے اور بھی بہت سے واقعات ہیں کہ ماں کے پیٹ میں ہوتے ہوئے بچے قرآنِ پاک کے پارے حفظ کر لیا کرتے تھے، کیونکہ ان کی مائیں ان کے پیٹ میں ہوتے ہوئے قرآن پڑھا کرتیں تھیں۔

پہلے کی مائیں آج کی طرح بے حیائی نہیں کرتی تھیں۔ پہلے کی مائیں ٹی وی پر فلمیں ڈرامے نہیں دیکھتی تھیں، پہلے کی مائیں برائی اور بے حیائی کے کام نہیں کرتی تھیں، پہلے کی مائیں بے پردہ نہیں گھومتی تھیں، بلکہ اپنی اولاد کی پرورش میں ان کا خاص کردار ہوتا تھا اور جب ایسی اولاد دنیا میں آتی تو وہ اچھے کارنامے سر انجام دیتی تھی۔ ان کی ماؤں کی پرہیز گاری، ان کی ماؤں کا تقویٰ، ان کی ماؤں کا خوفِ خُدا، ان کی ماؤں کی حیا ان

کی اولاد کی رگ وپے میں داخل ہوجایا کرتی تھی، جس کی وجہ سے وہ شرم وحیا کی پیکر اور خوفِ خدا والی بنتی تھی۔ اللہ کریم ہمیں بھی ان عورتوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نِکاح کے مقدّس رشتے کی بدولت صرف دولہا دُلہن ہی ایک دوسرے سے وابستہ نہیں ہوتے، بلکہ دو خاندان بھی آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ نکاح ایسا رشتہ ہے جس سے نیا خاندان بنتا ہے، نکاح سے ایک نیا گھر آباد ہوتا ہے، نکاح کے ذریعے نسل آگے بڑھتی ہے، شادی کے لئے رشتہ دیکھنا، پَرکھنا پھر اس رشتے کو منظور یا نامنظور کرنا بہت اہم فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کے اَثْرات (Effects) کئی زندگیوں پر پڑتے ہیں۔ دینِ اسلام نے رشتہ تلاش کرنے کے حوالے سے بھی ہماری بہترین راہنمائی کی ہے، یہی وجہ تھی کہ اللہ والے اپنی آنے والی نسلوں کو نیک بنانے کے لئے اپنے بچوں کی شادی کے حوالے سے بڑی احتیاط فرماتے، اپنے بچوں کے لئے سلجھے ہوئے، نیک، متقی اور عبادت وریاضت کے پیکر لڑکے لڑکیاں تلاش کرتے تھے، اپنی اولاد کے لئے دیندار رشتوں کو ترجیح دیا کرتے تھے، آیئے! ایک واقعہ سنتی ہیں:

تلاشِ رشتہ

حضرت شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زہد وتقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیاوی مشاغل سے بہت دور ہوچکے تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین وجمیل اور نیک وپرہیز گار تھیں۔ ایک دن اس

صاحبزادی کے لئے بادشاہِ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔ اس لئے آپ نے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کے لئے تین روز کی مہلت دیں۔ اس دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد مسجد گھوم کر کسی نیک نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت و پرہیز گاری کا نور چمک رہا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ حضرت شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآنِ مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوبصورت پاکباز اور نیک ہے۔ اس نے کہا: میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ایسی نیک لڑکی کا رشتہ کون کریگا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں کرتا ہوں، یہ دراہم لو اور ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ۔

نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی بیٹی کا نکاح اس نیک نوجوان کے ساتھ کر دیا۔ بیٹی جب رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صُراحی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔ پوچھا: یہ روٹی کیسی ہے؟ شوہر نے جواب دیا: یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے افطار کے لئے رکھ لی تھی۔ یہ سن کر کہنے لگیں کہ مجھے میرے گھر چھوڑ آیئے۔ نوجوان نے کہا: مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی بیٹی مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ لڑکی نے کہا: میں آپ کی غریبی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کہ مجھے آپ کا توکل کمزور نظر آرہا ہے، مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ

انہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت، عفیف اور نیک کیسے کہا جب کہ آپ کا ربِّ کریم پر بھروسے کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں۔ یہ باتیں سن کر نوجوان بہت متاثر ہوا اور ندامت کا اظہار کیا۔ لڑکی نے پھر کہا: میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی، جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کر کے رکھی ہو، اب یہاں میں رہوں گی یا یہ روٹی۔ یہ سن کر نوجوان فوراً باہر نکلا اور اس روٹی کو راہِ خدا میں خیرات کر دیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے ان والدین کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ جب ان کے سامنے کسی نیک و پرہیزگار لڑکے یا لڑکی کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کر دیتے ہیں کہ ☆وہ سنتوں کے عامل ہیں، ☆نمازی ہیں، ☆دیندار ہیں ☆لڑکے کے چہرے پر داڑھی ہے، ☆فلاں زبان وثقافت سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمیں تو ماڈرن لڑکے لڑکیوں کا رشتہ چاہئے، ہمیں تو دنیادار رشتہ چاہئے، ہمیں تو مال و دولت والے گھر کا رشتہ چاہئے، بلکہ بعض خاندانوں کی طرف سے تو ڈیمانڈ ہوتی ہے، لڑکا فیشن کرنے والا ہو، کلین شیو ہو، لڑکی پردہ نہ کرتی ہو، لڑکی فیشن ایبل ہو، شرماتی نہ ہو، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو بھلے قرآن نہ آتا ہو، مزید کس کس طرح رشتوں کی تلاش کی میں خواہشات کی جاتی ہے، آیئے! اس حوالے سے مُحرم الحرام 1439 کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے کچھ باتیں سنتی ہیں: چنانچہ

رشتے مشکل کیوں؟

ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں ہے کہ فی زمانہ رشتہ تلاش کرنے میں کئی غَلَط انداز اختیار

---

1 ... روض الریاحین، الحکایة الثانیه والتسعون بعد المائة، ص ۱۹۲

کئے جاتے ہیں، عام طور پر لڑکے والوں کی تمنا یہ ہوتی ہے: (1) ''آنے والی'' امیر باپ کی بیٹی ہو۔ (2) ماں باپ کی اِکلوتی ہو تو کیا ہی بات ہے۔ (3) لڑکی کے بھائی اعلیٰ سرکاری عُہدوں پر فائز ہوں۔ (4) اور اگر کئی بھائیوں کی ایک ہی بہن ہو تو سونے پہ سہاگا، کیونکہ اس سے تحائف ملنے کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں۔ (5) بہو خوب جہیز لے کر آئے۔ (6) بیٹے کو سَلامی میں موٹر سائیکل یا گاڑی ملے۔ (7) کوئی پلاٹ یا مکان بھی مل جائے۔ (8) بہو کا والد اپنے داماد کو کوئی کاروبار ہی شروع کروادے۔ (9) لڑکی کسی اچھی جگہ نوکری (Job) کرتی ہو وغیرہ۔

غور کیا جائے تو ان سب میں للچائی ہوئی نظروں سے دوسروں کے مال کو دیکھنا ہے، شریعت میں جہاں اس کی مَذمّت بیان کی گئی ہے، وہیں لوگوں کے مال سے بے رغبتی کو ہر دل عزیز بننے کا نسخہ بتایا گیا ہے، چنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دُنیا سے بے رَغبت ہو جاؤ، اللہ کے محبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ (مال واَسبابِ دُنیا) ہے اُس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ بھی تمہیں محبوب بنالیں گے۔ [1]

اسی طرح لڑکی والوں کی عموماً یہ خواہش ہوتی ہے: (1) لڑکا اسمارٹ (Smart) اور فیشن ایبل (Fashionable) ہو۔ (2) باپ کی جائیداد و کاروبار کا اِکلوتا وارث ہو۔ (3) نندیں نہ ہوں۔ (4) اگر ہوں تو ''اپنے گھر کی ہو چکی ہوں'' تاکہ ہماری بیٹی سسرال میں راج کرے۔ (5) لڑکا نوٹوں میں کھیلتا ہو (اگرچہ حرام سے کمائے گئے ہوں)۔ (6) تنخواہ

---

1 - - - الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی الزھد ... الخ ۴/۴۷، حدیث: ۴۹۱۸

معقول بھی ہو تو نظر اس پر ہوتی ہے کہ "اُوپر کی کمائی" کتنی بنالیتا ہے۔ (7) لڑکا بیرونِ ملک ہو تو گھر بھر کی چاندی ہو جائے گی وغیرہ۔

اپنے بچوں کی شادی دیندار گھر میں کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اس طرح کی سوچ اپنے دلوں سے نکال کر اپنے بچوں کی شادی دیندار خاندان میں کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ دینِ اسلام میں ہمارے لئے کامیابی ہی کامیابی ہے، اگر ہم دینِ اسلام کے ضابطوں اور اصولوں پر زندگی بسر کریں اور سیرتِ رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق زندگی گزاریں اور اپنے بچوں کی شادی کریں تو ہمیں کسی بھی مقام پر مشکل پیش نہیں آئے گی، بلکہ ہماری اور بچوں کی زندگیاں بڑی سہل، آسان اور کامیاب ہو جائیں گی۔ آیئے! اس بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں: چنانچہ

ارشاد فرمایا: عورت سے شادی کرنے میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ دولت مندی، خاندانی شرافت، خوبصورتی، دینداری۔ لیکن تم دینداری کو ان سب چیزوں پر مُقدَّم سمجھو۔[1]

ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس ایسے لڑکے کا رشتہ آئے جس کی دین داری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اُس سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کرو، اگر ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فساد برپا ہو جائیں گے۔[2]

---

1 ... بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، ۳/۴۲۹، حدیث ۵۰۹۰

2 ... ترمذی، کتاب النکاح، باب اذا جاءکم من ترضون ... الخ، ۲/۳۴۴، حدیث: ۱۰۸۶

حکیمُ الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لڑکی کے لیے دیندار، عادات واطوار کا دُرُست لڑکا مل جائے تو محض مال کی ہَوَس میں اور لکھ پتی کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو، اگر مالدار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح نہ کیے گئے تو اِدھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور اُدھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے بدکاری پھیلے گی اور لڑکی والوں کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا، نتیجہ یہ ہوگا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے، قتل وغارت ہوں گے، جس کا آج کل ظُہور ہو رہا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

منگنی کرنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رشتہ طے ہو جانے کے بعد منگنی کا موقع آتا ہے، منگنی اسلامی تعلیمات کے مطابق کرنا جائز ہے مگر افسوس! فی زمانہ منگنی میں خرافات (غلط باتیں) پائی جاتی ہیں، آیئے! منگنی میں ہونے والی چند غلط باتیں اور ان سے کس طرح بچا جا سکتا ہے اس حوالے سے کچھ باتیں سنتی ہیں، یاد رکھئے! منگنی یہ نکاح کا وعدہ ہے یعنی لڑکے اور لڑکی کے والدین ایک دوسرے سے اپنے بچّوں کی شادی کا جو مُعاہَدہ کرتے ہیں مثلاً لڑکے کے والدین کہتے ہیں کہ آج سے آپ کی بیٹی ہماری ہوئی یا لڑکی کے والدین کہتے ہیں کہ آج سے آپ کا بیٹا ہمارا ہوا وغیرہ تو یہ جو وعدۂ نکاح یا بات پکّی کرنا ہے یہی در حقیقت منگنی ہے اور یوں کہنے میں دینِ اسلام میں کوئی حرج نہیں اور یہ بالکل جائز ہے، حکیمُ الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منگنی دراصل

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۵/۸ ملتقطا

نکاح کا وعدہ ہے اگر یہ نہ ہو جب بھی کوئی حرج نہیں۔[1]

منگنی کی بے ہودہ رسمیں

مگر افسوس! فی زمانہ کم علمی اور دینِ اسلام سے دوری کی وجہ سے منگنی کا جو انداز ہمارے مُعاشَرے میں رائج ہے وہ اپنے دامن میں ایک دو نہیں، بلکہ درجنوں خِلافِ غیرت و خِلافِ شریعت کاموں کو لئے ہوئے ہے۔ منگنی کی باقاعدہ تقریب رکھی جاتی ہے، جس میں لڑکا لڑکی اور اُن کے والدین اپنے عزیز واَقارب، دوست اَحباب اور محلّہ داروں کو دعوت دیتے ہیں، منگنی والے دن جب یہ سب پِنڈال (یعنی شامیانے یا شادی ہال وغیرہ) میں جمع ہوتے ہیں، تو لڑکا **"نصف دُولھا بن کر"** اپنے قریبی دوستوں اور رشتے داروں کے ساتھ مَنْچ (Stage) پر آکر کرسی پر بیٹھتا ہے، اسی طرح لڑکی بھی مکمل سَج دَھج کے ساتھ **"نصف دُلہن بن کر"** اپنی سہیلیوں اور بہنوں کے ہمراہ مَنْچ (Stage) پر آکر اپنے ہونے والے شوہر کے برابر میں بیٹھتی ہے اور پھر ایک طوفانِ بدتمیزی برپا ہو جاتا ہے، غیرت و حیا کو بالائے طاق رکھ کر بہت سے غیر شَرعی کاموں کا اِرتکاب کیا جاتا ہے اور دُکھ کی بات یہ بھی ہے کہ بہت سے لوگوں کی ان کاموں کے غیر شَرعی ہونے کی طرف یا تو توجّہ ہی نہیں ہوتی یا پھر وہ بے پروائی کا مُظاہَرہ کرتے ہیں، اس موقع پر پردے کا کوئی اِہتِمام ہی نہیں کیا جاتا، مُووی بنانے والا غیر مرد صرف مَردوں ہی کی نہیں عورتوں اور لڑکیوں کی بھی مُووی بناتا ہے، بلکہ نوجوان لڑکیاں انتہائی اِہتِمام کے ساتھ وہاں موجود بہت سے غیر مَردوں کے سامنے ننگے سر مختلف زاویوں سے مُووی

---

[1] ...اسلامی زندگی، ص ۳۹

بنواتی ہیں، نَفسانی خواہشات کو اُبھارنے اور بھڑکانے والے بے ہودہ اشعار پر مشتمل عشقیہ و فِسقیہ گانے بلند آواز میں چلائے جاتے ہیں، پھر ان خُرافات کا آغاز ہوتا ہے جسے ''رَسم'' کا نام دیا جاتا ہے۔ خواتین و مرد حضرات لڑکے اور لڑکی کو اپنے ہاتھ سے مِٹھائی کھلاتے ہیں اور اِس دوران بھی جو بے تکلّفی برتی جاتی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، بالآخر اس رَسم کا انتہائی بد ترین موڑ آتا ہے اور وہ یہ کہ لڑکا اپنی منگیتر کا ہاتھ تھام کر اس کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے سامنے اُسے سونے کی انگوٹھی پہناتا ہے یونہی لڑکی بھی سونے کی انگوٹھی جو کہ مرد کیلئے حرام ہے۔[1] منگیتر کو اپنے ہاتھ سے پہناتی ہے جسے بالکل معیوب نہیں سمجھا جاتا، الامان والحفیظ۔

شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں　　　شکرِ کرم ترسِ جزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

نامحرم کو چھونے کا وبال

یاد رکھئے! حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کیلئے حلال نہیں۔[2]

مفتیِ اعظم پاکستان، مفتی وقارُ الدین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور غیر مَحرم ہیں، دونوں کو ایک دوسرے کے جسم کو چھونا ناجائز ہے، لہٰذا لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو خود انگوٹھی نہیں پہنا سکتے۔[3] لہٰذا

1 . . . بہارِ شریعت، ۳/۴۲۶، حصہ ۱۶، ماخوذا

2 . . . معجم کبیر، ۲۰/۲۱۲، حدیث: ۴۸۷

3 . . . وقار الفتاوٰی، ۳/۱۳۴

ہمیں چاہئے کہ منگنی کی رسم ہو یا کوئی اور ایونٹ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم اور نکاح

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رشتے کی تلاش اور منگنی کے بعد اب نکاح و رخصتی کا موقع آتا ہے، نکاح نہ صرف نیک عمل بلکہ سُنَّتِ مُبارکہ ہے، قرآنِ کریم میں بھی ربِّ کریم نے نکاح کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے: چنانچہ

پارہ 4 سورۃُ النسا آیت نمبر 3 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (پ۴، النساء:۳)

ترجَمۂ کنزالعرفان: تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں

اسی طرح کئی احادیثِ مبارکہ میں بھی نکاح کی نہ صرف ترغیب ہے بلکہ اس کے بے شمار فضائل و برکات بھی موجود ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے نکاح کی ترغیب و فضائل پر 5 فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں: چنانچہ

نکاح کے فضائل

ارشاد فرمایا: نکاح کرکے اَولاد کی کثرت کرو کہ میں قیامت کے دن تمہارے سبب دوسری اُمّتوں پر فخر کروں گا۔[1]

ارشاد فرمایا: تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھے وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ نکاح، نگاہ کو جُھکانے والا اور شرم گاہ کا محافظ ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ

---

1 ... مصنف عبدالرزاق، کتاب النکاح، باب وجوب النکاح وفضلہ، ۶/۱۳۸، حدیث: ۱۰۴۳۲

روزے رکھے کہ روزے اس کیلئے ڈھال ہیں۔[1]

ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا بے شک اس نے اپنا آدھا دین بچا لیا اب باقی آدھے میں اللہ کریم سے ڈرے۔[2]

ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نکاح کر لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس! ابنِ آدم نے مجھ سے دو تہائی دین بچا لیا۔[3]

ارشاد فرمایا: شادی شُدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شُدہ شخص کی بیاسی 82 رکعتوں سے بہتر ہیں۔[4]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ نکاح کے کس قدر کثیر فوائد ہیں۔ قرآن و حدیث میں اس کی کتنی تاکید ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ جب بچے شادی کے قابل ہو جائیں ان کی شادی اسلامی اصولوں کے مطابق کر دیں، اپنے بچوں کا نکاح کرنے کے لئے ہمیں دوجہاں کے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اور مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نکاح کو سامنے رکھنا چاہئے، آیئے! سیّدۂ کائنات اور حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نکاح اور ولیمے کا واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

1...نسائی، کتاب النکاح، باب الحث علی النکاح، ص ٥٢٢، حدیث: ٣٢٠٦

2...معجم اوسط، ٥/٣٧٢، حدیث: ٧٦٤٧

3...کنز العمال، کتاب النکاح، جزء: ١٦، ٨/١١٨، حدیث: ٤٤٤٤٧

4...الاحادیث المختارہ، مسند انس بن مالک، ٦/١١٠، حدیث: ٢١٠١

مولا علی اور خاتونِ جنت کا نکاح

حضرت علّامہ عَبدُ المصطفٰے اعظمی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ فرماتے ہیں: 2 ہجری میں حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللهُ عَنْہا کی شادی خانہ آبادی حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ کے ساتھ ہوئی۔ یہ شادی انتہائی وَقار اور سادگی کے ساتھ ہوئی۔ آقا کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ انس رَضِیَ اللهُ عَنْہُ کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابو بکر صِدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت عبدُ الرحمن بن عوف رَضِیَ اللهُ عَنْہُم اور دوسرے چند مہاجرین و انصار رَضِیَ اللهُ عَنْہُم کو بلا کر لائیں۔ جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْہُم جمع ہو گئے تو نبیِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُطبہ پڑھا اور نکاح پڑھا دیا۔ (1)

ولیمے کے بارے میں علّامہ شُعیب حرِیفیش رَحمَۃُ اللهِ عَلَیہ فرماتے ہیں: سرکار صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللهُ عَنْہا کے پاس رکھے ہوئے دَراہم میں سے دس دِرہم حضرت علی رَضِیَ اللهُ عَنْہُ کو دیئے اور ارشاد فرمایا: ان سے کھجور، گھی اور پنیر خرید لو۔ آپ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں یہ چیزیں خرید کر آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کا ایک دستر خوان منگوایا اور آستینیں چڑھا کر کھجوروں کو گھی میں مَسَلنے لگے اور پھر پنیر کے ساتھ اس طرح ملایا کہ وہ حلوہ بن گیا، پھر ارشاد فرمایا: اے علی! جسے چاہو بلا لاؤ۔ میں مسجد گیا اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے کہا: رسولُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کریں۔ سب لوگ اُٹھ کر چل دیئے۔ جب میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی: لوگ بہت

---

1 . . . سیرتِ مصطفٰے، ص۲۴۸

زیادہ ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کے دستر خوان کو ایک رومال سے ڈھانپ دیا اور ارشاد فرمایا: دس دس افراد کو داخل کرتے جاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کھا کر جاتے رہے، لیکن کھانے میں بالکل کمی نہ ہوئی، یہاں تک کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت سے سات سو افراد نے وہ حلوہ کھایا۔ [1]

واسطے جن کے بنے دونوں جہاں اُن کے گھر تھیں سیدھی سادھی شادیاں

اس جہیزِ پاک پہ لاکھوں سلام صاحبِ لولاک پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاطمۃ الزہرا کے نکاح کو نمونہ بناؤ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً شادیاں تو بہت ہوئی ہیں، ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی، لیکن ایسی سادہ مگر عظیمُ الشّان شادی صرف محبوبینِ خُدا اور مُقرّبینِ مصطفٰے کا حصّہ ہے، نام و نمود اور تکلف کا نام تک نہیں، لیکن رشک ہر مسلمان کو آتا ہے، دُھوم دھام کا کوئی اتا پتا نہیں لیکن چرچا آج بھی ہو رہا ہے۔ ناموری کا کوئی ارادہ نہیں لیکن ڈنکے بج رہے ہیں۔ یہ بات نہیں کہ یہ شادی دھوم دھام سے نہیں ہو سکتی تھی، بلکہ اگر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات خود بھی نہیں بلکہ صرف اپنے غلاموں کو ہی اِشارہ کر دیتے تو اس کی مِثل و ہمسری کرنا کسی کے بس کی بات نہ رہتی۔ لیکن والیِ اُمّت، محبوبِ ربُّ العزّت نے سادگی کو سنّت بنایا، تاکہ اُمّت پریشانی اور قرضوں کے بوجھ تلے نہ دبے۔ اسی جانب مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ توجُّہ دلاتے ہوئے

1 . . . حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۵۴۰ بتغیر قلیل

ارشاد فرماتے ہیں:

سب سے بہتر تو یہ ہوگا کہ اپنی اولاد کے نکاح کیلئے حضرتِ خاتونِ جنّت شاہزادیٔ اسلام فاطمۃ الزہرا کے نکاحِ پاک کو نمونہ بناؤ۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نکاح نہ صرف سنّت ہے بلکہ انسان کے فطری تقاضوں کی تکمیل کیلئے اسلام کی عطاکردہ عظیم نعمت بھی ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ نکاح کا اسلامی انداز اختیار کریں اور شادی بیاہ کے تمام تر معاملات کو عین اسلامی تعلیمات کے مطابق کریں، شادیوں میں آتش بازی، عورتوں کے گانے، میراثی کے گیت، ناچ ڈانس، بے پردگی کرنے، گانے باجے بجانے، ڈھول ڈھمکّا کرنے، ویڈیو بنانے جیسے کاموں سے بچیں، کیونکہ گانے باجے بجانا اور ناچ ڈانس کرنا تو ویسے ہی حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں، آیئے! عبرت کے لئے ایک دردناک واقعہ سنیں اور توبہ کرلیں، چنانچہ

قبرستان سے خوفناک آواز

حضرت سعید بن ہاشم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: ہمارے جاننے والوں میں ایک شادی کی تقریب تھی ان کا گھر قبرستان کے بالکل قریب ہی تھا تو جب شادی کی تقریب ہوئی تو اس کے باپ اور خاندان والوں نے ایک مجلس لہو ولعب کا اہتمام کیا (جس کو آج کی ماڈرن اصطلاح میں فنکشن کہتے ہیں) اور اس میں خوب طبلے بجائے اور رقص کیا، اچانک قبرستان سے ایک آواز گونجتی ہے اور وہ آواز ایک عربی شعر پر مشتمل تھی جس کا ترجمہ

1 . . . اسلامی زندگی، ص ۵۴

یہ ہے: اے ناپائیدار کھیل کود کی لذتوں میں مشغول ہونے والو! اے رقص و سرور کی لذتوں میں مگن رہنے والو! اے موسیقی اور میوزک کے لطف و سرور میں گم ہو جانے والو! موت تمام تر کھیل کود کو ختم کردے گی، تمہاری رقص و سرور کی محفل کو ختم کر دے گی، بہت سے ایسے لوگ جو اپنی لذتوں میں مصروف ہوتے ہیں موت ایک ہی وار میں ان کو اپنے اہل وعیال سے الگ کر دیتی ہے۔ یہ خوفناک آواز سن کر سب کانپ گئے اور دولہا بھی بہت ڈر گیا۔ حضرت سعید بن ہاشم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: خُدا کی قسم: چند دنوں کے بعد ہی اس نوجوان دُلہے کا انتقال ہو گیا۔[1]

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ میں ہمارے لئے عبرت ہی عبرت ہے، یقیناً اس نوجوان کے دل میں بھی یہی ہو گا ابھی میں جوان ہوں، ابھی کافی عمر پڑی ہے۔ خوب جوانی کو انجوائے کروں گا، ابھی شادی ہو رہی ہے اپنی ان خوشی کے ایام سے خوب لذت اٹھاؤں گا، اپنی ساری خواہشات کو پورا کروں گا، رشتہ داروں اور دوستوں کی دعوتیں کھاؤں گا، لیکن آہ! موت کی آندھی آئی، مذاق مسخریوں، گانوں کی دُھنوں، چُٹکلوں اور قہقہوں پر خوش ہونے والوں کی ساری خوشیاں لے کر اُڑ

---

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الھواتف، ۲/ ۴۵۹، حدیث: ۴۸

گئی۔ دُولہے میاں موت کے گھاٹ اتر گئے اور خُوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کَدہ بن گیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جو دنیا میں ہنس ہنس کر گناہ کرتی ہے وہ روتی ہوئی جہنم میں داخل ہو گی، چنانچہ

روتے ہوئے جہنم

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے منقول ہے: جو ہنس ہنس کر گُناہ کرے وہ روتا ہوا جہنّم میں داخل ہو۔[1]

اے کاش! ہم غلامانِ صحابہ و اَہلِ بیت بھی اللہ والوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے یہاں ہونے والی شادیاں آسان بنائیں۔ ☆شادی میں ہونے والی ناجائز اور خلافِ شرع رسموں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ ☆شادی کی دعوت ہو یا کوئی اور ایونٹ ہر ایک میں بے پردگی اور بے حیائی کو روکنے کی کوشش کریں۔ ☆شادی میں گانے باجے بجانے اور دوسری خرافات سے بچیں۔ ☆شادی میں جہیز کا مطالبہ نہ کریں۔ ☆اگر جہیز لیں بھی تو کم اور سنّت کے مطابق لیں۔ ☆ولیمہ کی دعوت بھی سادگی سے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کریں۔ کیونکہ جس نکاح میں خرچ کم ہوتا ہے وہ برکت والا ہوتا ہے، چنانچہ

برکت والا نکاح

رسولِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بڑی برکت والا نکاح

---

1 . . . مکاشفۃ القلوب، الباب السادس و الثمانون فی الضحک . . . الخ، ص ۲۷۵

وہ ہے، جس میں بوجھ کم ہو۔[1]

حکیمُ الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ مُبارکہ کی شرح میں فرماتے ہیں: جس نکاح میں فریقین (دونوں جانب) کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے شرط سخت نہ ہو، اللہ کریم کے تَوَکُّل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے، ایسی شادی، خانہ آبادی بن جاتی ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہمارے لئے کسی نعمت سے کم نہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ باکرامت ولی ہونے کے ساتھ ساتھ علمی، عَمَلی، ظاہری اور باطنی طور پر احکاماتِ اِلٰہیہ کی بجا آوری اور سُنَنِ نبویہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی روشن مثال ہیں۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جس طرح اپنے بیانات، تحریرات، ملفوظات اور مکتوبات کے ذریعے دیگر لوگوں کو نیک اعمال کی تلقین اور دینی تعلیمات پر عمل کی ترغیب دلاتے ہیں، یونہی اپنے اہلِ خانہ کو بھی اَعمال و اَحوال کی دُرُستی کی تنبیہ فرماتے رہتے ہیں۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی اکلوتی بیٹی اور اپنے شہزادوں کی شادی کے تمام لمحات و معاملات شریعت کے عین مطابق کرنے پر توجّہ دی۔ جس کے نتیجے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

1... مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ۹/۳۶۵، حدیث: ۲۴۵۸۳

2... مرآۃ المناجیح، ۵/۱۱

یہ شادیاں ہر طرح کی فضول و ناجائز رَسْموں سے پاک ،اسلامی تعلیمات کے مطابق انتہائی سادَگی کا مظہر اور دورِ حاضر کی مِثالی شادیاں قرار پائیں۔

بنتِ عطّار کا جہیز

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مدنی مذاکرے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: میں نے پوری کوشش کی کہ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو جو عنایت فرمایا، اس کی پیروی کی جائے ،مثلاً مشکیزہ، گیہوں پیسنے والی ہاتھ کی چکّی، نُقرَئی کنگن پیش کئے۔ اسی طرح کی دیگر چیزیں کتابوں سے دیکھ کر جو جو میسّر آیا (مثلاً) چٹائی، مِٹّی کے برتن اور کھجور کی چھال بھرا چمڑے کا تکیہ وغیرہ جہیز میں پیش کرنے کی کوشش کی۔(1)

جانشینِ عطّار کا نکاح

اسی طرح اپنے بڑے بیٹے، الحاج مولانا ابو اُسید عبید عطاری مدنی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے نکاح کی تقریب بَرقی قمقموں سے جگمگاتے شادی ہال کے بجائے ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع میں 18 اکتوبر 2003 کو شبِ اتوار بڑی سادَگی کے ساتھ انجام پائی۔ تلاوت کے بعد پُرسوز نعتیں پڑھی گئیں، خُطبۂ نکاح پڑھ کر اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہی نے نکاح پڑھایا۔ جبکہ رُخصتی کی تقریب شوّالُ المکرّم ۱۴۲۶، بمطابق 2005 کی دسویں شب

---

1 . . . تذکرۂ امیرِ اہلسنّت، قسط: ۳، ص ۴۴

رکھی گئی۔[1]

پُرتکلّف جہیز لینے سے اِنکار

مولانا حاجی عُبَید رضا مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کی شادی میں جب لڑکی والوں نے پُر تکلّف جہیز دینا چاہا، تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُنہیں سادَگی اپنانے کی تلقین کی۔ دوسری طرف صاحبزادۂ عطّار مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی بھی پلنگ وغیرہ کی بجائے چٹائی قبول کرنے پر رِضامند ہوئے۔[2]

شادی آسان ہے مگر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بچوں کی شادی سے بَخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج کے اس پُرفتن دور میں بھی اگر مسلمان پکا تہیہ کرلیں تو شادی بیاہ کے معاملات اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ادا کرسکتے ہیں اگرچہ اب یہ کچھ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں اسلامی تعلیمات پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوجائیں، ہر بدھ کو ہونے والے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی نیت کریں اور ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے کو دیکھنے کی نیت کریں، اِنْ شَآءَ اللہ! اس کی برکت سے گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور دینی تعلیمات پر عمل کرنے کا ذہن بنے گا۔

---

1 . . . تذکرۂ امیر اہلسنّت، قسط: ۳، ص ۳۲ تا ۳۳ ملتقطا

2 . . . تذکرۂ امیر اہلسنّت، قسط: ۳، ص ۳۴

بیعت ہونے کے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے بیعت ہونے کے بارے میں چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں: ☆دنیا میں کسی نیک کو اپنا اِمام بنالیناچاہیے شَرِیْعَت میں تَقْلِید کرکے اور طریقت میں بَیْعَت کرکے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔[1] ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِد کامل سے مرید ہونا بھی ہے۔[2] ☆پیر اُمورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مرید اللہ پاک و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔[3] ☆حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔[4] ☆جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غیرِ فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس سے بیعت کیلئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔[5] ☆بذریعہ خط بیعت ہوسکتی ہے۔[6] ☆پیر کے افعال واقوال پر اعتراض

1... آداب مرشد کامل، ص ۱۳

2... آداب مرشد کامل، ص ۱۲

3... آداب مرشد کامل، ص ۱۳

4... فکر مدینہ، ص ۱۶۱

5... فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۸۴

6... فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۸۵

دنیاو آخرت کی برکتوں سے محرومی کا سبب ہے۔[1] ☆مرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزُرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِد کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہیے۔[2] ☆مرید کو ہر وقت محتاط اور بااَدَب رہنا چاہیے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دِین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہوسکے۔[3] حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۸۸

2... آداب مرشد کامل، ص۹۸

3... آداب مرشد کامل، ص۷۰

4... الرسالۃ القشیریۃ، باب الآدب، ص ۳۱۹

بیان: 7 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی الصلوۃ علی النبی ... الخ، ۲۵۳/۱۰، حدیث: ۱۷۲۹۸

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرور تاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شہوت پرست بادشاہ اور لالچی عورت پر قہرِ الٰہی

حضرت مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک بہت عبادت گزار شخص لکڑیاں بیچتا تھا، اس کی بیوی بنی اسرائیل کی عورتوں میں سب سے زیادہ حسین و جمیل تھی، دونوں میاں بیوی ہنسی خوشی زندگی گزار رہے تھے، جب اس ملک کے بادشاہ کو لکڑیاں بیچنے والے کی بیوی کے حُسن و جمال کی خبر ملی تو اس کے دل میں شیطانی خیال آیا اور اس نے پکا ارادہ کر لیا کہ میں کسی طرح اس عورت کو ضرور حاصل کروں گا، چنانچہ اس ظالم و شہوت پرست بادشاہ نے ایک بڑھیا کو اس لکڑیاں بیچنے والے کی بیوی کے پاس بھیجا تاکہ وہ اسے بہکائے اور لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ لکڑیاں بیچنے والے کو چھوڑ کر شاہی محل میں ملکہ بن کر زندگی گزارے۔

چنانچہ وہ مکار بڑھیا لکڑیاں بیچنے والے کی بیوی کے پاس گئی اور اس سے کہا: تُو کتنی عجیب عورت ہے کہ اتنے حسن و جمال کے باوجود ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے جو نہایت ہی مفلس اور غریب ہے جو تجھے آسائش و آرام فراہم نہیں کر سکتا، اگر تُو چاہے تو بادشاہ کی ملکہ بن سکتی ہے۔ بادشاہ نے پیغام بھیجا ہے کہ اگر تُو لکڑیاں بیچنے والے کو چھوڑ دے گی تو میں تجھے اس جھونپڑی سے نکال کر اپنے محل کی زینت بناؤں گا، تجھے ہیرے جواہرات سے آراستہ و پیراستہ کر دوں گا، تیرے لئے ریشم اور عمدہ کپڑوں کا لباس ہو گا، ہر وقت تیری خدمت کے لئے کنیزیں اور خُدّام ہاتھ باندھے کھڑے ہوں گے اور تجھے اعلیٰ درجے کے بستر اور تمام سہولتیں مل جائیں گی بس تُو اس غریب لکڑیاں بیچنے والے کو چھوڑ کر میرے پاس چلی آ۔

جب اس عورت نے یہ باتیں سنیں تو لالچ میں آگئی اور اس کی نظروں میں بلند و بالا محلات اور اس کی آسائشیں گھومنے لگیں۔ چنانچہ اس نے لکڑہارے سے بے توجہی اِختیار کرلی اور ہر وقت اس سے ناراض رہنے لگی، جب اس نیک شخص نے محسوس کیا کہ یہ مجھ سے بے توجہی اختیار کر رہی ہے تو اس نے پوچھا: اے اللہ پاک کی بندی! تم نے یہ رویہ کیوں اختیار کرلیا ہے؟ یہ سن کر اس لالچی عورت نے مزید سخت رویہ اختیار کرلیا، بالآخر لکڑیاں بیچنے والے اور اس کی حسین و جمیل بے وفا لالچی عورت کے درمیان ہمیشہ کے لئے جدائی ہوگئی، وہ خوشی خوشی بادشاہ کے پاس پہنچی۔

بادشاہ اسے دیکھ کر پھولا نہ سمایا، اس نے فوراً اس سے شادی کرلی، بڑی دھوم دھام سے جشن منایا گیا پھر جب بادشاہ اپنی نئی دلہن کے پاس حجرہ عروسی میں پہنچا اور

پردہ ہٹایا تو اچانک بادشاہ بھی اندھا ہوگیا اور وہ عورت بھی اندھی ہوگئی، نہ تو وہ عورت اس بادشاہ کو دیکھ سکی نہ ہی بادشاہ اس لالچی و بے وفا عورت کے حسن وجمال کا جلوہ دیکھ سکا۔ پھر بادشاہ نے اپنی دلہن کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ اسے چھو سکے لیکن اس کا ہاتھ خشک ہوگیا پھر اس عورت نے بادشاہ کو چھونا چاہا تو اس کے ہاتھ بھی خشک ہوگئے، جب انہوں نے ایک دوسرے سے بات کرنا چاہی تو دونوں ہی بہرے اور گونگے ہوگئے، اب وہ دونوں بہت پریشان ہوئے صبح جب خُدّام حاضرِ خدمت ہوئے، تو دیکھا کہ بادشاہ اور اس کی نئی ملکہ دونوں ہی گونگے، بہرے اور اندھے ہوچکے ہیں اور ان کے ہاتھ بھی بالکل بے کار ہوچکے ہیں۔

جب یہ خبر اس دور کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو پہنچی تو انہوں نے اللہ کریم کی بارگاہ میں ان دونوں کے بارے میں عرض کی تو بارگاہِ الٰہی سے ارشاد ہوا: میں ہرگز ان دونوں کو معاف نہیں کروں گا، کیا انہوں نے یہ گمان کرلیا کہ جو حرکت انہوں نے لکڑہارے کے ساتھ کی، میں اس سے بے خبر ہوں۔[1]

شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے | جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت

سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے | دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں: (1) پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ اسلامی بہن اگر یہ چاہتی ہے کہ اس کے اور اس

---

1 - - - عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ بعد المائۃ، حکایۃ عابد بنی اسرائیل... الخ، ص ۱۲۲

کے شوہر کے درمیان خوشگوار تعلقات برقرار رہیں تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کے خلاف بھڑکانے والیوں سے ہوشیار اور دور رہے، (2) دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کبھی بھی کسی شادی شدہ اسلامی بہن کو اس کے شوہر کی غربت یا کم آمدنی سے ڈرا کر اسے اس کے شوہر سے بدظن کرنے کی کوشش ہرگز نہیں کرنی چاہئے کیونکہ ☜ اس کے سبب میاں بیوی کا مُقدّس رشتہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجاتا ہے، ☜ دونوں کے درمیان دوریاں بڑھ جاتی ہیں، ☜ محبتیں ختم ہوجاتی ہیں، ☜ آپس کے تعلقات میں دراڑیں آجاتی ہیں، ☜ دو خاندانوں میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی ہوجاتی ہیں، ☜ گھر میدانِ جنگ بن جاتا ہے، ☜ غیبتوں، الزام تراشیوں، چغلیوں، عیب کھولنے وغیرہ کا بازار گرم ہوجاتا ہے، ☜ بالآخر نوبت ہمیشہ کی جدائی تک پہنچ جاتی ہے اور ان کے بچے بھی دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں شوہر کے خلاف بھڑکانے والوں کے لئے سخت وعیدیں بیان ہوئی ہیں، چنانچہ

وہ ہم میں سے نہیں!

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَۃً عَلٰی زَوْجِھَا اَوْعَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ یعنی جو عورت کو اس کے خاوند یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف اُبھارے وہ ہم سے نہیں۔[1]

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار

1 ۔۔۔ ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فیمن خبب...الخ، ۳۶۹/۲، حدیث: ۲۱۷۵

ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری اُمّت یا ہماری مِلّت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان دائرۂ اسلام سے باہر نہیں ہوتا۔[1] مفتی صاحب اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: خاوند بیوی میں فساد ڈالنے کی بہت صورتیں ہیں: عورت سے خاوند (شوہر) کی بُرائیاں بیان کرے، دوسرے مردوں کی خوبیاں ظاہر کرے کیونکہ عورت کا دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہوتا ہے یا ان میں اختلاف ڈالنے کے لئے جادو تعویذ گنڈے کرے سب حرام ہے، بہرحال دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو! توڑو نہ۔[2]

لالچ کے نقصانات

(3) تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ∴ **دنیاوی لالچ** بُری بلا ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** اِنسان کو اَندھا کر دیتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** عقل پر پَردہ ڈال دیتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** کی نَحوست کے سبب دِل سے خوفِ خُدا نکل جاتا ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** ربِّ کریم کی ناراضی کا سبب ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** کی وجہ سے اِنسان اَپنوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** کے سبب انسان دوسروں کے اِحسانات کو بُھلا دیتا ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** انسان کو ہلاکت کی وادیوں میں دھکیل دیتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** فتنوں کو جگاتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** اچّھے بُرے کی تمیز بُھلا دیتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** نعمتوں کے چِھن جانے کا سبب ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** اِنسان کو ظُلم پر اُبھارتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** حق دیکھنے اور

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶ / ۵۶۰ بتغیر قلیل

2 ... مرآۃ المناجیح، ۵ / ۱۰۱ ملتقطا

سمجھنے سے محروم کردیتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** بھلائی اور خیر خواہی کا جذبہ ختم کردیتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** اِنسان کو مَفاد پرستی سکھاتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** دُنیا کے اندر ہی ذِلّت و رُسوائی کا سبب بن جاتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** اِنسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی اور ∴ **دنیاوی لالچ** کا اَنجام اِنتہائی بَھیانک ہوتا ہے۔ اَلْغَرَض ∴ **دنیاوی لالچ** کی تباہ کاریاں اِس قَدر زِیادہ ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دنیاوی لالچ کی نحوست سے ہر دم بچتی رہیں کہ یہ لالچ ہی تو تھی جس کی نحوست نے ایک عورت کو اس کے نیک شوہر سے ہمیشہ کے لئے جدا کردیا، وہ دنیاوی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے، عیش و آرام سے زندگی گزارنے اور امیر وکبیر بننے کے لالچ میں ایسی مبتلا ہوئی کہ جیتے جی قہرِ الٰہی کا شکار ہوئی اور ذلت ورُسوائی اس کا مقدّر ٹھہری۔ اللہ کریم ہم سب کو لالچ کی تباہ کاریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حِرْص اور لالچ آپس میں مُتَرادِف یعنی دو ایسے الفاظ ہیں جن کا معنٰی ایک ہی ہے، لالچ اُردو زبان کا جبکہ حِرْص عَرَبی زبان کا لفظ ہے۔ حِرْص ولالچ کسی چیز کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اور یہ کسی بھی چیز کی ہوسکتی ہے، جیسا کہ

حِرْص کی تعریف

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: کسی چیز سے

جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حِرْص اور حِرْص رکھنے والے (انسان) کو حَرِیْص (Greedy) کہتے ہیں۔[1] جنّتی زیور صفحہ نمبر 111 پر لکھا ہے: لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت الغرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔[2]

قرآنِ کریم میں پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 128 میں حرص کا ذِکْر اِن اَلفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے:

وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ (پ۵، النسآء: ۱۲۸)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں۔

تفسیرِ خازِن میں اِس آیتِ مبارکہ کے تحت ہے: لالچ دل کا لازِمی حصہ ہے کیونکہ یہ اِسی طرح بنایا گیا ہے۔[3]

لالچ کی مختلف مثالیں

مگر آج ہم جس حِرْص و لالچ کے بارے میں سُنیں گی اِس سے مراد بُری لالچ ہے۔ لالچ ایک ایسا مرض ہے جس میں کئی اسلامی بہنیں مبتلا دکھائی دیتی ہیں، مثلاً ✿ بعض اسلامی بہنیں اپنے والد، بھائی یا شوہر کی جانب سے ملنے والی رقم کو اپنے اور اپنے بچوں پر ضرورت کے وقت بھی خرچ کرنے کے بجائے مسلسل جمع کرتی رہتی ہیں، ✿ جس پر لالچ کا بھوت سوار

1...مرآۃ المناجیح، ۷/۸۶ بتغیر

2... جنتی زیور، ص ۱۱۱ ملخصا

3... تفسیر خازن، پ ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ۱۲۸، ۱/۴۳۷

ہو جاتا ہے تو دن رات وہ طرح طرح کے منصوبے بناتی رہتی ہے، ☆گھر میں بہترین اقسام کے لباس، برقعے، عبایا، جوتے، پرس، چادریں، زیورات، میک اپ کا سامان، فینسی گاڑیاں، قیمتی سامان، پھل فروٹ الغرض دنیا بھر کی بہترین چیزیں دستیاب ہوتی ہیں جنہیں رکھنے کی جگہ بھی نہیں ہوتی مگر پھر بھی مزید لانے کے مطالبات ختم ہی نہیں ہوتے، ☆گھر میں بہترین قسم کا کھانا بنا ہوتا یا بنایا جاسکتا ہے مگر پھر بھی مہنگے ہوٹل کا کھانا کھانے کی ضد پکڑلی جاتی ہے، ☆ چٹخارے دار، لذیذ اور تلے ہوئے کھانوں اور میٹھے آئٹم سامنے آجائیں تو اس انداز میں اس پر ٹوٹ پڑتی ہیں جیسے زندگی کا پہلا یا آخری کھانا مل رہا ہو، ☆کچھ تو اتنا کھا، پی لیتی ہیں کہ پھر ان کا معدہ خراب ہو جاتا ہے، ☆عموماً شادی بیاہ کے موقع پر لالچ میں آکر بعض اسلامی بہنیں اپنی پلیٹوں میں اتنا زیادہ کھانا بھر لیتی ہیں کہ دوسری اسلامی بہنیں حیرت سے ان کا منہ تکتے ہی رہ جاتی ہیں، ☆بعض تو سب پلیٹوں میں سے تھوڑا تھوڑا سا کھا کر باقی چھوڑ دیتی ہیں جو بعد میں ضائع ہو جاتا ہے، ☆ بعض اسلامی بہنیں جب لنگر وغیرہ کھانے بیٹھتی ہیں تو ان کی نگاہیں مسلسل اچھی اچھی بوٹیوں اور نلیوں وغیرہ پر لگی رہتی ہیں، ☆یہ لالچ ہی ہے جو بعض کو راہِ خدا میں خرچ کرنے نہیں دیتا، ☆اسی طرح بہترین گھر، بنگلہ، پلاٹ یا گاڑی موجود ہے مگر پھر بھی دل میں خواہش رہتی ہے کہ دو ہو جائیں، دو ہیں تو چار اور چار ہیں تو آٹھ ہو جائیں، ☆لالچ میں آکر بعض خواتین بغیر ضرورت دوسری اسلامی بہنوں سے اُدھار مانگ کر جمع کرتی رہتی ہیں، ☆لالچی خواتین ذاتی فائدے کے لئے مالدار اسلامی بہنوں کی خوشامدیں کرتی اور ان سے تعلقات بڑھانے میں لگی رہتی ہیں، ☆بعض مالی لحاظ سے مضبوط ہونے کے باوجود بھی غریب و حق دار محارم رشتے داروں یا دیگر خواتین پر ایک روپیہ بھی خرچ

نہیں کرتیں، ☆ بالفرض کوئی امداد کی درخواست کردے تو دینے کی طاقت ہونے کے باوجود جھوٹ موٹ اپنی مجبوریوں کا رونا روتی ہیں، مثلاً ہم تو خود مقروض ہیں، حالات خراب ہیں، ابھی ہاتھ تنگ ہے، ہمیں تو خود پیسوں کی ضرورت ہے، بچوں کے ابو کا کاروبار ابھی ٹھپ پڑا ہے وغیرہ۔ ☆ لالچی خواتین جلد کسی کا قرض و اَمانت ادا نہیں کرتیں اور کسی پر آتا ہو تو اگرچہ ایک روپیہ ہی کیوں نہ ہو جلد لینے کے لئے سامنے والی کی عزت کی دھجیاں اُڑادیتی ہیں، ☆ بعض تو اس قدر بے خوف ہوتی ہیں کہ لالچ میں آکر اپنے ہی رشتے داروں کی جائیدادوں پر قبضہ کرلیتی ہیں۔ الغرض آج جسے دیکھو وہ کسی نہ کسی حوالے سے دنیاوی لالچ جیسی بُری بیماری کا شکار نظر آتی ہے۔

یاد رکھئے! دنیاوی لالچ ایسی بُری بلا ہے جس کی مَذمَّت رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے واضح انداز میں بیان فرمائی ہے۔ آیئے! 3 فرامینِ مصطفٰے سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

لالچ کی مذمّت پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفٰے

(1) ارشاد فرمایا: بہترین مؤمن قناعت پسند ہوتا ہے جبکہ بدترین مؤمن لالچی ہوتا ہے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: سخی کا کھانا دوا اور لالچی کا کھانا بیماری ہے۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: بندے کے دل میں لالچ اور ایمان کبھی اِکٹھے نہیں ہوسکتے۔[3]

---

1 . . . مسند الفردوس، ۱/۳۶۵، حدیث: ۲۷۰۷

2 . . . جامع صغیر، ۲/۳۲۵، حدیث: ۵۲۵۸

3 . . . نسائی، کتاب الجھاد، باب فضل من عمل فی . . . الخ، ص ۵۰۶، حدیث: ۳۱۱۲

نیکیوں کی حرص کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا! ● لالچی بدترین مومن ہوتا ہے، ● لالچی کا کھانا بیماری ہے، ● لالچ اور ایمان کسی کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔ توجب دنیاوی لالچ کی اس قدر تباہ کاریاں ہیں تو عقلمندی کا تقاضاہے کہ ہم دنیاوی حرص و لالچ سے بچیں اور ہمیشہ نیکیوں کی حرص کیا کریں کیونکہ ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم ہلاکت و بربادی سے بچ سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم شیطان کے دھوکے سے بچ سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم اپنا کافی سارا وقت بچاسکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم ثوابِ آخرت کا بڑا ذخیرہ جمع کرسکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم ربِّ کریم کی ناراضی سے بچ سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہمارے علم وعمل میں اضافہ ہوگا، نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم فضولیات سے بچ سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہماری زندگی چین وسکون سے گزرے گی، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہمارے اندر روحانیت پیدا ہوگی، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہمارے بگڑے کام بننے لگیں گے، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم اپنے نامۂ اعمال کو نیکیوں سے بھر سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہماری قبر و آخرت بہتر ہوسکتی ہے، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہمیں آخرت میں کسی قسم کی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم جنت میں داخل ہوں گی، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم فرمانِ رسول پر عمل کرنے والی بن سکتی ہیں۔ جی

ہاں! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کی تاکید فرمائی ہے، چنانچہ

صحیح مسلم شریف کی روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اُس چیز کی حرص کرو جو تمہیں فائدہ دے۔ اللہ پاک سے مدد طلب کرو اور عاجز نہ ہو جاؤ۔[1]

صحیح مسلم شریف کی حدیثوں کی وضاحت لکھنے والے بزرگ حضرت علامہ شرفُ الدِّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اللہ پاک کی عبادت میں خوب حِرْص کرو اور اس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ کریم سے مدد مانگو۔[2] جبکہ حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے! دنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حِرْص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دین کے کسی درجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ حریصِ مال برا مگر حریصِ اعمال اچھا (ہے)۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ مبارک اور اس کی وضاحت کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم ازواجِ مطہرات، صحابیات اور ولیات کی سیرت

1...مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ...الخ، ص۱۰۹۸ حدیث: ۶۷۷۴ ملتقطا

2...شرح مسلم للنووی، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ...الخ، ۱۶/۲۱۵، تحت الحدیث: ۶۷۷۴ ملخصا

3...مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۱۲

کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت ہمارے سامنے کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ ان کے اندر نیکیوں کی حرص کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، دن ہو یا رات، صبح ہو یا شام، بیماری ہو یا تندرستی، بڑھاپا ہو یا جوانی الغرض ان مقدس ہستیوں کی بس ایک ہی دُھن ہوتی تھی کہ بس کس طرح کوئی نیکی کرنے کا موقع مل جائے، کوئی علمی بات معلوم ہو جائے، قرآنِ کریم کی تلاوت میں مشغول رہیں، فرض کے علاوہ نفل روزے بھی رکھتی رہیں، شب بیداری کرتی رہیں، محتاجوں کی مدد میں لگی رہیں وغیرہ وغیرہ۔ آیئے! ہم بھی اپنے اندر نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کے لئے اللہ پاک کی ان نیک اور مقبول بندیوں کی نیکیوں کی حرص پر مشتمل چند ایمان افروز جھلکیاں سنتی ہیں، چنانچہ

(1) اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا

اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نماز کی فرضیت سے پہلے بھی نماز ادا فرماتی تھیں۔[1] آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنی ساری دولت حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کر دی اور اپنی تمام عمر حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت کرتے ہوئے گزاری۔[2] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سخاوت کا عالَم یہ تھا کہ ایک بار قحط سالی اور مویشیوں کے ہلاک ہونے کی وجہ سے حضرتِ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا تشریف لائیں تو آپ نے انہیں 40 بکریاں اور ایک اُونٹ تحفے میں پیش کیا۔[3]

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۸۳ مفہوما

2 ... سیرت مصطفٰی، ص۹۵

3 ... طبقات کبریٰ، ذکر من ارضع رسول اللہ... الخ ۱/ ۹۲ ملخصا، ماہنامہ فیضان مدینہ، جون ۲۰۱۷، ص ۴۰

(2) اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرائض و واجِبات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات بھی کرتی رہتیں۔ آپ کو عبادت سے بہت محبت تھی، ہر سال حج کرتیں۔[1] اور رمضان المبارک میں تراویح کا خاص اہتمام فرماتیں۔[2] حضرت قاسم بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بلاناغہ نمازِ تہجد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزہ دار رہا کرتی تھیں۔[3] اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا چاشت کی آٹھ رکعتیں ادا کرتیں، پھر فرماتیں: اگر میرے ماں باپ اُٹھا بھی دیئے جائیں تب بھی میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔[4] یعنی اگر اشراق کے وقت مجھے خبر ملے کہ میرے والدین زندہ ہو کر آگئے ہیں تو میں اُن کی ملاقات کے لئے یہ نفل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نفل پڑھوں پھر اُن کی قدم بوسی کروں۔[5]

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نمازِ چاشت مُستحَب ہے، کم از کم دو (2) اور زِیادہ سے زِیادہ چاشت کی بارہ (12) رکعتیں ہیں اور اَفضل بارہ (رکعات) ہیں۔[6] حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت

1... بخاری، کتاب جزاء الصید، باب حج النساء، ۱/۶۱۴، حدیث: ۱۸۶۱ مفهوما

2... موطا امام مالک، کتاب الصلوة فی رمضان، باب ماجاء فی قیام رمضان، ۱/۱۲۱، حدیث: ۲۶۰

3... (سیرتِ مصطفیٰ، ص۶۶۰)

4... موطا امام مالک، کتاب قصر الصلوة، باب جامع سبحة الضحی، ۱/۱۵۳، حدیث: ۳۶۶

5... مرآۃ المناجیح، ۲/ ۲۹۹، ماہنامہ فیضان مدینہ، مئی، جون ۲۰۱۸، ص ۳۷

6... بہار شریعت، حصہ چہارم، ۱/ ۶۷۵

ہے، حُضورِ پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے چاشت کی بارہ(12) رکعتیں پڑھیں تو اللہ کریم اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔[1]

(3) اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

حضرت سیدتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نہایت بلند ہمت، بکثرت روزے رکھنے والی اور رات عبادت میں گزارنے والی عابِدَہ وزَاہدہ خاتون تھیں۔[2] ایک بار جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اِن کی عبادت وریاضت کا یوں ذکر فرمایا: یہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والی، رات کو بہت زیادہ قیام کرنے والی اور جنّت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔[3] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتی تھیں۔ حق گوئی، حاضر جوابی اور فہم و فراست (سمجھداری) جیسی عمدہ صفات میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے والدِ محترم حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جیسا مِزاج پایا تھا۔[4] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا علمِ حَدِیث وفقہ میں مَہارت رکھتی تھیں یہاں تک کہ آپ کے والدِ محترم حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عورتوں کے متعلق شرعی مسائل میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی جانب رجوع فرمایا۔[5] اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے کردار و عمل سے حق بولنے کے ساتھ ساتھ انفرادی عبادات جیسے غریبوں و محتاجوں کی مدد، شب بیداری وروزہ رکھنے اور تلاوتِ

1 . . . ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الضّحی، ٢/١٧، حدیث: ٤٧٢

2 . . . سیر اعلام النبلاء، رقم: ١٢١، حفصۃ ام المومنین، ٣/٤٩٢

3 . . . الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، رقم: ١١٠٥٣، حفصۃ بنت عمر بن الخطاب، ٨/٨٦

4 . . . سیرتِ مصطفٰی، ص ٦٦٢

5 . . . تفسیر درمنثور، پ ٢، البقرۃ تحت الآیۃ: ٢٢٧، ١/٦٥٣، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، مئی ٢٠١٧، ص ٤٧

قرآن کی ترغیب و تعلیم دی ہے جبکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تقریباً 60 احادیثِ مبارکہ اُمّت تک پہنچا کر احسان فرمایا۔[1]

(4) اُمُّ الْمُؤمِنِین زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بڑھ کر دین دار، اللہ پاک سے ڈرنے والی، حق بات کہنے والی، صِلۂ رحمی کرنے والی اور صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔[2] رِوایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا دَسْت کاری (یعنی ہاتھ سے کام کاج) کرنے والی خاتون تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کھالیں دَباغت کر کے (یعنی مخصوص طریقے سے سکھا کر) انہیں سِلائی کرتیں اور پھر اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کر دیتیں۔[3] حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بیان فرماتی ہیں: بعض ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں (یعنی جو زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والی ہے)۔[4] حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کثرت سے صدقہ کرنے والی خاتون تھیں اس لئے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ میں سے سب سے پہلے آپ کا ہی وصال ہوا۔[5]

---

۱ ۔۔۔ مدارج النبوة، ۲/۴۷۴، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اگست ۲۰۱۹، ص ۴۰

2 ۔۔۔ مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل عائشة، ص ۱۰۱۷، حدیث: ۲۴۴۲

3 ۔۔۔ مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، کانت زینب صناعة الید، ۵/۳۲، حدیث: ۶۸۵۰

4 ۔۔۔ بخاری، کتاب الزکاة، باب ۱۳، ۱/۴۷۹، حدیث: ۱۴۲۰

5 ۔۔۔ بخاری، کتاب الزکاة، باب ۱۳، ۱/۴۷۹، حدیث: ۱۴۲۰، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، فروری ۲۰۱۸، ص ۳۱

(5) اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت اُمِّ حَبِیْبَہ

اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے شوقِ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار آپ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا: جو (مسلمان) 12 رکعت نَفْل روزانہ پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا، چنانچہ آپ نے روزانہ 12 رکعت نَفْل پڑھنا شروع کر دیئے۔ (1)

(6) خاتونِ جنت حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

نواسۂ رسول حضرت امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِّدہ فاطِمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو دیکھا کہ رات کو مسجِدِ بیت کی محراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا، میں نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔ (2)

امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔ (3)

---

1 ... مسند امام احمد، مسند ام حبیبة بنت ابی سفیان، ۱۰/ ۲۳۵، حدیث: ۲۶۸۳۷، ماہنامہ فیضان مدینہ، جنوری ۲۰۱۸، ص ۴۵

2 ... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اول در ذکر اولادکرام، ۲/ ۴۶۱

3 ... سفینۂ نوح، حصہ دوم، ص ۳۵

(7) حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

ایک بار صحابیۂ رسول حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی: یَا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں لہٰذا مجھے ایسا کوئی عمل ارشاد فرمادیجئے جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو وظائف عنایت فرمادیئے۔[1] آپ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قرآن پاک کی تفسیر بھی پوچھتی تھیں۔[2]

(8) حضرت لُبابہ کبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

صحابیۂ رسول حضرت اُمِّ فضل یعنی حضرت لُبابہ کبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ابتدائے اسلام میں ایمان لائیں۔ تقویٰ و پرہیز گاری جیسی عمدہ صفات والی خاتون تھیں۔ آپ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: (میری والدہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) ہر پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتیں۔[3]

(9) حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا

مشہور ولیہ حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا عابدہ، زاہدہ، نیک و پارسا اور خوفِ خدا والی خاتون تھیں، دن کو روزہ رکھتیں اور تلاوتِ قرآنِ پاک کیا کرتیں، آپ کے سامنے

1۔۔۔ مسند امام احمد، مسند ام ھانی بنت ابی طالب، ۱۰/ ۲۶۴، حدیث: ۲۶۹۷۷

2۔۔۔ مسند امام احمد، مسند ام ھانی بنت ابی طالب، ۱۰/ ۲۶۰، حدیث: ۲۶۹۵۱ مفھوما، ماہنامہ فیضان مدینہ، اپریل ۲۰۱۹، ص۴۱

3۔۔۔ طبقات ابن سعد، رقم: ۴۲۲۵، ام الفضل، ۸/ ۲۱۷، ماہنامہ فیضان مدینہ، اکتوبر ۲۰۱۹، ص ۴۰

کوئی دوزخ کا ذکر کر دیتا تو خوف کے باعث بے ہوش ہو جاتیں۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے ننگے پاؤں پیدل بیتُ اللہ شریف کا حج کیا، کعبے شریف پہنچتے ہی (ہیبت و خوف کے سبب) بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا خوب عبادت و ریاضت کرتیں، نیند کا غلبہ ہوتا تو گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور خود سے فرماتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا مزہ؟ اسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مدّت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی، ہمّت کرو اور اپنے ربِّ کریم کو راضی کر لو، آپ نے پچاس (50) سال اس طرح سے گزار دیئے کہ نہ تو کبھی بستر پر لیٹیں اور نہ ہی کبھی تکیہ پر سر رکھا یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ازواجِ مطہرات، صحابیات اور صالحات نیکیوں کے معاملے میں کس قدر حریص تھیں، ❋ جنہیں نمازوں کی ادائیگی کی حرص تھی، ❋ جنہیں راہِ خدا میں مال خرچ کرنے حرص تھی، ❋ جنہیں کثرت سے صدقہ کرنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں زیادہ سے زیادہ نفل عبادات کرنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں رمضان المبارک کے مہینے میں نمازِ تراویح ادا کرنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں نمازِ تہجد کی پابندی کرنے کی حرص تھی، ❋ جن کو نمازِ چاشت پڑھنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں کثرت سے روزے رکھنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں علمِ حدیث و

1 . . . جنتی زیور، ص ۵۴۱

2 . . . الروض الفائق، المجلس الثامن، فی ذکر حجاج بیت اللہ الحرام . . . الخ، ص ۶۰

3 . . . حکایات الصالحین، ص ۴۰، ملخصاً، ماہنامہ فیضان مدینہ، اگست ۲۰۱۷، ص ۳۹

شرعی مسائل میں مہارت حاصل کرنے کی حرص تھی، ❁ جنہیں غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنے کی حرص تھی، ❁ جن کو راتوں کو جاگ کر عبادات کرنے کی حرص تھی، ❁ انہیں اپنے محارم رشتے داروں سے اچھا سُلوک کرنے کی حرص تھی، ❁ جنہیں کثرت سے نوافل پڑھنے کی حرص تھی، ❁ جنہیں دوسروں کے لئے دعائیں کرنے کی حرص تھی، ❁ انہیں اپنا وقت اوراد و وظائف میں گزارنے کی حرص تھی، ❁ جنہیں ہر پیر و جمعرات کا روزہ رکھنے کی حرص تھی۔ الغرض اس طرح کی نیکیوں بھری حرص ان کی پاکیزہ عادات میں شامل تھی۔

آج کن چیزوں کی حرص ہے؟

مگر افسوس! آجکل کی کثیر خواتین میں اس طرح کی نیکیوں بھری حرص نظر نہیں آتی، ❁ آج حرص ہے تو مال و دولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کی، ❁ آج حرص ہے تو گھر کو سجانے کی، ❁ آج حرص ہے تو بازاروں اور شاپنگ سینٹرز میں دیر تک گھومنے پھرنے اور شاپنگ کرنے کی، ❁ آج حرص ہے تو اچھے اچھے کھانے پکانے کی، ❁ آج حرص ہے تو باہر کے کھانوں سے لُطف اُٹھانے کی، ❁ آج حرص ہے تو ہر وقت بننے سنورنے کی (البتہ عورت کا اپنے شوہر کی خواہش کے لئے بننا سنورنا جائز ہے۔)، ❁ آج حرص ہے تو اچھا موبائل، ٹیبلٹ، آئی پیڈ، لیپ ٹاپ وغیرہ لینے کی، ❁ آج حرص ہے تو تفریحی مقامات پر جانے کی، ❁ آج حرص ہے تو لمبا عرصہ جینے کی، ❁ آج حرص ہے تو دنیاوی عُلوم و فنون کی ڈگریاں جمع کرنے کی، ❁ آج حرص ہے تو اخبارات، ناولیں، ڈائجسٹ اور فُضول قسم کے قصے کہانیاں پڑھنے

کی، ❁ آج حرص ہے تو زیادہ وقت سونے میں گزارنے کی، ❁ آج حرص ہے تو دنیا کے امتحانات میں کامیابی پانے کی، آج حرص ہے تو نئے نئے فیشن اپنانے کی، ❁ آج حرص ہے تو اسلامی بہنوں میں مشہور ہونے کی، آج حرص ہے تو ہر جگہ اپنی عزت کروانے کی، ❁ آج حرص ہے تو اپنی سچی یا جھوٹی تعریفیں کروانے کی، ❁ آج حرص ہے تو اپنے منہ سے اپنی ہی تعریفیں کرنے اور اپنے کارنامے سُنانے کی۔ الغرض آج طرح طرح کی حرص نے معاشرے کی خواتین کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

ان کاموں کی حرص کیجئے!

☚ اگر حرص کرنی ہی ہے تو فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نفل عبادات ادا کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی ان کی ادائیگی کا ذہن دینے کی حرص کیجئے۔ ☚ سنتیں اپنانے اور سنتوں کی دھومیں مچانے کی حرص کیجئے۔ ☚ اللہ پاک اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کا ذہن دینے کی حرص کیجئے۔ ☚ نیک بننے اور بنانے کی حرص کیجئے۔ ☚ آنکھ، کان، زبان بلکہ تمام اعضا کو گناہوں سے بچانے کی حرص کیجئے۔ ☚ والدین کو اور اگر شادی شدہ ہیں تو اپنے شوہر کو راضی رکھنے، ان کا ہر جائز حکم ماننے اور دل و جان سے ان کا ادب و احترام کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ اپنے ہر کام کو شریعت کے مطابق کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ غیر محرموں سے شرعی پردہ کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی حرص کیجئے۔ ☚ دوزخ میں لے جانے اعمال سے بچنے اور جنت میں لے جانے اعمال کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی

رکھنے کی حرص کیجئے۔ ☚ حج و عمرہ کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ ایمان کی حفاظت کی حرص کیجئے۔ ☚ فلمیں ڈرامے، گانے باجے دیکھنے سننے سے بچنے اور مدنی چینل دیکھنے، سننے کی حرص کیجئے۔ ☚ اخبارات، مزاحیہ چٹکلے اور ڈائجسٹ سے بچنے کی حرص کیجئے۔ ☚ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی کتب و رسائل اور اسلامی بہنوں کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا مطالعہ اور تقسیمِ رسائل کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ اپنے آپ کو مدنی ماحول سے وابستہ رکھنے، دوسری اسلامی بہنوں کو وابستہ کرنے اور گھر میں مدنی ماحول بنانے کی حرص کیجئے۔ ☚ ذیلی حلقے کے 8 مدنی کام کرنے اور اپنے علاقوں میں ان کی دھومیں مچانے کی حرص کیجئے۔ ☚ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے یا پڑھانے اور دوسری اسلامی بہنوں پر انفرادی کوشش کرے انہیں بھی داخل کروانے کی حرص کیجئے۔ ☚ اپنے بچوں کو مدرسۃ المدینہ و دارالمدینہ للبنین اور بچیوں کو مدرسۃ المدینہ و دارالمدینہ للبنات میں داخل کروانے کی حرص کیجئے۔ ☚ جامعۃ المدینہ للبنات میں داخلہ لینے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی داخلہ دلوانے کی حرص کیجئے۔ ☚ پیر و مرشد کو راضی کرنے والے کام کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ دعوتِ اسلامی کے لئے چندہ دینے، جمع کرنے اور کروانے کی ترغیب دینے کی حرص کیجئے۔ ربِّ کریم ہمیں نیک کاموں کا شوق اور ان پر استقامت عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شوالُ الْمُکَرَّم کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ اس مقدس مہینے میں زوجۂ مصطفےٰ حضرت سَودہ بنتِ زَمعہ کا

عرسِ پاک بھی ہے۔ آئیے! اسی مناسبت سے ہم آپ کا مختصر ذکرِ خیر سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت سودہ بنتِ زَمعہ کا مختصر تعارف

شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1438ھ ہجری کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے صفحہ نمبر 43 پر لکھا ہے: ❊ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَودہ بنتِ زَمْعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اُن ازواجِ مطہرات میں سے ہیں جن کا تعلق خاندانِ قریش سے ہے، ❊ آپ کے والد کا نام "زَمْعَہ" اور والدہ کا نام "شَموس بنتِ عَمرو" ہے، ❊ آپ پہلے اپنے چچا زاد "سَکران بن عَمرو" کے نکاح میں تھیں، اِسلام کی ابتدا ہی میں یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہوگئے تھے، ❊ ایک قول کے مطابق ہجرتِ حبشہ سے واپسی پر مکے شریف میں حضرت سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔[1] ❊ آپ بہت ہی دِین دار، سلیقہ شعار اور بے حد خدمت گزار خاتون تھیں، ❊ آپ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر خوب عمل کرتی تھیں۔[2] ❊ آپ لمبے قد والی، حُسن و جمال اور سیرت میں مُنفرد تھیں۔[3] ❊ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا آپ کی اچھی خوبیوں کو دیکھ کر آپ پر بہت زیادہ رَشک فرمایا کرتی تھیں۔[4] ❊ جب حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا اِنتقال ہو گیا تو حضرت خولہ بنتِ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ سَودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے نکاح فرمالیں۔ ❊ آپ صَلَّی اللّٰہُ

---

1 . . . مواھب لدنیۃ، المقصد الاول، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات . . . الخ، ۱/۴۰۵

2 . . . زرقانی علی المواھب، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات . . . الخ، ۴/۳۸۰-۳۷۷ ملخصا

3 . . . جنتی زیور، ص۴۸۲

4 . . . زرقانی علی المواھب، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات . . . الخ، ۴/۳۸۰ ملخصا

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے اِس مُخلصانہ مشورے کو قبول فرمالیا، چنانچہ حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے پہلے حضرت سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بات کی تو اُنہوں نے رضا مندی ظاہر کی، پھر آپ کے والد سے بات کی تو اُنہوں نے بھی خوشی سے اجازت دے دی، ❊ یوں اعلانِ نبوت کے دسویں سال میں یہ بابرکت نکاح منعقد ہوا۔[1] ❊ آپ پردے کا اتنا اہتمام کرتی تھیں کہ بِلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا بھی پسند نہ فرماتیں، چنانچہ آپ نے جب فرض حج ادا فرمالیا تو کہا: میرے ربِّ کریم نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے، لہٰذا خدا کی قسم! اب موت آنے تک گھر سے باہر نہ نکلوں گی، راوی فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! آپ گھر سے باہر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔[2] ❊ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلا حضرت بی بی سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس بھیج دیا آپ نے اُسی وَقت اُن تمام درہموں کو مدینہ شریف کے فقیروں اور مسکینوں کے درمیان تقسیم کردیا۔[3]

❊ ایک قول کے مطابق آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا وِصال ماہِ شَوّالُ المکرّم 54 ہجری کو حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں ہوا۔[4] ❊ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی قبرِ مبارک جَنّتُ الْبَقِیْع شریف میں ہے۔ ❊ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سیرت کے متعلق مزید جاننے

1 . . . سیر اعلام النبلاء، رقم: ۱۳۶، سودۃ ام المومنین، ۳/۵۱۳

2 . . . درمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، الآیۃ: ۶، ۳۳/۵۹۹

3 . . . طبقات ابن سعد، رقم: ۴۱۲۷، سودۃ بنت زمعۃ، ۸/۴۵ ملخصا

4 . . . فیضانِ اُمّہاتُ المومنین، ص۶۶

کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فیضانِ اُمَّھَاتُ الْمُؤمِنِیْن" پڑھئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توکّل و قناعت کے اصول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے توکل و قناعت کے بارے میں چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1) فرمایا: قناعت کبھی نہ خَتم ہونے والا خزانہ ہے۔[2] (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقدرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔[3] ☆انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[4] ☆روز مرّہ اِستعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[5] ☆**بلعم بن باعوراء** جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔[6] ☆اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری

1... ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جولائی 2017، ص ۴۳

2... الزھد للبیھقی، الجزء الاول من کتاب... الخ، ص ۸۸، حدیث: ۱۰۴

3... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۴۰۶، حدیث: ۲۴۲۶

4... جنتی زیور، ص ۱۳۶ بتغیر قلیل

5... التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعۃ، ص ۱۲۶

6... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۷ ماخوذاً

دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[1] ☆اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبْر کی مِٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ابن عساکر، رقم ۷۷۴۰، موسی بن عمران، ۶۱/۱۳۹ ملخصا

2 . . . مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم . . . الخ، ص ۴۰۴، حدیث: ۲۴۱۵

بیان: 8 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: جو روزِ جمعہ مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک نور ہو گا اگر وہ نور پوری مخلوق میں بھی تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔ [1]

ہوں دُرُود و سَلام، میرے لب پر مُدام ہر گھڑی دَم بدم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش، ص۲۴۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ [2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۴۹/۸، رقم: ۱۱۳۴۹

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔
نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میں موت کا فرشتہ ہوں!

حضرت وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے کہیں جانے کے لئے سواری تیار کی، اس نے پہننے کے لئے کپڑے منگوائے لیکن وہ اسے پسند نہ آئے، دوسرے کپڑے منگوائے وہ بھی پسند نہ آئے، کئی بار ایسا کرنے کے بعد اس نے اپنے پسندیدہ کپڑے پہنے، اسی طرح اس نے سواری منگوائی وہ بھی پسند نہ آئی یہاں تک کہ اس کے پاس مختلف سُواریاں لائی گئیں، تو وہ سب سے اچھی سواری پر سوار ہوا، اتنے میں ابلیس آیا، اس نے اس کی ناک میں پھونک ماری، تو وہ تکبر سے بھر گیا پھر لشکر کو

ساتھ لے کر چل پڑا اور تکبر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے پھٹے پرانے تھے، اس نے سلام کیا تو بادشاہ نے جواب نہ دیا۔ اس نے بادشاہ کی سُواری کی لگام پکڑلی۔ بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑ دو، تم نے بڑی گستاخی کی ہے۔ وہ کہنے لگا: مجھے تجھ سے ایک کام ہے۔ اس نے کہا: میرے اُترنے تک صبر کر۔ اس شخص نے کہا: نہیں ابھی۔ پھر اس نے لگام کو اچھی طرح دبایا۔ بادشاہ نے کہا: بول! کیا کام ہے؟ اس نے کہا: راز کی بات ہے۔ بادشاہ نے اپنا سر جھکا کر اس کے قریب کیا تو اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: **"میں موت کا فرشتہ ہوں۔"** (یہ سن کر) بادشاہ کا رنگ بدل گیا، زبان لڑکھڑانے لگی اور اسے کہنے لگا: مجھے اتنی مہلت دو کہ میں گھر جا کر اپنے کام مکمل کرلوں اور گھر والوں کو الوداع کہہ لوں۔ ملک الموت (حضرت عزرائیل) عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: نہیں، اللہ پاک کی قسم! اب تجھے اپنے مال و اسباب اور گھر والوں کو دیکھنا کبھی نصیب نہ ہوگا، پھر اس کی رُوح قبض کرلی اور وہ لکڑی کی طرح گر پڑا۔ (1)

فرشتہ موت کا اب آچکا ہے روح لینے کو
سرِ بالیں ذرا جلدی سے آنا یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۲۷)

تکبر کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا!

---

1 ۔۔۔ لباب الاحیاء، ص۳۸۸

☜ غرور و تکبر شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا انسان خود کو بہت بڑا جبکہ لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنے لگتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان اپنے سے کم مرتبے والوں کے سلام کا جواب دینا بھی اپنی توہین سمجھتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا انسان کو موت اور مرنے بلکہ موت کے نام سے بھی بہت زیادہ ڈر لگنے لگتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان صرف دنیا کی بہتری میں ہی لگا رہتا ہے اور قبر و آخرت کی تیاری و امتحان سے غافل رہتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان کو مرتے وقت سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان کو مرتے وقت ذرہ برابر بھی مہلت نہیں ملتی اور ☜ تکبر میں مبتلا انسان کو مرتے وقت توبہ کی توفیق بھی نہیں ملتی۔ تو جب تکبر کی اس قدر تباہ کاریاں ہیں اور اس کا انجام بڑا بھیانک ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس منحوس آفت سے بچتی اور دوسروں کو بچاتی رہیں، **معاذَاللّٰہ** اگر کوئی اس بیماری میں مبتلا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اس بُری عادت اور بیماری سے خود کو بچائے، جتنا عرصہ تکبر میں مبتلا رہی ربِّ کریم کی بارگاہ میں اس سے سچے دل سے توبہ بھی کرے اور آئندہ تکبر سے بچنے کے لئے تکبر کا علم بھی سیکھتی رہی کیونکہ تکبر کا علم سیکھنا اہم فرائض میں شامل ہے، اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ نمبر 624 پر لکھتے ہیں: مُحَرَّمَاتِ باطِنِیَّہ (یعنی باطنی ممنوعات مثلاً) تکبر و ریا و عجب و حسد وغیرہا اور ان کے معالجات (یعنی عِلاج) کہ ان کا علم (یعنی جاننا) بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔[1]

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۴

مگر افسوس! دنیاوی علوم کے مقابلے میں ہماری دینی معلومات بہت کم ہوتی ہے پھر اُن میں سے درست کتنی ہوتی ہیں؟ کوئی عالمہ اسلامی بہن ہمارا امتحان لے تو پتا چلے۔ حالانکہ دُنیوی معلومات کی کثرت پر ہمیں آخرت میں کوئی جزا ملے گی نہ کم ہونے پر کوئی سزا! البتہ بنیادی ضروری دینی معلومات نہ ہونا نقصانِ آخرت کا باعث ہے کیونکہ دُنیائے فانی میں کی گئی نیکیاں جہانِ آخرت کی آبادکاری کا باعث بنیں گی اور گناہ بربادی کا سبب بنیں گے۔ جبکہ نیکیوں اور گناہوں کی پہچان کے لئے علمِ دین کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم علمِ دین بھی ضرور حاصل کریں تاکہ ہماری آخرت بھی بہتر ہو سکے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی اور جامعۃ المدینہ (للبنات) میں داخلہ لے کر عالمہ کورس اور مختلف کورسز کر کے بھی علمِ دین حاصل کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تکبر کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تکبر کے بارے میں مزید سننے سے پہلے آیئے! تکبر کی تعریف بھی سن لیتی ہیں:

۞ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔[1] ۞ امام راغب اِصفہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے

1 … مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۱ حدیث: ۲۶۵

افضل سمجھے۔[1] ﷺ حضرت علامہ عبد الغنی نابُلسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خود کو دوسروں سے افضل و اعلیٰ اور بہتر سمجھ کر خوش ہونا "تکبر" کہلاتا ہے۔[2]

تکبر کی اقسام

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تکبر کی تین (3) قسمیں ہیں:

(1) وہ تکبر جو اللہ پاک کے مقابلے میں ہو جیسے ابلیس (شیطان)، نمرود اور فرعون کا تکبر یا ایسے لوگوں کا تکبر جو خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں اور اللہ کریم کے بندوں سے نفرت کے طور پر منہ پھیرتے ہیں۔

(2) وہ تکبر جو اللہ پاک کے رسول کے مقابلے میں ہو، جس طرح کفارِ مکہ نے کیا اور کہا کہ ہم آپ جیسے بشر کی اطاعت نہیں کریں گے، ہماری ہدایت کے لئے اللہ پاک نے کوئی فرشتہ یا سردار کیوں نہیں بھیجا، آپ تو ایک یتیم شخص ہیں۔

(3) وہ تکبر جو عام انسانوں پر کیا جائے، جیسے انہیں حقارت سے دیکھے، حق کو نہ مانے اور خود کو بہتر اور بڑا جانے۔[3]

تکبر کی تینوں اقسام کا حکم

اللہ کریم اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں تکبر کرنا کفر ہے جبکہ عام بندوں پر تکبر کرنا کفر نہیں لیکن اس کا گناہ بھی بہت بڑا ہے۔ اللہ کریم ہمیں

---

1 ... المفردات للرّاغب، ص ۴۲۱

2 ... الحدیقۃ الندیۃ، ۱/۵۴۳

3 ... کیمیائے سعادت، رکن سوم: مہلکات، اصل نہم، پیدا کردن درجات کبر، ۲/۷۰۷، ۷۰۸

تکبر کی آفت اور اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ کریم میں تکبر کرنے والوں کا بُرا انجام بیان کیا گیا ہے، پارہ 9 سورۃُ الاَعراف کی آیت نمبر 146 میں ارشادِ باری ہے:

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔ (پ ۹، الاعراف: ۱۴۶)

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت مفسرِ قرآن حضرت امام بغوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر غرور کرتے اور میرے ولیوں سے لڑتے ہیں، میں انہیں اپنی آیتیں قبول کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے پھیر دوں گا تاکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں۔ یہ اُن کے عناد (دل میں چھپی دشمنی) کی سزا ہے کہ انہیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔[1]

اِس آیت میں ناحق تکبر اور تکبر کرنے والوں کا جو انجام بیان ہوا کہ ناحق تکبر کرنے والے اگر ساری نشانیاں دیکھ لیں تو بھی وہ ایمان نہیں لاتے، اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھ لیں تو وہ اسے اپنا راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے اپنا راستہ بنا لیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا! غرور وہ آگ ہے جو دل کی تمام قابلیتوں کو جلا کر برباد کر دیتی ہے خصوصاً جبکہ اللہ پاک کے مقبولوں کے مقابلے میں تکبر ہو۔ اللہ

1 ...تفسیر بغوی، پ ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۴۶، ۲/۱۶۷

پاک ہمیں اپنی حفظ وامان میں رکھے۔[1]

پارہ 14 سورۃُ النَّحل کی آیت نمبر 23 میں ارشادِ باری ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (پ ۱۴، النحل: ۲۳)

اسی طرح پارہ 23 سورۂ صٓ کی آیت نمبر 76 میں ارشاد ہوتا ہے:

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔ (پ ۲۳، صٓ: ۷۶)

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت امام نسفی لکھتے ہیں: اللہ کریم نے فرشتوں سے فرمایا: میں مٹی سے حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلام) کو پیدا کروں گا، پھر جب میں اس کی پیدائش مکمل کردوں اور اس میں اپنی خاص رُوح پھونک کر اسے زندگی عطا کردوں تو تم اس کے لیے سجدے میں چلے جانا، جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی پیدائش کے مراحل مکمل ہوئے تو اللہ کریم کے حکم سے تمام فرشتوں نے اکٹھے ہو کر سجدہ کیا لیکن ابلیس (شیطان) نے سجدہ نہ کیا، اس نے تکبر کیا اور وہ اللہ پاک کے علم میں کفر کرنے والوں میں سے ہی تھا۔ اللہ کریم نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے اس آدم (عَلَیْہِ السَّلام) کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا؟ کیا تُو نے تکبر کیا ہے یا تُو (پہلے ہی) اس قوم میں سے تھا جن کا شیوہ (طریقہ) ہی تکبر ہے۔ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تُو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ ۱۴۶، ۳/ ۴۳۲

سے پیدا کیا۔ اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام آگ سے پیدا کیے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ان سے بہتر ہو کر انہیں سجدہ کروں۔ اللہ پاک نے فرمایا: تُو جنت سے نکل جا کہ بیشک تُو اپنی سرکشی، نافرمانی اور تکبر کے باعث دُھتکارا ہوا ہے، بیشک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے، قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ہیں۔ پھر اللہ پاک نے اس کی صورت بدل دی، وہ پہلے خوب صورت تھا بُری اور کالی شکل والا کر دیا گیا اور اس کی نورانیت بھی چھین لی گئی۔ [1]

بچا لے غرور و تکبر سے مولیٰ
کروں عاجزی میں سدا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح قرآنِ کریم میں تکبر کی مذمت بیان کی گئی اور تکبر کا انجام بیان ہوا ہے اسی طرح کئی احادیثِ مبارکہ میں بھی اس کی مذمت و وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔

آیئے! 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ پاک کے بدترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ بداخلاق اور متکبر ہے۔ [2]

---

1 ... تفسیر مدارک، پ ۲۳، ص، تحت الآیۃ: ۷۱تا۷۷، ۶/۳۰۱تا۳۰۳

2 ... مسند امام احمد، مسند الانصار، ۹/۱۲۰، حدیث: ۲۳۵۱۷

❖ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اُٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں دوزخ کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا، آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَالْ" یعنی دوزخیوں کی پیپ اور خون پلایا جائے گا۔ (1)

❖ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا اور لوگ ان کو روندیں گے کیوں کہ اللہ کریم کے ہاں ان کی کوئی قدر نہیں ہوگی۔ (2)

❖ ارشاد فرمایا: بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے ہَب ہَب کہتے ہیں، اللہ پاک کا فیصلہ ہے کہ وہ اس میں تمام تکبر کرنے والوں کو ٹھہرائے گا۔ اے بلال! تم اس میں ٹھہرنے والوں میں سے نہ ہونا۔ (3)

❖ ارشاد فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا (یعنی تھوڑا سا) بھی تکبر ہوگا وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔ (4)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حضرت علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے ساتھ کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا بلکہ تکبر اور ہر بُری خصلت سے عذاب بھگتنے کے ذریعے یا اللہ کریم کے عفوو

---

1 … ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۱۱۲، ۲۲۱/۴، حدیث: ۲۵۰۰

2 … موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب التواضع والخمول، ۵۷۸/۳، حدیث: ۲۲۴

3 … مسند ابی یعلی، حدیث ابی موسی الاشعری، ۲۰۷/۶، حدیث: ۷۲۱۳

4 … مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، حدیث: ۱۴۷، ص ۶۱

کرم سے پاک وصاف ہو کر جنت میں داخل ہو گا۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پاش پاش کر دوں گا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے تکبر کرنا کسی کو زیب نہیں دیتا بلکہ تکبر کرنے والے انسان کی مثال ایسی ہے کہ کوئی نوکر بغیر اجازت اپنے سیٹھ کا لباس پہن لے، اس کی ذاتی چیزوں کو اپنی چیزیں سمجھ کر استعمال کرنا شروع کر دے، اسی کی طرح حکم نامے جاری کرنے لگے تو ایسا نوکر اپنے سیٹھ کی طرف سے سخت سزا پائے گا، بالکل اِسی طرح ''صفتِ کِبْر'' میں شرکت کی مذموم کوشش کرنے والا انسان اللہ پاک کی جانب سے سزا کا حق دار ہو گا، چُنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے، لہٰذا جو میری چادر کے مُعاملے میں مجھ سے جھگڑے گا میں اُسے پاش پاش کر دوں گا۔ [2]

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''کِبْر'' سے مراد ذاتی بڑائی ہے اور عظمت سے مراد صفاتی بڑائی۔ چادر اور تہبند فرمانا ہم کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جیسے ایک چادر، ایک تہ بند دو آدمی نہیں پہن سکتے یوں ہی عظمت و کبریائی سوائے میرے دوسرے کے لئے نہیں ہو سکتی۔ [3]

---

1 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، ۸/۸۲۸، ۸۲۹، تحت الحدیث: ۵۱۰۷

2 ... مستدرک، کتاب الایمان، باب اھل الجنۃ المغلوبون، ... الخ، ۱/۲۳۵ حدیث: ۲۱۰

3 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۶۵۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ہر باطنی مرض کی کچھ نہ کچھ علامات ہوتی ہیں، اسی طرح تکبر کی بھی کچھ علامات ہیں، تو آیئے! سب سے پہلے ہم تکبر کی کچھ علامات کے بارے میں جانتی ہیں پھر سنجیدگی سے اپنا محاسبہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ تکبر کی معلومات حاصل کرنے کا مقصد اپنی اصلاح ہو نہ کہ دیگر اسلامی بہنوں کے عیوب جاننے کی کوشش، خبردار! اپنی کم معلومات کے سبب کسی بھی اسلامی بہن کو خواہ مخواہ تکبر کرنے والی ہونے کا حکم نہ لگایئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لاکھوں مسائل واحکام، نیت کے فرق سے تبدیل ہو جاتے ہیں۔[1] اسی طرح یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اِن علامات کو صرف ایک مرتبہ پڑھ یا سن لینا اور سرسری طور پر اپنا جائزہ لے لینا ہی کافی نہیں کیونکہ نفس و شیطان کبھی نہیں چاہیں گے کہ ہم ان علامات کو اپنے اندر تلاش کر کے تکبر کا علاج کرنے میں کامیاب ہو جائیں، لہٰذا! علاماتِ تکبر کو بار بار پڑھ اور سن کر خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے پھر اپنا مسلسل محاسبہ جاری رکھئے تو کامیابی کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ آیئے! تکبر کی علامات کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

تکبر کی علامات

(1) اِس بات کو پسند کرنا کہ اسلامی بہنیں مجھے دیکھ کر تعظیماً کھڑی ہو جائیں تاکہ دوسروں پر میری شان و شوکت کا اظہار ہو۔ لہٰذا اس علامت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ ہم غور کریں کہ کہیں ہم بھی تو ایسی نہیں؟ ہاں! اگر کوئی اسلامی

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۸/۹۸

بہنوں کے کھڑے ہونے کو اِس لئے پسند کرتی ہے کہ کم عِلم اسلامی بہنوں کو اُس کی حیثیت کا عِلم ہو جائے اور وہ دِین کے معاملے میں اُس کی نصیحت کو قبول کریں تکبر کا نام ونشان بھی دل میں نہ ہو تو یہ تکبر نہیں۔ (1)

(2) اس چیز کی خواہش کرنا کہ اسلامی بہنیں میری تعظیم کی خاطر میرے سامنے باادب کھڑی رہیں تاکہ دیگر اسلامی بہنوں میں میرا مقام و مرتبہ ظاہر ہو۔ اس معاملے میں بھی ہمیں غور کرنا چاہیے کہ کہیں ہمارے اندر تو یہ عادت نہیں پائی جاتی۔

(3) کہیں آتے جاتے وقت یہ خواہش رکھنا کہ میری کوئی شاگردہ، عقیدت رکھنے والی یا کوئی سہیلی برابر یا پیچھے پیچھے چلے تاکہ دیگر اسلامی بہنیں مجھے قابلِ احترام سمجھیں۔ حضرت ابو دردا رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب تک کسی کے پیچھے چلنے والے لوگ ہوں اللہ پاک سے اس کی دُوری میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ (2) ہاں! کبھی کسی اسلامی بہن کی عادت میں یہ شامل ہوتا ہے کہ چلنے میں اُس کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور ہو، اس لئے کہ اکیلی جانے میں اُسے گھبراہٹ ہوتی ہے یا اکیلی جانے میں دشمن کا خوف ہے کہ وہ تکلیف ونقصان پہنچائے گی تو ایسی صورت میں کسی محرم یا سمجھدار اسلامی بہن کو ساتھ لے لینا تکبر میں داخِل نہیں۔

(4) کسی سے ملاقات کے لئے خود چل کر جانے میں ذِلّت سمجھنا، اِس بات کو پسند کرنا کہ دوسری اسلامی بہن خود چل کر مجھ سے ملنے آئے۔ اگر کوئی اپنی دینی یا دنیاوی مصروفیات کے سبب اسلامی بہنوں سے ملاقات کرنے نہیں جاتی یا اِس لئے

---

1 ... تکبر، ص۷۲ بتغیر

2 ... احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان اخلاق المتواضعین، ۳/۴۳۴

نہیں ملتی کہ غیبت وغیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے یا سامنے والی پر اُس کی ملاقات ناگوار گزرے گی تو ایسا کرنا تکبر نہیں اور ان وجوہات کے سبب ملاقات نہ کرنا قابلِ مذّمت بھی نہیں ہے۔

(5) بظاہر کسی کم تر اِسلامی بہن کا برابر آکر بیٹھ جانا اِس لئے ناگوار گزرنا کہ میں اِس سے افضل ہوں، یہ بھی تکبر میں داخل ہے۔

(6) مریضہ، معذور اور غریب اسلامی بہنوں کو حقیر جانتے ہوئے ان کے پاس بیٹھنے سے بچنا۔ لہٰذا ہم غور کریں کہ کہیں ہم بھی تو ایسی نہیں۔

(7) تکبر کی علامت یہ بھی ہے کہ کسی اسلامی بہن کو کم تر جانتے ہوئے سلام میں پہل نہ کرنا بلکہ دوسری اسلامی بہنوں سے توقع رکھنا کہ وہ مجھے سلام کریں۔

(8) تکبر کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اپنی ماتحت یا کسی اور اِسلامی بہن کو کم تر جان کر اُس سے ہاتھ ملانے کو ناپسند کرنا، اگر ہاتھ مِلانا ہی پڑ جائے تو طبیعت پر ناگوار گزرنا۔

دل میں یہ خواہش نہ رکھنا سب کریں میرا ادب
ڈر کہیں ناراض ہوجائے نہ تجھ سے تیرا رب

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۶۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے تکبر کی علامات سنیں، انہیں ذہن میں بٹھا لیجئے، اگر ان علامات میں سے کوئی علامت اپنی ذات میں محسوس ہو تو فوراً سنبھل جایئے اور تکبر کی آفتوں سے خود کو بچا کر عاجزی اختیار کیجئے۔ آیئے! عاجزی کی تعریف اور اس کا حکم سنتی ہیں، چنانچہ

عاجزی و انکساری کی تعریف

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**نجات دلانے والے اَعمال کی معلومات**" کے صفحہ نمبر 10 پر لکھا ہے: لوگوں کی طبیعتوں اور ان کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے ان کے لیے نرمی کا پہلو اختیار کرنا اور اپنے آپ کو حقیر و کمتر اور چھوٹا خیال کرنا عاجزی و انکساری کہلاتا ہے۔[1]

یاد رہے! عاجزی کرنے والے لوگ اللہ پاک کو پسند ہیں، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! عاجزی اپناؤ کہ اللہ پاک عاجزی کرنے والوں سے محبت اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِس تکبر کا کیا حاصل؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ربِّ کریم عاجزی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے جبکہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ ذرا سوچئے! اِس تکبر کا کیا فائدہ! صرف لذّتِ نفس، وہ بھی چند لمحوں کے لئے! جبکہ اِس کے نتیجے میں اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی، اسلامی بہنوں کی دل آزاری، میدانِ محشر میں ذلت و رُسوائی، ربِّ کریم کی رحمت و انعاماتِ جنت سے محرومی اور

1 ۔۔۔ فیض القدیر، ۱/۵۹۹، تحت الحدیث: ۹۲۵ ماخوذا

2 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جز ۳، ۲/۵۰، حدیث: ۵۷۳۱

دوزخ کی حق دار بننے جیسے بڑے بڑے نقصانات ہیں۔ تکبر اس قدر خطرناک مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی برائیوں کو بھی لاتا ہے جبکہ کئی اچھائیوں اور خوبیوں سے انسان کو محروم کردیتا ہے، چُنانچِہ

تکبر کے نقصانات

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه لکھتے ہیں: تکبر کرنے والا انسان جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسرے مسلمان کے لئے پسند نہیں کرسکتا، ایسا انسان عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقویٰ وپرہیزگاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزت بچانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزت کی وجہ سے غصہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کرسکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہوجاتا ہے الغرض تکبر میں مبتلا انسان اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر برائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہوجاتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! تکبر کرنے والا انسان تکبر میں مبتلا ہوکر بہت ساری آفات وخرابیوں کا شکار ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس سے چھٹکارا پانے کی سخت ضرورت ہے۔ تو جس طرح جسمانی بیماری کے علاج کیلئے ہم مختلف تدابیر اختیار کرتی ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تکبر جیسی باطنی وروحانی بیماری کے علاج کی فکر کرتے ہوئے اس کیلئے بھی عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔ **آیئے!** تکبر سے نجات

1 ... احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان حقیقۃ الکبر وآفتہ، ۳/۴۲۳ ملخصًا

پانے کیلئے چند طریقوں کے متعلق سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے، چنانچہ

تکبر سے نجات پانے کے چند طریقے

❁ تکبر سے نجات پانے کے لئے اس طرح غور و فکر یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ کیجئے کہ میدانِ محشر میں مجھے اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبر کی وجہ سے میرا ربِّ کریم مجھ سے ناراض ہو گیا اور مجھے دوزخ میں ڈال دیا گیا تو دوزخ کا خوف ناک عذاب کیسے برداشت کر پاؤں گی؟ اس طرح اپنا محاسبہ کرنے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ تکبر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

❁ تکبر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے دُعا کا سہارا لیجئے کہ **دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔**[1] لہٰذا دُعا کیجئے کہ اے میرے پروردگار! میں نیک بننا چاہتی ہوں، تکبر اور دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتی ہوں، مگر نفس و شیطان آڑے آجاتے ہیں، تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک اور عاجِزی کرنے والی بنادے۔ ❁ تکبر سے بچنے کیلئے اپنے عیوب پر نظر رکھنا بہت مفید ہے اور اپنی عادات کو تقویٰ و پرہیز گاری سے زینت دینا عُیوب کی پہچان کے لئے بہت مددگار ہے۔ ❁ تکبر کا ایک عِلاج یہ بھی ہے کہ جب تکبر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو ہم اُس کے نقصانات و عذابات پر خوب غور کریں تاکہ اس ہلاکت خیز عمل یعنی تکبر سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ❁ تکبر سے نجات کیلئے ہر اسلامی بہن سے سلام کیجئے بلکہ سلام میں پہل کیجئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، بڑی ہو یا چھوٹی۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 … مستدرک، کتاب الدعاء، باب الدعاء سلاح المومن، ۲/۱۶۲، حدیث ۱۸۵۵ ملتقطاً

وَسَلَّمَ بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔[1] ❁ تکبر سے نجات پانے کیلئے اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنا سامان خود اُٹھائیے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: جس (مسلمان) نے اپنا سامان خود اُٹھالیا وہ تکبر سے آزاد ہوگیا۔[2] ❁ اسی طرح صدقہ و خیرات کرتے رہنا بھی تکبر سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ **فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مسلمان کا صَدَقہ عمر میں اضافے کا سبب ہے، بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ کریم اس کی وجہ سے تکبر و محتاجی اور فخر کو دُور فرما دیتا ہے۔[3] ❁ تکبر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب کسی اسلامی بہن سے اختِلافِ رائے ہو، مگر بعد میں ظاہر ہو جائے کہ وہی حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے اپنی غلطی تسلیم کر لیجئے۔ پھر اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتِراف کرتے ہوئے بیانِ حق پر اس کی تعریف بھی کیجئے کہ آپ دُرست فرما رہی تھیں، اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اعترافِ حق کا یہ اقرار اگرچہ نفس پر بہت ہی ناگوار ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے حق کا اعتِراف کرنا ہماری عادت میں شامل ہو جائے گا اور اس کی برکت سے تکبر سے بھی جان چھُوٹتی چلی جائے گی۔ ❁ تکبر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ماحول کی اسلامی بہنوں کے ساتھ ہوں یا اسلامی بہنوں کی تقریب و نعت خوانی میں، کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیجئے کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اُونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! کسی اسلامی بہن نے

---

1 . . . بخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم علی الصبیان، ۴/۱۷۰، حدیث: ۶۲۴۷ ماخوذاً

2 . . . شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، ۶/۲۹۲، حدیث: ۸۲۰۱

3 . . . مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹

از خود آپ کو نمایاں جگہ بیٹھنے کی درخواست کی تو قبول کرنے میں حرج نہیں۔

امیر المومنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحِبِ خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قبول نہ کرے گا۔(1)

❁ تکبر سے نجات پانے کے لئے دوسری اسلامی بہنوں کو بِلاوجہ اپنے پاس بُلانے کے بجائے نفس کے تکبر کو توڑنے کیلئے حتَّی الامکان خود چل کر ملاقات کرنے جایئے۔ ❁ تکبر سے نجات پانے کیلئے غریب اسلامی بہنوں کی دعوت بھی قبول کیجئے۔ صِرف امیر اسلامی بہنوں سے تعلقات بڑھانے اور ان کے ہاں دعوتوں پر جانے کی عادی نہ بنئے بلکہ اپنی جاننے والیوں میں غریب اسلامی بہنوں کو بھی شامل کیجئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قبول بھی کیجئے۔ ❁ تکبر سے نجات پانے کی غرض سے لباس میں سادگی اختیار کیجئے۔

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبر کے طور پر جو لباس ہو، وہ ممنوع ہے، تکبر ہے یا نہیں؟ اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا، اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبر بہت بُری صفت (خامی) ہے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۲۰۷

2... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۰۹، حصہ: ۱۶

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! تکبر عاجزی کی ضد ہے۔ تکبر نہایت بُری جبکہ عاجزی نہایت اچھی صفت ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر دم یہی کوشش کرنی چاہیے کہ عاجزی کی عادت کو اپنائیں کہ اس میں ربِّ کریم کی رِضا چھپی ہے اور یہی دُنیوی و اخروی کامیابی کا راز ہے۔ عاجزی وانکساری کی صفت کو پیدا کرنے کے مختلف طریقے احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں، مثلاً کسی بھی مجلس میں عام کام کاج کے کپڑے پہننے سے بھی عاجزی کا ذہن بنتا ہے، چنانچہ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ** یعنی پُرانا لباس پہنا ایمان سے ہے۔[1] جبکہ جو بہترین لباس پہننا چھوڑ دے اس کے بارے میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود اللہ پاک کے لئے عمدہ لباس چھوڑ دیا تو اللہ پاک قیامت کے دن اسے لوگوں کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ ایمان کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً عمدہ لباس پہننے کی طاقت ہونے کے باوجود رضائے الٰہی کی خاطر نہ پہننا نفس پر بہت ناگوار ہوتا ہے، اسی لئے تو اس پر اس قدر فضائل حاصل ہوتے ہیں۔ لہٰذا آج ہی سے عاجزی کی عادت بنانے کی کوشش کیجئے کہ اس کی ترغیب خود حدیثِ پاک میں موجود ہے، چنانچہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے میری طرف یہ

---

1 ... ابوداؤد، کتاب الترجل، ۴/۱۰۳، حدیث: ۴۱۶۱

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۱۰۴، ۴/۲۱۷، حدیث: ۲۴۸۹

وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ عاجزی اختیار کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! عاجزی ربِّ کریم کو پسند آتی ہے جبھی اس نے لوگوں کو عاجزی اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ربّ کریم کے اس حکم کو ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے دل و جان سے قبول کیا اور ولایت کے بلند و بالا مرتبے پر ہونے کے باوجود بھی کبھی تکبر میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ ہمیشہ عاجزی و انکساری کی عملی تصویر بنے رہے، ان کی ہر ہر ادا سے عاجزی کی کرنیں پھوٹتی تھیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عاجزی

ایک مرتبہ نواسۂ رسول حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ چند مسکینوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ کچھ کھا رہے تھے، انہوں نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دیکھ کر کہا: اے ابو عبداللہ! آپ بھی یہ غذا کھا لیجئے۔ حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی سواری سے اُتر کر ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور پارہ 14 سورۃ النحل کی آیت نمبر 23 کی تلاوت فرمائی:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (پ۱۴، النحل: ۲۳)

پھر ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیا، جب کھانے سے فارغ ہوئے تو ان مسکینوں سے فرمایا: میں نے تمہاری دعوت قبول کی ہے اس لئے اب تم میری دعوت قبول کرو،

1 ... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب البراءة من الكبر و التواضع، ۴/۴۵۹، حدیث: ۴۱۷۹

چنانچہ وہ تمام مسکین امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ ان کے مبارک گھر پر گئے، حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے انہیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور انہیں کچھ عطا فرمایا، فراغت کے بعد وہ سب وہاں سے چلے گئے۔ (1)

صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عاجزی

حضرت انیسہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: امیر المؤمنین حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خلیفہ بننے کے تین (3) سال پہلے اور خلیفہ بننے کے ایک سال بعد بھی ہمارے پڑوس میں رہے، محلے کی بچیاں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس اپنی بکریاں لے کر آتیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ان کی دلجوئی کے لیے دودھ نکال دیا کرتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو خلیفہ بنایا گیا تو محلے کی ایک بچی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اب تو آپ خلیفہ بن گئے ہیں، آپ ہمیں (بکریوں کا) دودھ نکال کر نہیں دیں گے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! اب بھی میں تمہیں دودھ نکال کر دیا کروں گا اور مجھے اللہ کریم کے کرم سے یقین ہے کہ تمہارے ساتھ میرے رویے میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ چنانچہ خلیفہ بننے کے بعد بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ان بچیوں کو (بکریوں کا) دودھ نکال کر دیا کرتے تھے۔ (2)

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجزی

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ولایت کے عالی رتبہ پر فائز ہونے

1 ... تفسیر صاوی، النحل، تحت الآیۃ: ۲۳، ۳/ ۱۰۶۱

2 ... تہذیب الاسماء واللغات، باب ابی بکر، فصل فی علمہ وزہدہ وتواضعہ، ۲/ ۴۸۰

اور ہزاروں خدام کے ہونے کے باوجود اپنے کام خود کرلیا کرتے تھے۔ کسی کام کو اس لیے نہ روکے رکھتے تھے کہ خادم آکر کرے گا بلکہ بعض اوقات خدام کی موجودگی میں بھی آپ اپنا کام خود کرلیا کرتے تھے۔ ایسی باتیں جن میں تکبر پرستی کی جھلک نظر آتی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سخت ناپسند تھیں۔ (1)

حضرت شیخ بہاؤ الحق والدِّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجزی

حضرت خواجہ شیخ بہاؤ الحق والدِّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام ہیں۔ آپ سے کسی نے عرض کی: حضرت! تمام اَولیا(رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ) سے کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں، حضور سے بھی کوئی کرامت دیکھیں!(یعنی چونکہ آپ کا شمار بھی اولیائے کرام میں ہوتا ہے لہٰذا آپ بھی کوئی کرامت دکھایئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد) فرمایا: اس سے بڑی اور کیا کرامت (ہوسکتی) ہے کہ اتنا بڑا بھاری بوجھ گناہوں کا سر پر ہے اور زمین میں دھنس نہیں جاتا۔ (2)

مرے سر پہ عصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یاالٰہی
زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی
گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا مجھے بخش دے کر کرم یاالٰہی

(وسائل بخشش مُرمَّم، ص۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت

1 . . . فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۳۵

2 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۴۳

کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

مسواک کرنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پھول" سے مِسواک کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) دو رکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی سَتّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[2] (2) مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبِّ کریم کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ☆ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے: مِسواک میں دس (10) خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنّت کے مُوافق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ کریم راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔[4] ☆ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ ☆ مسواک کی موٹائی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ☆ مسواک ایک بالِشت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر

---

1 . . . مشكاة، كتاب الايمان باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

2 . . . الترغيب والترهيب، كتاب الطهارة، باب الترغيب فی السواک . . . الخ، ۱/۱۰۲، حديث: ۱۸

3 . . . مسند امام احمد، مسند عبدالله بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حديث: ۵۸۶۹

4 . . . جمع الجوامع، ۵/۲۴۹، حديث: ۱۴۸۶۷

شیطان بیٹھتا ہے۔☆اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خَلا کا باعث بنتے ہیں۔☆مسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کر لیجئے۔☆مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں سختی باقی رہے۔☆دانتوں کی چَوڑائی میں مسواک کیجئے۔☆جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم 3 بار کیجئے۔☆ہر بار مسواک دھو لیجئے۔ ☆مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی 3 اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔☆پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسْواک کیجئے۔☆مُٹھی بند کر کے مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔☆مسواک کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مسواک شریف کے فضائل"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان: 9 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 --- فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

2 --- معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عظیمُ الشّان تصنیف "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ نمبر 160 پر ہے: اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے خالہ زاد بھائی، غریب و نادار و مُہاجر اور بدری صَحابی حضرتِ سیِّدُنا مِسطح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جن کا آپ خرچ اُٹھاتے تھے، ان سے سخت رَنج پہنچا اور وہ رَنج یہ تھا کہ اُنہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طیِّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر تُہمت لگانے والوں کے ساتھ مُوافقت کی تھی یعنی اُن کا ساتھ دِیا تھا۔ اِس پر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (سیِّدُنا مِسْطح بن اُثاثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو) خرچ نہ دینے کی قسم کھالی، تو پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی۔

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾

(پ۱۸، النور:۲۲)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ مُعاف کریں اور دَرگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: بے شک میری آرزُو ہے کہ اللہ پاک میری مغفرت کرے اور میں مِسطح (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا، اُس کو کبھی مَوقُوف (یعنی بند) نہ کروں گا چُنانچہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اس (مالی تَعاوُن) کو جاری فرما دیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے خالہ زاد بھائی (یعنی اپنے کزن) حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے (مالی تعاون ختم) کرنے کی قَسَم کھالی تھی مگر جب یہ آیتِ نازِل ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رِضائے الٰہی کی خاطِر حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مُعاف فرمادیا۔ غور کیجئے! اگر ایسا مُعاملہ ہمارے ساتھ پیش آجائے تو ہم ایسی اسلامی بہنوں سے بات چیت، حتّٰی کہ سَلام دُعا کرنا بھی چھوڑ دیتی ہیں بلکہ ہم تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رِشتہ دار اسلامی بہنوں سے تَعلُّقات توڑ دیتی، حُسنِ سُلُوک یعنی اچھے سلوک

1 ... خزائن العرفان ص ۵۶۳ از نیکی کی دعوت ۱۶۰

سے ہاتھ کھینچ لیتی اور بات چیت خَتْم کر دیتی ہیں۔ ہم سبھی کو چاہئے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس اسلامی بہن سے اَن بَن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرْعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض اسلامی بہنوں سے ''صُلْح و صفائی'' کی ترکیب شُروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔اِنْ شَآءَاللہ! سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ یعنی جو اللہ پاک کیلئے عاجِزی کرتا ہے اللہ پاک اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔[1] اپنے گھروں اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے اپنے قَرابت داروں سے حُسنِ سُلُوک اور صِلۂ رحمی کی عادت بنایئے اور جس قدر ممکن ہو قطعِ تعلّقی سے بچنے کی کوشش کیجئے کیونکہ دیگر گُناہوں کا وَبال تو صرف گُناہ کرنے والی پر ہی آتا ہے مگر رِشتہ داری توڑنے کی نحوست کے سبب پُوری قوم رَحْمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔

صِلۂ رحمی کا قرآنی حکم

اللہ پاک نے ہمیں رِشتہ داروں، یتیموں، بے سہاروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کرنے کا حکم دیا ہے چُنانچہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الرُّوْم کی آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو رشتہ دار کو اُس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور اُنہیں کا کام بنا۔

---

1 ... شُعَبُ الْاِیمان، باب فی حسنِ الخلق، ۶/۲۷۶، حدیث: ۸۱۴۰

مشہور مفسّرِ قرآن، حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ تمام قرابت داروں کے حُقُوق اَدا کرنے کا حکم دے رہی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ہر رِشْتہ دار کا حق ہے، اس میں تمام قرابت دار شامل ہیں اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرابت داروں سے سُلُوک اور صَدَقہ و خَیْرات نام و نُمود، رَسْم کی پابندی سے نہ کرے، مَحْض رَبِّ کریم کی رِضا کے لیے کرے، تب ثواب کا مُسْتَحِق ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ① (پارہ:۴، النساء:۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشْتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وَقْت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مشہور مفسّرِ قرآن، حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ حکومتِ وَقْت

1... تفسیرِ نعیمی، ۴/۴۵۶

اگر کسی کو کسی کام سے مَنْع کردے اور اس جُرم کے مُرتکب (یعنی اُس جرم کرنے والے) پر سزا کا اِعْلان بھی کردے، تو کوئی سمجھدار شخص جان بُوجھ کر اس کام کو ہرگز نہیں کرے گا اور اس سے بچنے کی کوشش کرے گا، ذَرا سوچئے کہ ہم ایک دُنیاوی حاکم کے مَنْع کرنے پر تو ایک جُرم سے گھبرائیں، مگر رَبُّ الْعٰلَمِیْن جو اَحْکَمُ الْحَاکِمِین ہے ہمارے نَفْع و نُقْصان کا مالک ہے، ہماری زِندگی وموت اسی کے قبضۂ قُدرت میں ہے، ایسی قُدرت وطاقت رکھنے والی ذات کے اَحکامات کے بَرخِلاف ہم کام کرتی پھریں تو یہ کیسی نادانی ہے؟ صِلۂ رحمی کی اس قدر اَہَمِیّت ہے کہ اگر کوئی اپنے رِشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک یعنی اچھا سلوک نہ کرنے کی قسم کھابیٹھے تو ایسی صُورت میں بھی صِلۂ رحمی کرنے کا حکم ہے اور قسم کا کَفّارہ اَدا کرنا ہوگا۔

قسم توڑ دو!

حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالاَحْوَص عَوف بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ان کے والد فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں: کہ میں اپنے چچازاد بھائی سے کچھ مانگتا ہوں، تو وہ نہیں دیتا اور نہ ہی صِلۂ رِحمی کرتا ہے، پھر جب اُسے میری ضرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے، حالانکہ میں قسم کھاچکا ہوں کہ نہ اُسے کچھ دوں گا اور نہ ہی صِلَۂ رِحمی کروں گا۔ تو حُضُور، سَراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کَفّارہ دے دوں۔[1]

1 . . . نسائی، کتاب الایمان والنذور، باب الکفارة بعد الحنث، ص ۶۱۹، حدیث: ۳۷۹۳

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ اگر کسی نے ظُلماً اِیذا دینے، قطعِ تعلق کرنے، یا کسی کے حقوق ادا نہ کرنے کی قَسم کھائی، تو اِس قسم کو توڑ کر اس کا کَفّارہ دینا ہوگا اور اس قسم کو پُورا کرنا گناہ ہے جیسا کہ

سب سے زیادہ گناہ

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں کو نقصان پہنچانے کے لئے قَسم کھائے، تو خدا کی قسم! اُس کو نُقصان دینا اور قسم کو پُورا کرنا، اللہ پاک کے نزدیک زیادہ گُناہ ہے، اِس سے کہ وہ اِس قسم (توڑنے) کے بدلے کَفّارہ دے کہ جو اللہ پاک نے اُس پر مُقرّر فرمایا ہے۔[1]

مشہور مفسّرِ قرآن، حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق مارنے پر قسم کھالے مثلاً یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پُورا کرنا گناہ ہے۔ اِس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق اَدا کرے، خیال رہے! یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پُوری نہ کرنا بھی گُناہ، مگر پُوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پُوری کرنا بہُت بڑا گناہ ہے، پُوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ رَبّ کے نام کی بے اَدَبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے۔ اِسی لیے اُس پر کَفّارہ واجِب ہوتا ہے، مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گُناہ کا باعث ہے۔[2]

1... بُخاری، کتاب الایمان والنذر، باب قول اللہ تعالٰی، ۴/۲۸۱، حدیث: ۶۶۲۵

2... مرآۃ المناجیح، ۵/۱۹۸ ملتقطاً

صِلَۂ رحمی کا مطلب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صِلَۂ رحمی کی اَہَمِّیَّت تو ہم نے سُن لی، صِلَۂ رحمی کہتے کسے ہیں؟ آیئے اس کی تعریف بھی سنتی ہیں۔ صِلَہ کا لُغوی معنیٰ ہے: **اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِحْسَانِ** یعنی کسی بھی قسم کی بھلائی اوراحسان کرنا۔[1] اور رِحْم سے مُراد قَرابت، رشتے داری ہے۔[2] بہارِ شریعت میں ہے: صِلَۂ رحم کے معنیٰ رشتے کو جوڑنا ہے، یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلُوک (یعنی بھلائی) کرنا۔[3]

رشتہ داروں سے تعلق مضبوط کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے رِشْتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے تَعَلُّق میں ہمیشگی کو ملحوظ رکھنا، ان کی مدد و خَیْر خواہی کرنا، غمی خُوشی اور دُکھ دَرْد میں ان کے ساتھ شریک ہونا، تَقاریب و تہوار میں انہیں مَدْعُو کرنا، ان کی دعوتوں میں شرکت کرنا اور اس طرح کے دیگر سب نیک کام صِلَۂ رحمی میں شامل ہیں۔ صِلَۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے) کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی، تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آئی، تم اُس کے پاس چلی گئیں۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے

1... الزواجر، ۱۵۶/۲

2... لسان العرب، ۱۴۷۹/۱

3... بہارِ شریعت، ۵۵۸/۳، حصہ: ۱۶

اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتی ہے، بے اِعتنائی (یعنی لاپرواہی) کرتی ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔[1]

صلۂ رحمی کی حقیقت

نبیِ مکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: رِشتہ جوڑنے والا وہ نہیں، جو یہ بدلہ چُکائے، لیکن جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑ دے۔[2] ایک اور حدیثِ پاک ہے کہ ان لوگوں میں سے مت بنو، جو یہ کہتے ہیں: اگر لوگ ہم سے بھلائی کریں گے، تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ہم پر ظُلم کریں گے، تو ہم بھی بدلے میں ظُلم کریں گے، بلکہ خُود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ لوگ تُم سے اچھائی کریں تو تُم بھی ان سے اچھائی کرو اور اگر لوگ تم سے بُرائی کریں، تب بھی تم ظُلم نہ کرو![3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دونوں اَحادیثِ مُبارَکہ جو ابھی ہم نے سُنیں، ان سے معلوم ہوا کہ صِلۂ رحمی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی رِشتہ دار ہمیں محروم کرے، تب بھی ہم اسے عطا کریں، وہ اگر ظُلم کرے تو پھر بھی ہم اسے مُعاف کر دیں۔ ہمیں چاہیے کہ اگر ہماری وہ رشتہ دار اسلامی بہن جو ہم سے رُوٹھی ہوئی

1... رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۷۸، از نیکی کی دعوت، ص ۱۵۸

2... بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافی، ۴/۹۸، حدیث: ۵۹۹۱

3... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاحسان والعفو، ۳/۴۰۵، حدیث: ۲۰۱۴

ہے، سالہا سال سے قطعِ تَعَلُّق اِختیار کر رکھا ہے یا معمولی سی بات پر بول چال بند ہے، تو ہمیں خُود ان کے پاس جاکر سمجھانا چاہیے اور مُعافی تَلافی کرنی چاہیے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ سب ہمارے نَفْس پر بہت گراں گُزرے گا اور شیطان کبھی بھی آپس میں صُلح نہیں کرنے دے گا اور ہمارے ذِہن میں طرح طرح کے وَسْوَسے ڈالے گا کہ "ہم اس کے گھر پر کیوں جائیں، جو ہمارے گھر میں قدم رکھنا ہی گوارا نہیں کرتی" یا "جو ہماری دعوت ٹھکرا دے، ہم اس کی دعوت کیوں قَبول کریں؟" "جو ہماری کسی تقریب میں آنا نہیں چاہتی، ہم اس کے پاس کیونکر جائیں؟" "ہر بار ہم ہی پہل کیوں کریں؟" "آخر ہم کتنا جھکیں؟" وغیرہ وغیرہ اس طرح کے بہت سے وَسْوَسے ذِہن میں آئیں گے، لیکن یاد رکھئے! یہی اِمتحان کا وَقْت ہے کہ ہم اپنے نَفْس کی بات مان کر اپنی آخرت برباد کرتی ہیں یا اپنے نَفْس پر جَبْر کرتے ہوئے اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات پر عمل کرکے اپنی آخرت کی بہتری کا سامان کرتی ہیں۔ اس لیے ہمت کیجئے! شیطان کی مُخالَفت کیجئے اور صلۂ رحمی کا ثواب پانے کی نِیَّت سے اپنی ناراض رِشتہ دار اسلامی بہنوں کو مَنانے کا پکا اِرادہ کرلیجئے۔

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مُبارَکہ بیان فرمارہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جاکر اس کا سبب پُوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی

سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟)نوجوان نے حاضر ہو کر جب پُوچھا تو حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سُنا ہے: جس قوم میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر اللہ پاک کی رَحمت کا نُزول نہیں ہوتا۔[1]

صِلۂ رحمی کے فضائل

آیئے! ترغیب کے لیے صِلۂ رحمی کی فضیلت کے مُتَعلِّق تین(3) فرامینِ مُصْطَفٰے سنتی ہیں:

1) جو چاہے کہ اس کے رِزْق میں وُسعت دی جائے اور اس کی موت میں دیر کی جائے تو وہ صِلۂ رحمی کرے۔[2]

2) رشتے جوڑنا گھر والوں میں مَحَبَّت ہے، مال میں برکت ہے، عُمر میں درازی ہے۔[3]

3) بیشک اللہ پاک ایک قوم کی وجہ سے دُنیا کو آباد رکھتا ہے اور ان کی وجہ سے مال میں اِضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے، ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عرض کیا گیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیسے؟ فرمایا: ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلُّق جوڑنے کی وجہ سے۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... اَلزَّواجِرُ عَنِ اقتِرافِ الکبائِر، ۲/۳۵۱

2... بخاری، کتاب الادب، باب من بسط له فی الرزق ۔۔۔، ۴/۹۷، حدیث: ۵۹۸۵

3... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی تعلیم النسب، ۳/۳۹۴، حدیث: ۱۹۸۶

4... معجم کبیر، ۱۲/۶۷، حدیث: ۱۲۵۵۶

قَطعِ رحمی کا سبب بدگُمانی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی صِلۂ رحمی یعنی اپنے رشتہ داروں سے اچھا سُلُوک کرنے میں عزّت و شَرافت، نَجاتِ آخرت، خُوشنودیِ رَبُّ العزّت، ترقّیِ رِزْق اور عُمر میں برکت کے ساتھ ساتھ بہت سی برکتیں ہیں۔ جبکہ رشتہ توڑنے میں اللہ پاک کی ناراضی اور آخرت کی بربادی کے ساتھ ساتھ دُنیوی نُقصانات بھی بہت زِیادہ ہیں۔ عُموماً رِشتہ داری ختم ہونے کا سبب حُسنِ ظن کی کمی اور بدگمانی کی کثرت بھی ہے۔ افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں شکوک وشُبہات کی بُنیاد پر ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی کرنا عام ہے، مثلاً ہم نے اپنی کسی اسلامی بہن کو کسی تقریب میں شرکت کی دعوت دی، لیکن وہ تقریب میں شرکت نہیں کر پائی، تو اب اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خُوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں اور یہ ذِہن بنالیا جاتا ہے کہ چونکہ اس نے ہماری تقریب کا "بائیکاٹ" کیا ہے، اس لیے ہم بھی اس کی کسی تقریب میں شرکت نہیں کریں گی اور یُوں محض بدگُمانی کی بُنیاد پر دو(2) خاندانوں میں اَن بَن ہو جاتی ہے اور وَقْت گُزرنے کے ساتھ ساتھ یہ دُوریاں اس قدر پُختہ ہو جاتی ہیں کہ برسہا برس تک ایک دوسرے سے جُدا رہتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہو تو اُس کے بارے میں اچّھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مثلاً وہ نہ آنے والی بیمار ہو گئی ہو گی، بُھول گئی ہو گی، ضَروری کام آپڑا ہو گا، یا کوئی سخت مجبوری ہو گی، جس کی وضاحت اس کے لئے دُشوار ہو گی وغیرہ وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں حُسنِ ظن رکھ کر ثواب کمانے اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہیے۔

حُسنِ ظن کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ** یعنی حُسنِ ظَن عُمدہ عِبادت ہے۔[1] مشہور مفسّرِ قرآن، حضرت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مُسلمانوں سے اچّھا گُمان کرنا، ان پر بد گُمانی نہ کرنا یہ بھی اچّھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔[2]

اور بالفرض اگر ہماری کوئی رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے یاجان بُوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آئی، یا ہمیں اپنے یہاں مَدعو نہیں کِیا، بلکہ اس نے کُھلَّم کُھلّا ہمارے ساتھ بد سُلوکی کی تب بھی ہمیں حوصلہ بڑا رکھتے ہوئے تعلُّقات بر قرار رکھنے چاہئیں، حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشّان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے، یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تَعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَسا اَوقات رشتہ داروں سے لاتعلّقی اور قَطعِ رحمی کی وجہ ان سے سَرزَد ہونے والی معمولی غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ ہماری کوئی

1...ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۳۸۷/۴، حدیث: ۴۹۹۳

2...مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۲۱

3...مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ آل عمران، ۱۲/۳، حدیث: ۳۲۱۵

رِشتہ دار اگر بُھولے سے کوئی بات کہہ دے یا کوئی ایسا کام کر ڈالے، جو ہماری دل آزاری کا سبب بنے تو ہم اپنے عُیُوب کو پَسِ پُشت ڈال کر نَفْس و شیطان کی چالوں میں آکر اُس رِشتے دار اسلامی بہن سے بات چیت، لَیْن دَیْن اور دیگر مُعامَلات وتَعَلُّقات ختم کر ڈالتی، اُس کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس سے بائیکاٹ کرنے کا اِرادہ کر لیتی ہیں۔ اب وہ بے چاری ہمارے سامنے ہاتھ جوڑے، بار بار مُعافی مانگے، مگر ہم اسے بخشنے کو تیار نہیں ہوتیں اور ہمیں کوئی سمجھانے کی کوشش کرے، تو اسے بھی خاموش کرا دیتی ہیں۔ حالانکہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں آپس میں دُشمنی وحَسَد رکھنے، تَعَلُّقات توڑنے اور مَعْذِرَت کرنے والیوں کی مَعْذِرَت کو رَدّ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ

ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو

نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، نہ ایک دوسرے سے دُشمنی کرو، نہ حَسَد کرو، نہ تَعَلُّقات توڑنے والے بنو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ مُسلمان، مُسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظُلْم کرتا ہے، نہ اُسے مَحروم کرتا ہے اور نہ اُسے رُسوا کرتا ہے۔ [1] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ مِنْ شَیْءٍ بَلَغَہٗ عَنْہُ فَلَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ لَمْ یَرِدْ عَلَی الْحَوْضِ یعنی جو کوئی اپنے مُسلمان بھائی سے مَعْذرت کرے اور وہ اُس کا عُذر

---

1 ... مسلم، کتاب البر و الصلة، تحریم ظلم المسلم...الخ، ص ۱۳۸۶، حدیث: ۲۵۶۴ ملتقطاً و بتقدم وتاخر

قَبول نہ کرے تو، اُسے حوضِ کوثر پر حاضِر ہونا نصیب نہ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک چھت تلے، پھر بھی ناراضی؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! جب ایک عام مُسلمان اسلامی بہن سے اچھا سُلُوک کرنے، اس سے مَحَبَّت قائم رکھنے، تعلُّق بنانے اور اسے نبھانے کی ترغیب ہے تو وہ اَفراد کہ جن کے ساتھ ہمارے خُون کے رشتے قائم ہیں، مثلاً والدین، بہن، بھائی وغیرہ تو اُن کے ساتھ تو ہمیں اور بھی زیادہ حُسنِ سُلُوک اور خَیر خواہی کا برتاؤ کرنا چاہیے اور رِشتہ داروں میں سے بھی سب سے زیادہ ہمارے حُسنِ سُلُوک کے مُستَحِق ہمارے والدین اور بہن بھائی ہیں۔ والدین وہ ہیں جنہوں نے ہمیں پالا، ہماری اچھی تَربِیَت کی، اچھائی بُرائی کی تمیز سکھائی، خُود مَشَقَّت اُٹھا کر ہماری راحت کا سامان کیا۔ جبکہ بہن بھائی وہ ہیں، جو ہمارے بچپن کے ساتھی، اچھے بُرے وَقْت کے رفیق اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ مگر افسوس! کہ آج کل اگر والِدَین اپنی اَولاد سے نالاں دِکھائی دیتے ہیں تو اَولاد بھی اپنے والِدَین سے مُنہ موڑتی نظر آتی ہے، بڑے بہن بھائی اپنے چھوٹوں سے ناراض ہیں تو چھوٹے بھی اپنے بڑے بہن بھائیوں کے ساتھ اَدَب واِحترام سے پیش آنے کو تیار نہیں۔ افسوس! کہ معمولی سی تلخیوں کی بِنا پر ایک چھت تلے رہنے کے باوُجُود کئی کئی دن تک سگے بہن بھائیوں کی آپس میں بات چیت بند رہتی ہے اور اگر دُور رہتے ہوں تو کئی کئی مہینے بَسا

1...معجم اوسط، ۳۷۶/۴، حدیث: ۶۲۹۵

اَوقات سالوں تک ایک دوسرے کی صُورت دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلۂ رحمی کرنا ایک مجبوری!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رشتے داروں کے حُقُوق کی اَدائیگی اور اُن سے صِلَۂ رِحمی کرنا، یقیناً باعثِ سعادت ہے، لیکن ہمیں اِس کا کامل فائدہ اُسی صُورت میں نصیب ہو گا کہ جب ہم دل سے اِس نیکی کو سَر اَنجام دیں گی۔ افسوس! اب رشتہ داری تو صِرف نام کی رہ گئی ہے اور آج کل صِلۂ رِحمی کرنا گویا کہ ایک مجبوری بن چکی ہے، بعض اسلامی بہنیں ظاہراً تو بڑی مِلَنْسار لگتی ہیں، لیکن اُن کا دل کینے سے بھرا ہوتا ہے، بعض نادان نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر ذاتی وُجوہات کی بِنا پر یا خواہ مخواہ رشتے داروں سے قَطعِ تَعَلُّق کرلیتی ہیں شادی وغیرہ کی تقاریب ہوں یا مُبارک اَیّام کی آمد، بُزرگوں کے اِیصالِ ثواب کی نذر و نیاز کا اِہتِمام ہو یا اجتماعِ ذکر و نعت وغیرہ، بعضوں کا یہ معمول ہوتا ہے کہ وہ اِن میں صرف اُنہی اسلامی بہنوں کو دعوت دینے کی زحمت کرتی یا اُنہی کے گھروں میں کھانا وغیرہ بھجوادیتی ہیں کہ جو اُنہیں اپنے یہاں کی تقاریب میں بُلاتی ہیں یا جن قرابت داروں کے ساتھ اُن کے مَفادات وابستہ ہوتے ہیں، اِس کے بَرعکس جو رشتے دار اُن کے کام نہیں آتے یا بے چارے غُربت و اَفلاس کے باعث اُنہیں اپنے یہاں نہیں بُلاتے، تو ایسوں کو اپنی تقاریب میں بُلانا تو کُجا اُن سے دُعا سلام کی حد تک بھی تَعَلُّقات قائم رکھنا اُنہیں ناگوار

گُزرتا ہے، حتّٰی کہ کچھ خاندانوں کے درمیان ذاتی دُشمنیاں اُنہیں فوتگی کے موقع پر تَعْزِیَت کے مُعاملے میں آڑ بن جاتی ہیں، اَلغَرَض رشتے داروں میں اب پہلے جیسی مَحَبَّت و خُلوص اور خَیر خواہی کا جذبہ بالکل ہی ختم ہوتا دکھائی دے رہا ہے، کیونکہ ہم نے اُن کے درمیان خُود ساختہ دَرَجہ بندیاں کردی ہیں، ایسے نازُک حالات کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا ذرا مشکل نہیں کہ حقیقی صِلۂ رِحمی کو اب ایک بوجھ سمجھا جانے لگا ہے۔

قریبی رشتہ داروں سے قطعِ تَعَلُّق کرنے اور مشکل میں ان کے کام نہ آنے کی مذمّت پر چند عبرت آموز احادیثِ مُبارکہ سُنئے، خوفِ خدا سے لرزیئے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کی نِیَّت کرلیجئے:

1. اے اُمتِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! قسم ہے اُس ذات کی! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، اللہ پاک اُس شخص کے صَدَقے کو قبول نہیں فرماتا، جس کے رشتے دار اُس کی بھلائی کرنے کے مُحتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے، قسم ہے اُس ذات کی! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے، اللہ پاک ایسے شخص کی طرف قِیامت کے دن نَظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔[1]
2. جو شخص اپنے کسی قریبی رشتے دار کے پاس آکر اُس کی حاجت سے زائد وہ شے مانگے، جو اُسے اللہ پاک نے عطا فرمائی ہے، لیکن وہ اُس پر بخل کرے، تو اللہ پاک جہنّم سے ایک اَژدھا نکالے گا جس کا نام شُجاع ہو گا، وہ زبان کو حَرَکت دیتا ہو گا اور اُس شخص کے گلے کا ہار بن جائے گا۔[2]

1... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ...الخ، ۳/۲۹۷، حدیث: ۴۶۵۲

2... معجم اوسط، ۴/۱۶۷، حدیث: ۵۵۹۳

3. جس گُناہ کی سزا دُنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اُس کے لیے آخِرت میں بھی عذاب کا ذَخیرہ رہے، وہ بَغاوت اور قَطعِ رِحم سے بڑھ کر نہیں۔ (1)

تعلّقات توڑنے کی سزا

حضرت یحییٰ بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مکّۂ مکرّمہ میں ایک نیک شخص خُراسان کا رہنے والا تھا، لوگ اس کے پاس اپنی اَمانتیں رکھتے تھے، ایک شخص اس کے پاس دس ہزار اشرفیاں اَمانت رکھوا کر اپنی کسی ضَرورت سے سفر میں چلا گیا، جب وہ واپس آیا تو خُراسانی فوت ہو چکا تھا، اس کے اہل وعیال سے اپنی اَمانت کا حال پوچھا: تو انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، اَمانت رکھنے والے نے علمائے مکہ سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ انہوں نے کہا: ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ خراسانی جنتی ہو گا، تم ایسا کرو کہ آدھی یا تہائی رات گزرنے کے بعد زَمزم کے کنویں پر جا کر اُس کا نام لے کر آواز دینا اور اُس سے پوچھنا۔ اس نے تین راتیں ایسا ہی کیا، وہاں سے کوئی جواب نہ ملا، اُس نے پھر جا کر ان علمائے کرام کو بتایا، انہوں نے **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ** پڑھ کر کہا: ہمیں ڈر ہے کہ وہ شاید جنتی نہ ہو، تم یمن چلے جاؤ وہاں بَرَہُوت نامی وادی میں ایک کنواں ہے، اس پر پہنچ کر اسی طرح آواز دو، اس نے ایسا ہی کیا تو پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ میں نے اس کو گھر میں فلاں جگہ دَفن کیا ہے اور میں نے اپنے گھر والوں کے پاس بھی امانت کو نہیں رکھا، میرے لڑکے کے پاس جاؤ اور اس جگہ کو کھودو تمہیں مل جائے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور مال مل گیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تُو تو بہت نیک آدمی تھا تو یہاں پہنچ گیا؟ وہ بولا: میرے

1... ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ۱۲۲، ۴/۲۲۹، حدیث: ۲۵۱۹

کچھ رشتے دار خراسان میں تھے جن سے میں نے قَطعِ تعلّق (یعنی رشتہ توڑ) کر رکھا تھا اسی حالت میں میری موت آگئی اس سبب سے اللہ پاک نے مجھے یہ سزا دی اور اس مقام پر پہنچادیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! قَطعِ رحمی یعنی اپنے رِشتہ داروں سے تعلقات ختم کرنا کس قدر بُری چیز ہے کہ اس کی وجہ سے بہت سی نیکیوں کا اجر بھی ضائع ہو تا ہے اور آخرت میں اللہ پاک کی رحمت سے دُوری کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ رِشتہ داروں سے بھلائی نہ کرنے والیوں کی طرف بروزِ قیامت، اللہ رَبُّ العزت نظرِ رحمت نہ فرمائے گا، رشتے داروں سے تعلقات ختم کرنے والی کو آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی سزا دی جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عُموماً وہ رشتہ دار کہ جن کا اُٹھنا بیٹھنا زیادہ ہو اور میل ملاپ بھی بکثرت ہو تو انہیں رنجیدگی اور ناراضی کا سامنا بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ بہن بھائی آپس میں زیادہ قریب ہوتے ہیں، اس لیے عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات بھی خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن اگر ہم شریعت کے تقاضوں اور اَخلاقیات کو ملحوظ رکھیں تو اِنْ شَآءَ اللہ ان ناچاقیوں اور ناراضیوں کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے کیا حُقُوق ہیں اور چھوٹوں پر اپنے بڑے بہن بھائیوں کے کیا حُقُوق ہیں؟ آئیے یہ بھی سنتی ہیں: اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین

1... تنبیہ الغافلین، ص ۷۲ ملخصاً

بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے حُقُوق وآداب

بڑے بھائی اور بڑی بہن پر، چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق میں سے ہے کہ

1. والِدَین کی وفات پر چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا اور ان کی اَچّھی تَربِیَت کرنا۔
2. ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا۔
3. والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفْقت و مَحبَّت سے پیش آنا۔
4. غیبت، چُغلی، بدگُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے تو ان سے بدرجۂ اُولیٰ ناجائز ہے۔
5. بَتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاو کرنا۔

چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے حُقُوق و آداب

اسی طرح چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے یہ حُقُوق و آداب ہیں کہ

1. ان کی عزّت واِحترام کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ ومقام دینا۔
2. والِدَین کی غیر مَوْجُودگی میں انہیں والدین کا مرتبہ دینا، ورنہ انہیں اپنا سرپرست ورَہنُما سمجھنا۔
3. حتَّی الاِمکان ان کے جائز اَحکامات پر عمل کی کوشش کرنا۔
4. اپنی طرف سے ہونے والی غلطیوں پر خُود بڑھ کر مُعافی مانگنا۔
5. ان کی دل آزاریوں سے بچنے کی کوشش کرنا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم بھی ان مدنی پھولوں پر عمل کی کوشش کریں گی، تو اِنْ شَآءَ اللہ عمل کی برکت سے بہن بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناراضیوں اور ان کے سبب پیدا ہونے والی دُوریوں سے کافی حد تک چھٹکارا مل جائے گا، اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذُوالحِجَّۃِ الْحَرام کا مبارک مہینا اپنی بہاریں لٹا رہا ہے۔ اس مقدس مہینے میں ایک عظیم شخصیت خلیفۂ اعلیٰ حضرت **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاءالدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک ہے۔ آیئے! برکت حاصل کرنے کے لیے ان کی پاکیزہ سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتی ہیں، چنانچہ

نام ونسب وتاریخِ پیدائش

☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا نام ضِیاءُ الدین احمد ہے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا پیدائشی نام "احمد مختار" ہے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے بعد میں آپ کا نام "ضِیاءُ الدِّین" رکھ دیا تھا، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** بروز پیر ربیع الاول 1294ھ مطابق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔[1] ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ

1 . . . سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۴ ملتقطا

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرشِد ہیں، ☆ سَیِّدی قطبِ مدینہ سے لاکھوں کروڑوں دعوتِ اسلامی والے محبت و عقیدت رکھتے ہیں، ☆ یہی وجہ ہے کہ سَیِّدی قطبِ مدینہ کی وِلادت کے مکانِ عالیشان کو خرید کر دعوتِ اسلامی نے **مسجد و مدرسۃ المدینہ** میں تبدیل کر دیا ہے۔ ☆ **سَیِّدی قطبِ مدینہ** نے اِبتِدائی تعلیم اپنے داداجان (Grandfather) سے حاصِل کی، سَیِّدی قطبِ مدینہ نے سیالکوٹ (پنجاب پاکستان) کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پڑھا ☆ **سَیِّدی قطبِ مدینہ** نے تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔[1] اسی دوران آپ، اُستادِ محترم کے ہمراہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مُرید ہوئے اور پھر خلافت سے نوازے گئے۔ ☆ **سَیِّدی قطبِ مدینہ** نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق کے مالک تھے، ☆ **سَیِّدی قطبِ مدینہ** ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، ☆ **سَیِّدی قطبِ مدینہ** شب بیدار اور تہجُّد گزار تھے، ☆ **سَیِّدی قطبِ مدینہ** کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔[2] ☆ سیدی قطبِ مدینہ **77 سال** مدینہ شریف میں مقیم رہے۔ ☆ سیدی قطبِ مدینہ کے مکانِ عالی شان پر روزانہ محفلِ نعت منعقد ہوتی تھی۔

وصالِ پُر ملال اور تدفین

☆ **سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا وصال 4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بروزِ جمعہ دورانِ

1... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۷ ملخصا

2... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۸۶ بتغیر

اذان ہوا، ☆سَیِّدی قطبِ مدینہ کے غُسل شریف کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کفن کو اس مبارک پانی سے دھویا گیا جس پانی سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کو غُسل دیا گیا اور مُختلِف تَبَرُّکات رکھے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ ☆سَیِّدی قطبِ مدینہ کا جنازۂ مبارکہ بعد نمازِ عصر دُرود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں اُٹھایا گیا، ☆سَیِّدی قطبِ مدینہ کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّت البقیع میں اَہلِ بَیْتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قرب میں دفن کیا گیا۔[1]

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے پیرو مرشد کی بارگاہِ بےکس پناہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

مجھ کو دیدو بقیعِ غَرقَد میں — اپنے قدموں میں جا ضِیاءُ الدّین

مُصطَفٰے کا پڑوس جنّت میں — مجھ کو حق سے دِلا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۵۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک سے مُتَعلِّق مفید نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک سے متعلق چند مفید نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے مُتَعلِّق چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری امت تک پہنچا دے گا اللہ پاک (قیامت

1... سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷

کے دن) اس کو اس شان کے ساتھ اٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے لئے گواہی دوں گا۔[1] (2) فرمایا: اللہ پاک اس کو تَر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔[2] ☆ حدیث حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول، فعل، حال اور تقریر کو کہتے ہیں۔[3] ☆ اس علم کو حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اگر ساری اُمّت میں اس کا عالم نہ پایا جائے تو ساری امت گنہگار ہو گی۔[4] ☆ بہت سے قرآنی احکام ایسے ہیں کہ ان کے اِجمال کی تفسیر حدیث سے ہوتی ہے۔[5] ☆ قرآنِ مجید کے بعد احکامِ شریعت کی دلیل بننے میں حدیث ہی کا درجہ ہے۔ ☆ بغیر احادیثِ رسول پر ایمان لائے نہ کوئی قرآن کے مَعانی و مَطالب کو کماحقُّہٗ سمجھ سکتا ہے نہ دینِ اسلام پر عمل کر سکتا ہے۔[6] ☆ اسلام میں کلامُ اللہ (قرآن) کے بعد کلامِ رَسُولُ اللہ (حدیث) کا درجہ ہے۔[7] ☆ ہر انسان پر حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فرض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سنت جانے ناممکن ہے۔[8] ☆ احادیث سے انکار کے بعد قرآن پر ایمان کا دعویٰ باطل محض ہے۔[9] ☆ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/۶۸، حدیث: ۲۵۸

2 . . . ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث...الخ، ۴/۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵

3 . . . نزہۃ القاری، ۱/۸۷

4 . . . نصاب اصول حدیث مع افادۃ رضویہ، ۲۸

5 . . . منتخب حدیثیں، ص ۱۱

6 . . . منتخب حدیثیں، ص ۳۴

7 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/۲

8 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/۹

9 . . . نزہۃ القاری، ۱/۶۳

کہ یہ واقعی حدیث مبارکہ ہے، اُس وقت تک بیان نہ کریں۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** **ھِدْیَۃً** حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . فیضان فاروق اعظم، ۲/ ۴۵۱

بیان: 10 ہر مبلغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہو گا۔[1]

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحت ارشاد فرماتے ہیں: قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذَریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنَّت ملتی ہے اور اس (نیکی) سے بزمِ جنَّت کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملتے ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴
2 ... مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہمارے بیان کا موضوع ہے "ریا کاری گناہِ کبیرہ ہے" اس بیان میں رِیاکاری سے متعلق واقعات، رِیاکاری کی مذمّت پر

---

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آیاتِ قُرآنی و اَحادیثِ مُبارکہ کے ساتھ ساتھ رِیاکاری کی تعریف، رِیاکاری کی چند مثالیں، رِیاکاری کے حوالے سے بُزرگانِ دین کے اقوال اور ریاکاری کے عِلاج کے متعلق اہم نکات سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا پوشیدہ عمل

اَمِیْرُالْمُؤمنین، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رات کے وقت مدینۂ منورہ کے کسی محلے میں رہنے والی ایک نابینا بوڑھی عورت کے گھریلو کام کاج کر دیا کرتے تھے، آپ اس کے لیے پانی بھر کر لاتے اور اس کے تمام کام سر انجام دیتے۔ حسبِ معمول ایک مرتبہ بڑھیا کے گھر آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سارے کام ان سے پہلے ہی کوئی کر گیا تھا۔ بہر حال دوسرے دن تھوڑا جلدی آئے تو بھی وہی صورتِ حال تھی کہ سب کام پہلے ہی ہو چکے تھے۔ جب دو تین دن ایسا ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بہت تشویش ہوئی کہ ایسا کون ہے جو مجھ سے نیکیوں میں سبقت لے جاتا ہے؟ ایک دن آپ دن ہی میں آکر کہیں چھپ گئے جب رات ہوئی تو دیکھا کہ خلیفۂ وقت اَمیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تشریف لائے اور اس نابینا بڑھیا کے سارے کام کر دیئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بڑے حیران ہوئے کہ خلیفۂ وقت ہونے کے باوجود ایسی اِنکساری! پھر کہنے لگے: حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی تو ہیں جو مجھ سے نیکیوں میں سَبقت لے جاتے ہیں۔[1]

1- کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، جزء:۱۲، ۶/۲۲۱، حدیث:۳۵۶۰۲

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ امیرُ المومنین حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خلیفۂ وقت ہونے کے باوجود اُس نابینا بڑھیا کے گھر کے کام کاج خود اپنے مُبارَک ہاتھوں سے سر انجام دیتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قطعاً اس بات کو پسند نہ فرماتے کہ کوئی دوسرا آپ کے عمل سے باخبر ہو کر تعریف کرے، جبھی تو رات کے اندھیرے میں پوشیدہ طور پر اُس بڑھیا کے گھر کے کام کاج کر دیا کرتے تھے۔ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی طرح ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن بھی اپنے اَعمال کو پوشیدہ رکھتے تھے، مگر افسوس! فی زمانہ ہم اگر کسی کے ساتھ اِحسان و بھلائی کر دیں تو دوسری اسلامی بہنوں کو خود بتاتی ہیں تاکہ ہماری تعریف کی جائے۔ اپنی عبادت کا اظہار کرتی ہیں تاکہ ہماری واہ واہ ہو۔ اپنی نیکیاں ظاہر کرتی ہیں تاکہ ہمیں دین کی خدمت کرنے والی کہا جائے۔ یاد رکھئے! ریاکاری یعنی کسی کو دِکھانے کے لئے نیک کام کرنے کے دنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ اُخروی نقصان بھی بہت زیادہ ہیں۔ آیئے! ایک حدیثِ مُبارکہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

ریاکار کے چار نام

ایک شخص نے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرض کی: کل بروزِ قیامت کون سی چیز نَجات دِلائے گی؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ بددِیانتی نہ کرنا۔ تو اس نے پھر عرض کی: بندہ اللہ کے ساتھ بددِیانتی کیسے کر سکتا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو جس کا حکم تمہیں اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیا ہو، لیکن تمہارا

مقصود غیرُ اللہ کی رضا کا حصول ہو، لہٰذا ریاکاری سے بچتے رہو، کیونکہ یہ اللہ کے ساتھ شرک ہے اور قیامت کے دن ریا کار کو لوگوں کے سامنے چار ناموں سے پکارا جائے گا **اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافر! اے خسارہ پانے والے!** تیرا عمل خراب ہوا اور تیرا اجر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے لئے کوئی حصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تو اپنا ثواب اس کے پاس جا کر تلاش کر جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔[1]

اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایت سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ دوسروں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والوں کو قیامت کے دن کس قدر ندامت وشرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اوّل تو نفس وشیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نفس و شیطان ہماری عِبادت کو مقبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگادیتے ہیں، اس کے لئے ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غلطی کروادیتے ہیں جو اِسے ضائع کردیتی ہے یا پھر عبادت کے بعد ہمارے دل میں شہرت کی خواہش گھر کرلیتی ہے۔ کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خود بلاضرورتِ شرعی اپنی نیکیوں کا اظہار کرکے **"اپنے مُنہ میاں مٹھو"** بننے سے باز نہیں آتیں اور یوں نفس و شیطان کے پھیلائے ہوئے جال یعنی رِیاکاری میں جا پھنستی ہیں۔ مثلاً کوئی کہتی ہے: میں تو ہر پیر شریف کا روزہ رکھتی ہوں، کوئی کہتی ہے: میں نے اتنے حج کئے ہیں، کوئی

1 ۔۔۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر۔۔۔الخ، ۱/ ۸۵

کہتی ہے:میں نے اتنے عُمرے کر لئے ہیں، کوئی کہتی ہے:میں روزانہ اتنی مرتبہ دُرُود شریف پڑھتی ہوں، کوئی کہتی ہے:میں تو روزانہ ایک پارہ تلاوت کرتی ہوں، کوئی کہتی ہے:میں تو روزانہ تہجد ادا کرتی ہوں۔ الغرض خوامخواہ اپنے نوافِل، نَفْلی روزوں اور عبادتوں کا چرچا کرتی نظر آتیں ہیں۔

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قِیامت توڑی
عملِ نیک کِیا بھی تو چھپانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص ۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعمال ضائع ہو جائیں گے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً نیکیوں کی توفیق مل جانا بہت بڑی سَعادَت ہے مگر ربِّ کریم کی بارگاہ میں اِن کا مقبول ہو جانا ہی حقیقی کامیابی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تکلیف اور مشقت برداشت کر کے عبادتیں کریں، مثلاً شدید سردی یا گرمی میں بھی نماز پڑھتی رہیں، راتوں کی نیند قُربان کر کے نوافل ادا کرتی رہیں، بھوک پیاس برداشت کر کے روزے رکھیں، خوب صَدَقہ و خیرات کریں، خُود تکلیف اٹھا کر بھی دین کا کام کریں، دوسروں کی بھلائی کا خیال کرتی رہیں مگر رِیاکاری کی وجہ سے ہماری نیکیاں ضائع ہو رہی ہوں اور ہمیں خبر تک نہ ہو۔ اِس لئے ہمیں چاہیے کہ اپنی نیکیوں کو ضائع ہونے سے بچائیں، کیونکہ ✪ رِیاکاری بہت بڑی آفت ہے، ✪ رِیاکاری نیکیوں کو ضائع کرنے کا سبب بنتی ہے، ✪ رِیاکاری ربِّ کریم کو ناراض کرنے

کا سبب ہے، ✪ ریاکاری صرف دنیا کی خوشیاں حاصل کرنے کا سبب ہے، ✪ ریاکاری کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے، جیسا کہ

پارہ 12، سورۂ ھُود آیت نمبر 15 میں ربِّ کریم کا ارشاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

مفسرِ قرآن، اِمام محمد بن جریر طبری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کتاب **"تفسیرِ طبری"** میں فرماتے ہیں: حضرت ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ جو دوسروں کو دِکھانے، دنیا طلب کرنے، اس کی زیب وزینت اور آرائش پانے کی وجہ سے نیک اعمال کرتی ہیں انہیں ان کی ریاکاری والے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی مختلف انداز سے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں ان کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا اور نہ ہی ریاکاری کی نیت سے کئے گئے اعمال کا اجر انہیں آخرت میں دیا جائے گا۔ اسی بات کو بیان کرتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ پاک پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل آیت 18 میں ارشاد فرماتا ہے:

---

1 … تفسیر طبری، پ ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۱۵، ۷/۱۳، حدیث: ۱۸۰۲۶

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنز العرفان: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دے دیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہوگا۔

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۸)

ذرا غور کیجئے! قیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اعمال کی فکر ہوگی، ایسے میں اگر کسی کو نامۂ اعمال دیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اِس کے بہت سے نیک اعمال فقط **ریاکاری** کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں، تو ذرا سوچئے! اُس مشکل گھڑی میں اُس کا کیا حال ہوگا؟ اور اُسے کتنا اَفسوس ہوگا کہ زِندگی بھر جن اعمال کو وہ اپنے لیے نجات کا ذریعہ سمجھتی رہی، اب یومِ حِساب ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عمر یہی سوچتی رہی کہ میرے پاس نیکیوں کا بہت خزانہ جمع ہے مگر بروزِ قیامت نااُمیدی کی تصویر بنی کھڑی ہوگی تو اس وقت کہاں جائے گی، کس سے شفاعت کی بھیک مانگے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اِس دُنیا ہی میں اپنے اعمال پر غور کرکے "**ریاکاری**" جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چھڑا لیں۔ اپنے اعمال پر غور کر لیں کہ کہیں ہمارے کسی نیک عمل میں دِکھاوا تو شامل نہیں؟ ہم جب بھی کوئی نیک عمل کرتی ہیں تو اُس سے مقصود، رَبِّ کریم کی رِضا ہوتی ہے یا دُنیاوی فائدہ؟ اے کاش! ہمیں اخلاص کی دولت، رضائے الٰہی کے لئے نیک اعمال اور دین کی خدمت کرنا نصیب ہو جائے۔ آیئے! مل کر دعا کرتی ہیں:

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے
نہ کرنا حشر میں رُسوا، مِرا رکھنا بھرم مولیٰ
گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا
کرم ہو از طفیلِ سیّدِ عرب و عجم مولیٰ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکارانہ عمل قبول نہیں ہوتا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری ایسی تباہ کُن بیماری ہے کہ جو نیک عمل کی رُوح کو بُری طرح متاثر کرتی ہے، یہاں تک کہ وہ نیک عمل رِیاکاری کی وَجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل نہیں کر پاتا۔ آئیے! احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں رِیاکاری کی تباہ کاریاں سنتی ہیں۔ چنانچہ

4 فرامینِ مصطفےٰ

1. ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ یعنی اللہ کریم نے ہر ریاکار پر جنّت حرام کر دی ہے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: جنّت کی خُوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سُونگھی جاسکتی ہے، مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اسے نہ پاسکے گا۔[2]

1- - - جمع الجوامع للسیوطی، ۳/۲۴۲ حدیث: ۵۳۲۹

2- - - کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جزء۳، ۲/۱۹۰، حدیث: ۷۴۸۹

3. ارشاد فرمایا: جو شہرت کے لئے عمل کرے گا، اللہ اسے رُسوا کرے گا، جو دِکھاوے کے لئے عمل کرے گا، اللہ اسے عذاب دے گا۔[1]

4. ارشاد فرمایا: بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ پاک نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن ریاکاروں کے لئے تیار کی ہے، جو قرآنِ پاک کے حافِظ اور عامل، غیرُ اللہ کے لئے صدقہ کرنے والے، اللہ کریم کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔[2]

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً رِیاکاری گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ✪ رِیاکاری کرنے والی جنّت سے محروم رہتی ہے۔ ✪ رِیاکاری کرنے والی کو بروزِ قیامت رُسوا کیا جائے گا۔ ✪ ریاکاری اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا باعث ہے۔ ✪ ریاکار کو بروزِ قیامت حسرت ہو گی۔ ✪ رِیاکاری کرنے والی جنّت کی خوشبو سے محروم رہے گی۔ ✪ رِیاکاری کرنے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔ ✪ ریاکاری کرنے والیوں کا آخرت میں کوئی حصہ

---

1 ۔۔۔ جامع الاحادیث، ۷/۴۴ حدیث: ۲۰۷۴۰

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۲/۱۳۶ حدیث: ۱۲۸۰۳

نہیں۔ ✪ ریاکاری کرنے والیوں کے اعمال بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوتے، چنانچہ

نامقبول عمل

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اُس عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی رِیا ہو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریاکاری کے اس قدر نقصانات و عذابات سن کر ہمارا ریاکاری سے بچنے کا ذہن بنا ہوگا، مگر ریاکاری ہے کیا؟ ریاکاری کسے کہتے ہیں، آیئے! "رِیاکاری" کی تعریف بھی سن لیجئے: چُنانچہ

"ریا" کی تعریف

اَمیرِ اَہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 66 پر ریاکاری کی تعریف یوں بیان فرماتے ہیں: اللہ کریم کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا (ریاکاری ہے)۔ گویا عبادت سے یہ غرض ہو کہ لوگ اُس کی عبادت پر آگاہ ہوں یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔[2]

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

رِیا کی تعریف پر غور کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری کی تعریف کو خوب اچھی طرح

---

1 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، المقدمۃ، الترھیب من الریاء۔۔۔ الخ، ۱/۴۷، حدیث: ۵۴

2 ۔۔۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر۔۔۔ الخ، ۱/۸۶

یاد کرلیجئے اور بار بار سوچتی رہئے کہ اللہ کریم کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا، ریاکاری کہلاتا ہے۔ گویا دوسری اسلامی بہنوں پر اپنی عِبادت کی دَھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یہ سب رِیاکاری کی ہی صورتیں ہیں۔ ان مثالوں میں "حُبِّ جاہ" یعنی شہرت و عزّت کی خواہش کرنا بھی موجود ہے۔ کیونکہ رِیاکاری کا ایک بہت بڑا سبب "حُبِّ جاہ" یعنی اپنی واہ واہ اور شہرت چاہنا بھی ہے جس کی وجہ سے نیک اعمال کو ظاہر کیا جاتا ہے تاکہ دوسروں کی نظر میں مشہور ہوجائیں۔ یاد رکھئے! حُبِّ جاہ اخروی انعامات سے محرومی کا سبب ہے، حبِّ جاہ بہت بڑی آفت اور دین و دنیا کے لئے نقصان دہ ہے، چنانچہ

حبِّ جاہ کی مذمت

حضرت بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا جو شہرت کا طالب ہو اور اس کا دین برباد نہ ہوا ہو اور اس کے حصے میں رسوائی نہ آئی ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری کے بارے میں بتانے کا مقصد یہ ہے کہ ہم خود اپنے اعمال کا محاسبہ کریں نہ کہ دوسری اسلامی بہنوں کو رِیاکار کہتی پھریں۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات ہم نہیں جان سکتیں۔ لہٰذا کسی مُسلمان اسلامی بہن کے بارے میں بدگمانی نہ کی جائے کہ وہ ریاکار ہے۔ کیونکہ ایسی بدگمانی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ چنانچہ

---

1 ۔۔۔ کیمیائے سعادت، رکن سوم، اصل ھفتم، اندر علاج دوستی جاہ وحشمت، ٢/٦٥٩

بدگمانی حرام ہے

اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فتاوٰی رضویہ، جلد 16 صفحہ 499 پر فرماتے ہیں: بلاوجہِ شرعی مسلمان پر قصدِ ریا کی بدگمانی بھی حرام (ہے)۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب بھی کسی کے بارے میں دِل میں بُرا گمان آئے تو فوراً اپنے دل سے اس خیال کو نکال دیجئے اور اس کے بارے میں اچھا گمان قائم کرنے کی کوشش کیجئے۔ مثلاً کسی اسلامی بہن کو نعت یا بیان کے دوران روتا دیکھیں یا دعا میں عاجزی وانکساری کرتی دیکھ کر آپ کے دِل میں اُس کے متعلّق ریاکاری کی بدگمانی پیدا ہو تو فوراً حسنِ ظن قائم کریں کہ وہ اخلاص کے ساتھ یہ عمل کر رہی ہے۔ ورنہ یاد رکھئے! ہو سکتا ہے کہ بدگمانی کی وجہ سے آپ نیکی کے کاموں سے محروم ہو جائیں۔ چنانچہ

بدگمانی کی وجہ سے رونے سے محروم ہونا

حضرت مکحول دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی کو روتے دیکھو تو اُس کے ساتھ رونے لگ جاؤ یہ بدگمانی نہ کرو کہ وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے ایک بار ایک شخص کو روتا دیکھ کر بدگمانی کی تھی کہ یہ رِیاکاری کر رہا ہے تو اس کی سزا میں ایک سال تک (خوفِ خُدا اور عشقِ مصطفےٰ میں) رونے سے محروم رہا۔[2]

خدا! بدگمانی کی عادت مٹا دے مجھے حُسنِ ظن کا تو عادی بنا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاویٰ رضویہ، ۱٦/ ٤۹۹

2... تنبیہ المغترین، الباب الثانی، فی جملۃ اخری من الاخلاق، ص ۱۰۷

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ریاکاری کے متعلق سن رہی تھیں، یاد رکھئے! جس طرح ہر مرض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، جن سے اُس مرض کی پہچان ہوتی ہے، اسی طرح رِیاکاری کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آیئے! اس کی چند علامات سنتی ہیں، تاکہ اس مرض کی اچھی طرح پہچان ہو جائے اور اس کا علاج کرنے میں آسانی ہو جائے۔ چنانچہ

رِیاکاری کی علامات

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین، مولائے کائنات، حضرت علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دِکھائے۔ (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کردے اور (3) مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کردے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریاکاری کی ان تینوں علامات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں دِیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عِبادَت کے مُعامَلے میں کہیں ہم تنہائی میں سُستی اور دینی اجتماع وغیرہ کے موقع پر دوسروں کے سامنے چستی کا مظاہرہ تو نہیں کرتیں؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا بِلاضَرورت اِظہار تو نہیں کردیتیں؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کردے تو "پُھول کر" عمل میں اِضافہ تو نہیں کردیتیں؟ اور تعریف نہ ہونے کی صُورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہوجاتیں اور اس عمل میں کمی تو نہیں آجاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں دوسروں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت ملتی ہو، مگر تنہائی میں مزہ بالکل نہ آتا ہو؟ کہیں ہم

---

1 ۔۔۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر۔۔۔الخ، ۱/۸۶

اپنے بارے میں سیاہ کار، گنہگار، مُجرم، حقیر اور عاجز و مسکین جیسے اَلفاظ کہہ کر اُنہیں متاثر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتیں؟ اگر ان سُوالات کے جوابات، ہاں میں آئیں تو فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور حصولِ اِخلاص کی کوشِشوں میں لگ جایئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔

عَطا کر دے اِخلَاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی
مری زِندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گُزرے سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اخلاص پیدا کرنے کے طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم اپنے دل میں رِیا کی علامات محسوس کریں تو ہمیں چاہئے کہ ہم جلدی سے توبہ کریں۔ ریاکاری سے بچتے ہوئے اپنے دل میں اخلاص پیدا کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو پاکیزہ کرنے کی کوشِش کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہمارا ظاہِر بھی ستھرا ہو جائے گا اور باطن بھی۔ آیئے! ریاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چُھڑانے اور اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے کے چند طریقے سنتی ہیں۔ چنانچہ

(1) اخلاص کے ساتھ اعمال کرنا

رِیاکاری سے بچنے کا سب سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ اپنے عمل میں اِخلاص پیدا کیا جائے اور ہر عمل کو رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے۔ کیونکہ اخلاص ایسا بہترین عمل ہے جس کو یہ نصیب ہو جاتا ہے وہ حبِّ جاہ اور ریاکاری جیسی آفتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کریں، کیونکہ اللہ کریم کی بارگاہ میں اخلاص کے ساتھ کیے جانے والے اعمال قبول ہوتے ہیں۔

نبیِّ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: اے لوگو! اللہ کریم کے لئے اِخلاص کے ساتھ عمل کرو، کیونکہ اللہ کریم وُہی اعمال قَبول فرماتا ہے، جو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔[1]

مخلص کسے کہتے ہیں؟

کسی بُزرگ سے پوچھا گیا: **مخلص کون ہے؟** تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے۔ ایک اور بُزرگ سے عرض کی گئی: اِخلاص کی اِنتہا کیا ہے؟ تو انہوں نے اِرشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔[2]

﴿2﴾ نیک نیتی سے اعمال کرنا

ریاکاری سے بچنے اور اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے کا دوسرا طریقہ نیت کی حفاظت کرنا بھی ہے۔ سرورِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔**[3]

ایک اور حدیثِ مُبارکہ میں ہے: **اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ** یعنی بروزِ محشر

---

1 ۔۔۔ دارقطنی، کتاب الطهارة، باب النية، ۱/۷۳، حدیث: ۱۳۰

2 ۔۔۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر ۔۔۔ الخ، ۱/۱۰۲

3 ۔۔۔ بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی ۔۔۔ الخ، ۱/۵، حدیث: ۱

لوگوں کو اُن کی نیتوں پر اُٹھایا جائے گا۔[1]

یاد رکھئے! اچھی نیت عمل کو خالص بنا دیتی ہے، اچھی نیت کی بدولت عمل کرنے سے پہلے ہی اجر و ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔

اچھی نیت کا فائدہ

منقول ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص قحط کے زمانے میں ریت کے ایک ٹیلے کے پاس سے گزرا تو دل میں کہا: اگر یہ سارا کھانا ہوتا اور میری ملکیت میں ہوتا تو میں اِسے لوگوں میں تقسیم کر دیتا۔ اللہ کریم نے اُن کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں شخص سے فرما دیجئے: اللہ کریم نے تیرا صدقہ قبول کر لیا ہے اور تیری اچھی نیت کو شَرَفِ قبولیت سے نوازا ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ جو بھی عمل کریں اس میں اچھی اچھی نیتوں کو ضرور شامل کریں اگر دِکھاوے کی بُو پائیں تو فوراً اپنی نِیَّت کی اِصلاح کریں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہو گا، جو رِضائے الٰہی کیلئے کِیا جائے گا، اگر میں نے دوسروں کو دِکھانے یا سنانے کی خاطِر کوئی نیکی کی تو قَبول ہونا تو دُور کی بات، جہنّم کے عذاب کی حقدار ہو جاؤں گی۔ لہٰذا شیطان اگرچِہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر ریا اور دکھاوے کی نِیَّت سے بچ کر اچّھی نِیَّت ضرور کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابن ماجه، كتاب الزهد، باب النية، ۴/۴۸۲، حديث: ۴۲۲۹

2...تفسير كبير، پ ۱، البقرة، تحت الآية: ۱۱۲، ۲/۷

﴿3﴾ ریاکاری کے نُقصانات پیشِ نظر ہونا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری سے بچنے اور اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم ریاکاری کی آفتوں اور اس پر ملنے والے عذابات کو پیشِ نظر رکھیں۔ کیونکہ انسان کا دل کسی چیز کو اُس وقت تک ہی پسند کرتا ہے، جب تک وہ اُسے نفع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے۔ مگر جب اُسے اُس شے کے نُقصان دہ ہونے کا پتا چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک اسلامی بہن شہد کو اس کی لذّت اور مِٹھاس کی وَجہ سے بہت پسند کرتی ہے، مگر جب اسے بتادیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جارہی ہو، اِس میں زہر ملا ہوا ہے، تو وہ اُس میں موجود مِٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گی اور اسے ہرگز نہیں پیئے گی۔ اِسی طرح دوسری اسلامی بہنوں پر اپنا نیک عمل ظاہِر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نفس کو بڑی لذّت ملتی ہے۔ لیکن اگر ہم اِس لذّت کے بجائے رِیاکاری کے نُقصانات ذِہن میں رکھیں، تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہوجائے گا۔ آیئے! عبرت کے لئے ایک حدیثِ مبارکہ سنئے۔ چنانچہ

ریاکاری جنّت سے محرومی کا سبب

نبیِّ کریم، رءُوفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنّت کی طرف لایا جائے گا جب وہ جنت کے قریب پہنچیں گے، اس کی خوشبو سونگھیں گے، جنتیوں کے محلات کو دیکھیں گے، تب اللہ پاک فرمائے گا:

انہیں واپس لے جاؤ، ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے، وہ ایسی حسرت لے کر لوٹیں گے کہ اول و آخر اس کی مثال نہیں ملے گی اور کہیں گے: اے ربّ! اگر جنت اور اس میں رہنے والوں کے لئے جو انعامات تیار ہیں وہ دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں بھیج دیتا تو ہمیں کچھ آسانی رہتی۔ ربِّ کریم فرمائے گا: یہ تمہارے ساتھ اس لئے کیا گیا ہے کہ جب تم میری بارگاہ میں آتے تو اکڑ کر آتے لیکن جب تم لوگوں سے ملتے تو جھک جھک کر ملتے تھے، **لوگوں کو اپنے دلوں میں چھپی باتوں سے بے خبر رکھتے اور ریاکاری سے کام لیتے تھے۔** تم لوگوں سے ڈرتے تھے مگر مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، آج میں تمہیں دائمی نعمتوں سے محروم کرکے دردناک عذاب کا مزا چکھاؤں گا۔[1]

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی
رِیا کاریوں سے سیاہ کاریوں سے بچا یاالٰہی بچا یاالٰہی

(فیضانِ سنت، ص۲۲۸)

(4) نیکیاں چُھپائیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریاکاری سے بچنے اور اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے کا چوتھا طریقہ یہ ہے کہ "اپنی نیکیاں چُھپائیے"۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں، جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتی ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ کریم ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد

1 ... معجم اوسط، ۴/۱۳۵، حدیث: ۵۴۷۸ ملتقطا

نفس کی خُوب نگرانی کریں۔ آیئے! اپنی نیکیوں کو چھپانے کا جذبہ پانے کے لئے نیکیاں چھپانے کی فضیلت سنتی ہیں۔ چنانچہ

تنہائی میں عبادت کی فضیلت

تابعی بزرگ، حضرت کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے ایک رات بھی اللہ کریم کی ایسے عبادت کی کہ اسے کوئی جاننے والا نہ دیکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی رات سے (دن کی طرف) نکل جاتا ہے۔[1]

اَعمال کو پوشیدہ رکھنے کی فضیلت

مزید فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ فرشتوں کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے دعائے مغفرت کرے، اس کی حفاظت کرے اور غموں سے بے نیاز ہو جائے تو اسے چاہئے کہ جتنا ہو سکے گھر میں چُھپ کر نماز پڑھے۔ ان کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے گھروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: اللہ کریم اپنے فرشتوں کے سامنے اُن لوگوں پر فخر فرماتا ہے جو اپنی نماز، روزہ اور خیرات کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔[2]

پوشیدہ اعمال کے فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اپنی جن نیکیوں کو چھپا سکتی ہوں، اُنہیں چھپانے کی کوشش کریں، کیونکہ پوشیدہ عمل افضل ہے۔ پوشیدہ عمل، اعلانیہ عمل سے ستّر (70) گُنا فضیلت رکھتا ہے۔ پوشیدہ عمل اللہ پاک کے غضب

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/۴۲۰، رقم: ۷۵۹۰

2 ... حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/۴۲۱، رقم: ۷۵۹۵

کو روکتا ہے، پوشیدہ عمل بہت سی باطنی بیماریوں سے بچاتا ہے، پوشیدہ عمل تکبّر و غرور سے بچاتا ہے، پوشیدہ عمل حُبِّ جاہ سے بچاتا ہے، پوشیدہ عمل رِیاکاری کی تباہ کاری سے بچاتا ہے، پوشیدہ عمل عرشِ اِلٰہی کے سائے تلے جگہ دِلائے گا۔ تنہائی میں چھپ کر نوافل پڑھنا لوگوں کے سامنے پڑھنے سے افضل ہے، تنہائی میں چھپ کر 2 نوافل پڑھنے والی کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ چنانچہ

جہنم سے آزادی کا پروانہ

نبیِّ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو تنہائی میں 2 رکعت نماز پڑھے کہ اللہ پاک اور اُس کے فرشتوں کے سِوا کوئی نہ دیکھے اُس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (1)

رسالہ "نیکیاں چھپاؤ" کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیک اعمال کو چھپانے کا جذبہ بڑھانے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا ایک بہت ہی پیارا رِسالہ "نیکیاں چھپاؤ" حاصل کرکے خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی مطالعے کی ترغیب دلائے۔ اس رسالے میں نیکیاں چھپانے کے بارے میں آیاتِ کریمہ، اَحادیثِ مبارکہ، اللہ کے نیک بندوں کے واقعات، اصلاح کا بہترین طریقہ، نیکیوں کے اظہار کی جائز صورتیں، مخلص ہونے کی علامت کیا ہے؟ اور بہت ساری معلومات ہیں۔ اسے حاصل فرماکر ضرور مطالعہ کیجئے۔

---

1 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی فضل الصلوۃ، ۴/۱۲۵، جز: ۷، حدیث: ۱۹۰۱۵

خوب مخلص بنوں، میں ریا سے بچوں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ مدنی ماحول اپنائیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری سے بچنے اور اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے کا ایک طریقہ اچھی صحبت اختیار کرنا بھی ہے۔ کیونکہ اچھی صحبت کی وجہ سے عُمدہ اخلاق میسر آئیں گے۔ فی زمانہ اچھی صحبت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر بدھ کو اپنے اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور ہر ہفتے کو ہونے والے مدنی مذاکرے کو دیکھنے کی نیت کرلیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عاشقانِ رسول نیک اسلامی بہنوں کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ریاکاری سے بچنے، اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے، زبان کو فحش کلامی اور فضول گوئی سے بچا کر دُرُودِ پاک پڑھنے کی سعادت نصیب ہو جائے گی۔ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادت بن جائے گی، غصے کی عادت رخصت ہو جائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت چھوڑ کر صبر و شکر نصیب ہو جائے گا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال و دولت کی لالچ سے بچ کر نیکیوں کی حرص ملے گی۔

دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چُھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول
(وسائلِ بخشش، ص٦٤٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆ جب بھی گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: **بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔[2] اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گی، آفتوں سے حفاظت ہو گی۔ ☆ گھر میں داخل ہونے کی دعا: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا** ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے

1 … مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ١/٥٥، حدیث: ١٧٥

2 … ابو داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج ۔۔۔ الخ ٤/٤٢٠، حدیث: ٥٠٩٥

داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتی ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئیں اور اسی کے نام سے باہر آئیں اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔[1] دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے، اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ روزی میں برکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی۔ ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْن** ترجمہ: "ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام" تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[2] یا اس طرح کہے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ** (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[3] ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ ☆ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے۔ ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت آپ کو اجازت نہ دی ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول"** ھدیۃً حاصِل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1… ابو داود، کتاب الادب، باب مایقول الرجل اذا دخل… الخ، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶

2… ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۲

3… بہارِ شریعت، ۳/۴۵۳، حصہ: ۱۶

بیان:11 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُہُ الْمَلَائِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا، یعنی جُمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجا کرو، کیونکہ یہ یومِ مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فِرِشتوں کی خُصُوصی حاضِری کا دن) ہے، اس دن فِرِشتے (خُصُوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضِر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک اس کا دُرُود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: (یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم!) اور آپ کے وصال کے بعد کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں (میری ظاہری) وَفات کے بعد بھی اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ یعنی اللہ پاک نے زمین کیلئے اَنبیائے کرام علیہم الصَّلٰوۃ والسَّلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ، پس اللہ کریم کا نبی زندہ ہے اور اسے رزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔[1]

1... ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته... الخ، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷

بیکار گفتگو سے مری جان چھوٹ جائے　　ہر وقت کاش! لب پہ دُرود و سلام ہو

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ [1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نابینا مرد سے بھی پردہ

ایک دن اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ اور اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بارگاہِ نبوت میں حاضر تھیں کہ اتنے میں سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو شَرَفِ باریابی پانے کے لیے آتے ملاحظہ فرمایا۔ اس وَقْت پردے کا حکم نازِل ہو چکا تھا۔ چنانچہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے اِرشَاد فرمایا: اِحْتَجِبَا مِنْهُ یعنی اِن سے پردہ کیجئے۔ تو اُمُّ الْمومنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَلَیْسَ هُوَ اَعْمٰی؟ کیا وہ بینائی سے محروم نہیں؟ لَا یُبْصِرُنَا وَ لَا یَعْرِفُنَا وہ ہم کو دیکھ سکتے ہیں نہ پہچان سکتے ہیں۔ اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی بینائی سے محروم ہو اور کیا تم انہیں نہیں دیکھ رہیں؟[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواجِ پاک کو پردے کی کس قدر تاکید اور حکم فرماتے تھے کہ ایک نابینا صحابی سے بھی پردہ کرنے کا فرمایا۔ حالانکہ وہ نابینا صحابی ازواجِ پاک کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ ازواجِ پاک ہر مومن مرد و عورت کی ماں ہیں۔ ان کے لئے غلط گمان بھی نہیں رکھا جاسکتا مگر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ حکم احتیاط کے لئے فرمایا اور اس میں ہمارے لئے بھی نصیحت ہے کہ ہم غیر مردوں بلکہ نابینا مردوں

1 . . . ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی احتجاب . . . الخ، ۳۵۶/۴، حدیث: ۲۷۸۷

سے بھی پردہ کریں۔ ازواجِ پاک کے نفوس پاک تھے جبھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح میں آئیں۔ مگر ہمارے ساتھ تو ہر وقت نفس و شیطان ہیں، اور یہ دور بھی خطروں سے خالی نہیں لہٰذا ہمیں غیر مردوں سے بات چیت کرنا، ہنسی مذاق کرنا، ملاقات کرنا تو دور کی بات اُن کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ پہلے آنکھ بہکتی ہے پھر دل بہکتا ہے۔ لہٰذا گناہوں میں ملوث ہونے سے پہلے ہی ہمیں اپنی آنکھوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔

پردہ مرد و عورت دونوں پر واجب ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: عورت و مرد پر دو طرفہ پردہ واجِب ہے کہ نہ تو مرد اجنبی عورت کو دیکھے نہ اجنبی عورت مرد کو۔ اس حدیث کی بنا پر بعض علما کا فرمان ہے کہ عورت بھی اجنبی مرد کو نہیں دیکھ سکتی، بعض نے فرمایا کہ دیکھ سکتی ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ صدیقہ کی ایک روایت ہے۔[1]

پردہ وحجاب اسلامی شعار ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پردہ وحجاب اسلامی شعار کی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اسلام سے قبل عورت بے پردہ تھی اور اسلام نے اسے پردہ وحجاب کے زیور سے آراستہ کرکے عَظَمت و کردار کی بُلَندی عطا فرمائی، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

1... مرآۃ المناجیح، ۵/۲۰

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

خَلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: اگلی جاہلیت سے مُراد قبلِ اسلام کازمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و محاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے اُبھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مَرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضا اچھی طرح نہ ڈھکیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دورِ جاہلیت میں جس طرح بے پردگی اور بے حیائی کا مظاہرہ ہوتا تھا اسی طرح اس دور میں بھی بے حیائی اور بے پردگی عام ہوتی جارہی تھی۔ مغربی ممالک تو بے حیائی میں نمبر ایک ہیں۔ افسوس! * ان کی دیکھا دیکھی مسلم ممالک میں بھی بے پردگی و بے حیائی عام ہوتی جارہی ہیں۔ * اللہ رسول کا کلمہ پڑھنے والیاں آج بے راہ روی کا شکار ہوتی جارہی ہیں۔ * آج مسلم خواتین کی ایک تعداد ہے جو اپنی حیا کا پردہ چاک کرتی نظر آرہی ہے، * فیشن کے نام پر نیم عریاں کپڑے پہنے جارہے ہیں، * بازاروں میں بے پردہ گھومنے والیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، * شادیوں میں بن سنور کے غیر مردوں سے ہنسی مذاق کیا جاتا ہے۔ * آج وہی زمانۂ جاہلیت جیسی بے پردگی کا دور آچکا ہے۔ حالانکہ

---

1 ... خزائن العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ص ۷۸۰

اسلام نے عورت کو پردے وحجاب کی صورت میں عَظَمت وسربلندی عطا کی ہے۔

عہدِ رسالت کی مقدس خواتین نے حجاب کو اس قدر اپنایا کہ حجاب آزاد مسلمان عورتوں کی علامت بن گیا تھا۔

حجاب آزاد عورت کی نشانی

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیبر اور مدینہ منوَّرہ کے درمیان تین دن قیام فرمایا، اسی دوران حضرتِ سَیِّدَتُنا صَفِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اپنے حَرَم میں داخِل فرمایا، پھر دورانِ سفر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دعوتِ ولیمہ کی۔ اس میں روٹی اور گوشت کا اِہتمام نہ تھا بلکہ آپ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور اُس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ یہی سب کچھ ولیمہ تھا، لیکن تا حال صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر یہ واضح نہ ہوا تھا کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زوجیت میں لیا ہے یا کہ باندی بنایا ہے (کیونکہ یہ خیبر کی جنگی قیدیوں میں شامل تھیں) انہوں نے اپنی اس الجھن کو حل کرنے کے لئے طے کیا کہ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کو پردہ کراتے ہیں تو سمجھو کہ زَوجیت میں لیا ہے اور اگر حجاب (یعنی پردہ) نہ کرایا تو سمجھو باندی بنایا ہے۔ جب قافلے نے کوچ کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیچھے حضرتِ سَیِّدَتُنا صَفِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا۔ [1]

1... بخاری، کتاب النکاح، باب البناء فی السفر، ۳/۴۵۰، حدیث: ۵۱۵۹

عورت ہی پر دہ لازم ہونے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دورِ حاضر میں فتنہ وفساد کی راہیں کھولی جا رہی ہیں۔ دین کے احکام کو بدلنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسلام دشمن طاقتیں مسلم خواتین کو آزاد خیال بنانا چاہتی ہیں۔ آج کہا جارہاہے کہ پردہ کرنا ضروری نہیں۔ حالانکہ عورت کی عزت وعظمت کا محافظ پردہ ہی ہے۔ آیئے! پردے کی چند حکمتیں سنتی ہیں، چنانچہ حضرت علامہ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کتاب "اسلامی زندگی" کے صَفْحَہ 106 پر فرماتے ہیں:

1) عورت گھر کی دولت ہے اور دولت کو چھپا کر گھر میں رکھا جاتا ہے، ہر ایک کو دکھانے سے خطرہ ہے کہ کوئی چوری کرلے۔ اسی طرح عورت کو چھپانا اور غیروں کو نہ دِکھانا ضروری ہے۔

2) عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چمن میں پھول اور پھول چمن میں ہی ہرا بھرا رہتا ہے، اگر توڑ کر باہر لایا گیا تو مرجھا جائے گا۔ اسی طرح عورت کا چمن اس کا گھر اور اس کے بال بچے ہیں، اس کو بلاوجہ باہر نہ لاؤ ورنہ مرجھا جائے گی۔ عورت کا دل نہایت نازک ہے، بہت جلد ہر طرح کا اثر قبول کرلیتا ہے، اس لئے اس کو کچی شیشیاں فرمایا گیا۔

3) ہمارے یہاں بھی عورت کو صِنْفِ نازُک کہتے ہیں اور نازُک چیزوں کو پتھروں سے دور رکھتے ہیں کہ ٹوٹ نہ جائیں۔ غیروں کی نگاہیں اس کے لئے مضبوط پتھر ہیں، اس لیے اس کو غیروں سے بچاؤ۔

4) عورت اپنے شوہر، باپ بلکہ سارے خاندان کی عزت اور آبرو ہے اور اس کی مثال سفید کپڑے کی سی ہے، سفید کپڑے پر معمولی سا داغ دھبہ دور سے چمکتا ہے اور غیروں کی نگاہیں اس کے لئے ایک بدنما داغ ہیں، اس لئے اس کو ان دھبوں سے دور رکھو۔

5) عورت کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ اس کی نگاہ اپنے شوہر کے سوا کسی پر نہ ہو۔ اس لئے قرآن کریم نے حوروں کی تعریف میں فرمایا: **قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ** (پ٢٧، الرحمٰن:٥٦)(ترجمۂ کنزُالایمان: شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں)۔ اگر اس کی نگاہ میں چند مرد آگئے تو یوں سمجھو کہ عورت اپنا جوہر کھو چکی، پھر اس کا دل اپنے گھر بار میں نہ لگے گا جس سے یہ گھر آخر تباہ ہو جائے گا۔

6) گھر عورت کیلئے قید خانہ نہیں بلکہ اس کا چمن ہے گھر کے کام اور اپنے بال بچّوں کو دیکھ کر وہ ایسی خوش رہتی ہیں جیسے چمن میں بُلبل، گھر میں رکھنا اس پر ظلم نہیں، بلکہ عزت و عصمت کی حِفَاظَت ہے اس کو قدرت نے اسی لئے بنایا ہے، بکری اسی لئے ہے کہ رات کو گھر رکھی جائے اور شیر چیتا اور محافظ کتا اس لئے ہے کہ ان کو آزاد پھرایا جائے، اگر بکری کو آزاد کیا تو اس کو شِکاری جانور پھاڑ ڈالیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پردہ و حجاب کے تین درجات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پردہ اور حجاب کے تین درجے ہیں۔ آیئے اس بارے میں سنتی ہیں۔

1... اسلامی زندگی، ص١٠٦ ملتقطا

پہلا درجہ

پردے اور حجاب کا پہلا درجہ یہ ہے کہ عورت خود کو گھر کی چار دیواری اور پردے کا اس طرح پابند بنالے کہ کسی غیر مرد کی نگاہ اس پر نہ پڑے۔ یعنی کوئی غیر محرم اس کا جسم تو دور کی بات اس کے لباس تک کو نہ دیکھ پائے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ ٢٢، الاحزاب: ٣٣)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ (پ٢٢، الاحزاب: ٥٣)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ آیتِ مُبارَکہ اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہ عَنْھُنَّ کی شان میں نازِل ہوئی۔ چنانچہ امام بیضاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی خِدمَت میں نیک بھی حاضر ہوتے ہیں اور بد بھی، لہٰذا امہات المومنین کو پردے کا حکم اِرشاد فرمائیے۔ چنانچہ یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی۔[1]

لیکن یہ حکم ہر مسلمان عورت کے لئے بھی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے پردے میں سختی کریں اور خود کو گھر اور چار دیواری تک

1...تفسیر بیضاوی، پ ٢٢، الاحزاب، تحت الآیة: ٥٣، ۴/٣٨۴

محدود رکھیں۔ آیئے اب ان صحابیات کے بارے میں سنتی ہیں جنہوں نے پردے کا حکم نازِل ہونے کے بعد پردے کے اس پہلے درجہ پر عَمَل کرتے ہوئے خود کو گھر کی چار دیواری تک محدود کرلیا۔

گھر سے جنازہ ہی نکلا

ایک بار اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا سے عرض کی گئی: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ باقی اَزواج کی طرح حج کرتی ہیں نہ عمرہ؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے فرمایا: میں نے حج و عمرہ کرلیا ہے، چونکہ میرے ربّ نے مُجھے گھر میں رہنے کا حُکم فرمایا ہے۔ لہٰذا خدا کی قسم! اب میں پیامِ اَجَل (موت) آنے تک گھر سے باہَر نہ نکلوں گی۔ راوی فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا گھر کے دروازے سے باہَر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔[1]

مجھے کوئی دیکھنے نہ پائے

حضرت سَیِّدَتُنا ریحانہ بنتِ شمعون رَضِیَ اللہُ عَنْھَا غزوۂ بنو قریظہ میں قید ہو کر بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئیں تو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے اِرشاد فرمایا: اگر تم اللہ و رسول کو اِختیار کرتی ہو تو ہم تمہیں اپنے لیے پسند فرمالیں گے۔ اس پر سیّدہ ریحانہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے عرض کی: ہاں! میں اللہ اور اس کے رسول کو اِختیار کرتی ہوں۔ چنانچہ آپ مسلمان ہو گئیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آزاد فرما کر ان سے نکاح کرلیا اور دیگر اَزواج کی طرح ان کی بھی باری مُقَرَّر فرمادی اور انہیں پردہ

---

1 . . . درمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۶/ ۵۹۹

کرنے کا حکم دیا۔ پھر کسی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں طلاق دے دی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا پر یہ بات بہت گراں گزری۔ آپ اکثر روتی رہتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد مجھے کوئی اور دیکھنے نہ پائے گا۔[1] گویا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا نے یہ عہد کر لیا کہ چار دیواری کو لازم پکڑ لیں گی اور کسی اور کی نظر ان کے جسم یا لباس پر نہ پڑے گی۔

جنازے پر کسی غیر کی نظر نہ پڑے

اسی طرح مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے بوقتِ وفات یہ وصِیَّت فرمائی کہ بعدِ اِنتقال مجھے رات کے وَقْت دفن کرنا تاکہ میرے جنازے پر کسی غیر کی نظر نہ پڑے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا اعلیٰ درجے کا پردہ صحابیات ہی کا کام تھا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حجاب پر عَمَل کرنے والی صحابیات کی زندگیوں کا یہ پہلو آج کے دور کی خواتین کے لیے عَمَلی نمونہ ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ یہ انتہائی مشکل کام ہے اور صِرف صحابیات کے ہی بس میں تھا، اب کسی کے لیے اس طرح کے پردے کا اِہتمام کرنا ممکن نہیں تو ایسی بات نہیں، کیونکہ تاریخ میں ایسی روشن ضمیر و باپردہ صالحات کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ جن کے دامَن کے دھاگے پر بھی کسی غیر محرم

1... طبقات ابن سعد، رقم ۴۱۳۶، ریحانۃ بنت زید، ۸/۱۰۳، ملتقطا

2... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اوّل، ذکر وفات فاطمہ زہرا، الجزء الثانی، ص ۴۶۱

کی نگاہ نہیں پڑی۔ چنانچہ

شیخ عَبْدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اَخبارُ الاَخیار میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خشک سالی ہوئی، لوگوں نے بہُت دُعائیں کیں مگر بارِش نہ ہوئی، تو شیخ نظامُ الدِّین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے پاکیزہ دامن کا ایک دھاگا اپنے ہاتھ میں لیا اور بارگاہِ ربُّ العزّت میں یوں عرض کی: اے اللہ! یہ اُس خاتون کے دامَن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، مولا اِس کے طُفیل بارانِ رحمت (یعنی رحمت کی بارش) نازِل فرما۔ مُحدِّث دِہلوی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ ابھی شیخ نظامُ الدِّین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے یہ جُملہ مکمل کیا ہی تھا کہ ہر طرف بارِش برسنے لگی۔ [1]

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا درجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حجاب اور پردے کے درجات کے بارے میں سُن رہیں تھیں۔ اب پردے کے دوسرے درجے کے بارے میں سنتی ہیں۔ پردے کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے گھر کی چار دیواری میں خود کو پابند نہ کر سکیں اور باہَر نکلنا پڑے تو خوب پردے کا اِہتِمام کر کے نکلیں تا کہ کوئی آپ کو پہچان نہ پائے۔ چنانچہ

1 . . . اخبار الاخیار ذکر بعضے از نسائے صالحات، بی بی سارہ، ص ۲۹۴

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم نو عمر لڑکیوں اور پردے والیوں کو عیدَین پر گھر سے نکلنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے بعض کے پاس تو جِلْبَاب (برقع) نہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اس کی بہن اسے اپنے برقع میں چھپا کر لے آئے۔[1]

صحابیات کا حجاب کیسا تھا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا عورت کو گھر میں ہی رہنا چاہئے اگر کبھی کسی شرعی مجبوری کی وجہ سے گھر سے باہر نکلنا بھی پڑے تو بغیر پردہ کے بالکل نہ نکلے، پردہ بھی ایسا کہ جسم کے کسی حِصّے پر کسی کی نگاہ نہ پڑے۔ چنانچہ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ جب قرآنِ مجید کی یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی:

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ

ترجمۂ کنزُالایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۹)

تو اَنصار کی خواتین سیاہ چادر اَوڑھ کر گھروں سے نکلتیں، ان کو دور سے دیکھ کر یوں لگتا کہ ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہیں۔[2]

1 ... مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ذکر اباحة ... الخ، ص۴۴۳، حدیث: ۸۹۰ ملخصاً

2 ... ابو داود، کتاب اللباس، باب فی قوله يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ ... الخ، ۴/۸۴، حدیث: ۴۱۰۱

گھر سے باہَر نکلنے کی احتیاطیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا اگر ہمیں کسی وجہ سے گھر سے باہَر نکلنا پڑے اور شریعت بھی اس کی اِجازَت دیتی ہو تو گھر سے باہر نکلتے وَقْت خوب خوب پردے کا اِہتِمام کرلیجئے۔ اس سلسلے میں ہمیں کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟ کتاب "**پردے کے بارے میں سوال جواب**" صَفْحَہ 42 پر امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: شَرْعی اِجازَت کی صُورَت میں گھر سے نکلتے وَقْت اِسلامی بہن غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا مَدَنی بُرقع اَوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا اِمکان ہو وہاں چہرے سے نِقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی مَحلّہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اِس طرح بُرقع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لیکر پاؤں کے گِٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مَرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اِجازَتِ شَرْعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی ہَیْئَت (یعنی شکل و صورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہر ہو یا دوپٹّہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پَردَگی ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو وَضْعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) و طریقۂ پوشِش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں

رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصّہ کُھلا ہو یوں تو سوا خاص مَحارِم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حَرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرامِ قطعی ہے۔[1]

خواہ مخواہ کی عذر خواہی سے بچیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعض وہ اسلامی بہنیں جنہیں کسی مجبوری کی بنا پر گھر سے باہر بالخصوص کسی سفر پر نکلنا پڑتا ہے تو پردے کا اِہتِمام نہیں کر پاتیں، پھر بعد میں بے پردگی کا عذر یوں بیان کرتی نظر آتی ہیں کہ ہمارے لیے ایسا ممکن نہیں۔ ایسی تمام اسلامی بہنوں کی ترغیب کے لیے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ عَنہا کی یہ حکایت ہی کافی ہے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنہ سے مروی ہے کہ فتحِ مکہ کے موقع پر جب دشمنِ اسلام ابوجہل کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللہُ عَنہ کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم بنتِ حارِث رَضِیَ اللہُ عَنہا نے اِسلام قبول کیا تو بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: اے اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عکرمہ (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) یمن کی طرف بھاگ گئے ہیں اور وہ اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ آپ انہیں قتل کر دیں گے، لہٰذا انہیں اَمان عطا فرما دیجئے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے سَیِّدُنا عکرمہ کو اَمان دیدی۔ پھر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ عَنہا اپنے ایک غلام کے ہمراہ عکرمہ کی تلاش میں نکل پڑیں۔ راستے میں وہ

1... فتاوی رضویہ، ۲۲ / ۲۱۷

غلام خواہشِ نفس کے لیے آپ کو ورغلانے لگا مگر آپ اسے برابر منع کرتی رہیں یہاں تک کہ قبیلہ عک میں پہنچیں تو وہاں کے لوگوں کو اپنے غلام کی بدنیتی پر آگاہ کیا اور اس کے خِلاف مَدَد چاہی۔ لہٰذا انہوں نے غلام کو رسیوں سے باندھ دیا۔ پھر اکیلی ہی تہامہ کے ساحل کی طرف روانہ ہو گئیں۔ ادھر عکرمہ ساحل پر پہنچ کر کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی ڈگمگانے لگی، کشتی بان نے کہا: اِخلاص سے رب کو یاد کرو۔ عکرمہ بولے: میں کون سے الفاظ کہوں؟ اس نے کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو! تو بولے: اس کلمہ کی وجہ سے تو میں یہاں تک پہنچا ہوں، لہٰذا تم مجھے یہیں اتار دو۔ اتنے میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا نے آپ کو دیکھ لیا اور ان سے کہنے لگیں: اے میرے چچازاد! میں ایک ایسی عظیم ہستی کے پاس سے آرہی ہوں جو بہُت زیادہ رحم دل اور احسان فرمانے والی ہے، وہ لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ لہٰذا خود کو ہلاکت میں مت ڈالئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کے اِصرار پر عکرمہ رُک گئے، پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا نے انہیں اَمان کی یقین دہانی کراتے ہوئے واپسی کے لیے آمادہ کر لیا، اس کے بعد دونوں مکہ مکرمہ لوٹ آئے اور یوں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا اپنے شوہر حضرت سَیِّدُنا عکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ساتھ باپردہ بارگاہِ نبوت میں حاضِر ہوئیں اور ان کے شوہر نے اَمان کی یقین دہانی کے بعد اسلام قبول کر لیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس طویل حکایت میں اسلامی بہنوں کے لیے بہت سے مدنی پھول موجود ہیں۔ جس میں سب سے اہم یہ ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا نے اسلام لانے کے بعد اپنے شوہر کو بھی اسلام کی حقانیت کے

1 . . . کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابة، جزء:۷، ۱۳/۲۳۲، حدیث: ۳۷۴۱۶ مفهوماً

سائے میں لانے کے لیے کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کیں۔ اس قدر طویل اور پُر مَشَقَّت سفر میں بھی باپردہ رہیں۔ بالآخر ان کی اپنے گھر کو اسلامی ماحول کا گہوارہ بنانے کی سوچ رنگ لائی اور ان کے شوہر بھی اسلامی رنگ میں رنگ گئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے گھروں کو مدنی ماحول کا گہوارہ بنانے کیلیے اگر آپ کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے تو حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی مشکلات کو یاد کرلیا کیجئے اور یاد رکھئے کہ اس راہِ پر خطر پُر چلنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔ سچی وفا یہ ہے کہ جب خود مدنی ماحول کی برکتوں سے فیض یاب ہوں تو اپنے گھر والوں کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی معطر ومشک بار فضا سے دور نہ رہنے دیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پردے کا تیسرا درجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم پردے کے درجات کے بارے میں سن رہی تھیں۔ اب پردے کے تیسرے درجے کے بارے میں سنتی ہیں۔ پردے کا تیسرا اور سب سے کم تر درجہ یہ ہے کہ عورت کم از کم اس قدر پردے کا اِہتمام ضَرور کرے کہ جس قدر رب کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے یعنی نماز پڑھتے وَقت لازِم ہے۔ مُراد یہ ہے کہ نامحرم کے سامنے کم از کم سَترِ عورت کا خیال ضَرور رکھے۔ آیئے سَترِ عورت کے بارے میں سنتی ہیں۔ چنانچہ

ستر عورت کیا ہے؟

مکتبۃ المدینۃ کی کتاب " **اسلامی بہنوں کی نماز** " کے صَفْحَہ 91 پر ہے: اسلامی بہن

کے لئے ان پانچ اَعضا: مُنہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چُھپانا لازِمی ہے[1] البتّہ اگر دونوں ہاتھ (گٹّوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمّل ظاہِر ہوں تو ایک مُفْتیٰ بِہٖ قَول پر نَماز دُرُست ہے۔ اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصّہ جس کا نَماز میں چُھپانا فرض ہے نظر آئے یا جِلد (یعنی چمڑی) کا رنگ ظاہِر ہو نَماز نہ ہو گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پردہ دار کے لئے آزمائش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کل کچھ گھروں میں پردہ کرنے والیوں کا مذاق اُڑایا جاتا ہے، کبھی کوئی باپردہ ہو کر عورَتوں کی کسی تقریب میں مَدَنی بُرقع اوڑھ کر چلی جائے تو ❀ کوئی کہتی ہے: ارے! یہ کیا اَوڑھ رکھا ہے اُتارو اِس کو! ❀ کوئی بولتی ہے: بس ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم بَہُت پردہ دار ہو اب چھوڑو بھی یہ پردہ وَردہ! ❀ کوئی کہتی ہے، دنیا بہُت ترقّی کر چکی ہے اور تم نے یہ کیا دَقْیانُوسی انداز اپنا رکھا ہے! وغیرہ۔ اِس طرح کی دل دُکھانے والی باتوں سے شَرعی پردہ کرنے والی کا دل ٹوٹ پھوٹ کر چِکنا چُور ہو جاتا ہے۔ اگرچِہ واقعی یہ حالات نہایت ہی نازُک ہیں اور شَرعی پردہ کرنے والی اسلامی بَہن سخت آزمائش میں مبتلا رَہتی ہے مگر اسے ہمّت نہیں ہارنی چاہیے۔ مذاق اُڑانے یا اِعتِراض کرنے والیوں سے زور دار بحث شُروع کر دینا یا

1... در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ص ۵۸

2... فتاوی هندیه، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الاول، ۱/۵۸

غصّے میں آکر لڑ پڑنا سخت نقصان دِہ ہے کہ اس طرح مسئلہ حل ہونے کے بجائے مزید اُلجھ سکتا ہے۔ ایسے مَوقَع پر یہ یاد کرکے اپنے دل کو تسلّی دینی چاہیے کہ جب تک تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عام اِعلانِ نبوت نہیں فرمایا تھا اُس وَقت تک کُفّار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِحتِرام کی نظر سے دیکھتے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو امین اور صادِق کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُونہی علَی الْاِعلان اِسلام کا ڈنکا بجانا شروع کیا وُہیں کُفّارِ بداطوار طرح طرح سے ستانے، مذاق اُڑانے اور گالیاں سنانے لگے، صِرف یہی نہیں بلکہ جان کے درپے ہوگئے۔ مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، اُمّت کے غم خوار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ آپ نے بِالکل ہمّت نہ ہاری، ہمیشہ صَبْر ہی سے کام لیا۔ اب اسلامی بہن صَبْر کرتے ہوئے غور کرے کہ میں جب تک فیشن ایبل اور بے پردہ تھی میرا کوئی مذاق نہیں اُڑاتا تھا، جُونہی میں نے شَرعی پردہ اپنایا، ستائی جانے لگی۔ اللہ کا شکر ہے کہ مجھ سے ظُلْم پر صَبْر کرنے کی سنّت ادا ہو رہی ہے۔ کیسا ہی صَدمہ پہنچے صَبْر کا دامَن ہاتھ سے مت چھوڑیئے اور بِلا اجازتِ شَرعی ہرگز زَبان سے کچھ مت بولئے۔ حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اگر تُو اوّل صَدمے کے وَقت صَبْر کرے اور ثواب کا طالِب ہو تو میں تیرے لئے جنّت کے سِوا کسی ثواب پر راضی نہیں۔[1]

پردے کی برکتیں اور بے پردگی کی تباہ کاریاں

لٰہذا صبر کرتے ہوئے یہ ذہن بنایئے کہ ❀ پردہ کرنے میں اَحکامِ خدا و رسول

1 . . . ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبة، ۲/ ۲۶۶، حدیث: ۱۵۹۷

کی اطاعت ہے۔ ❀ پردہ دلوں کی طہارت کا سبَب ہے۔ ❀ پردہ عفت و پاکدامنی کی نشانی ہے۔ ❀ پردہ ایمان کی علامت ہے۔ ❀ پردہ عَلامَتِ حَیا ہے۔ ❀ پردہ مُحافِظِ حَیا ہے۔ ❀ پردہ ستر کو چھپاتا ہے۔ ❀ پردہ غیرت کا تقاضا ہے۔

جبکہ ❀ بے پردگی اللہ و رسول کی نافرمانی ہے۔ ❀ بے پردگی ہلاکت خیز گناہ ہے۔ ❀ بے پردگی اللہ کی رحمت سے دوری اور لعنت کا سبَب ہے۔ ❀ بے پردگی جہنمی عورتوں کی صِفَت ہے۔ ❀ بے پردگی بروزِ قیامت اندھیرے کا باعث ہے۔ ❀ بے پردگی نفاق کی عَلامَت ہے۔ ❀ بے پردگی ایک فحش کام ہے اور فحش کام میں اللہ کی ناراضی ہے۔ ❀ بے پردگی معاشرے میں فحاشی کے پھیلاؤ کا ذریعہ ہے۔ ❀ بے پردگی رسوائی کا باعث بنتی ہے۔ ❀ بے پردگی شیطانی کام ہے۔ ❀ بے پردگی غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔ ❀ بے پردگی زمانۂ جاہلیت کا طریقہ ہے۔ ❀ بے پردگی فطرت کے خلاف ہے۔ ❀ بے پردگی میں انسانی تہذیب کی تذلیل و تنزلی ہے۔ ❀ بے پردگی بے شمار برائیوں کی اصل ہے۔ ❀ بے پردگی حیا و غیرت کے خاتمے کا سبَب ہے۔ ❀ بے پردگی نوجوان نسل کی تباہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ❀ بے پردگی کئی گناہوں کا سبب ہے۔

لٰہذا ہمیں کبھی بھی بے پردگی کے قریب نہیں جانا چاہیے بلکہ ہمیشہ پردے کی پاسداری کرنی چاہیے۔ پردے کی پاسداری میں کن کن باتوں کو دھیان رکھنا ضروری ہے، آیئے سنتی ہیں: چنانچہ حضرت اِمام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔ ❀ عورت کو چاہئے کہ ہمیشہ اپنے گھر کی چاردیواری میں گوشہ نشین رہے۔ ❀ چھت پر بار بار نہ

چڑھے۔ ❀ اپنی گفتگو پر پڑوسیوں کو آگاہ نہ کرے۔(یعنی اتنی آواز میں گفتگو کرے کہ اس کی آواز چار دیواری سے باہر نہ جائے)۔ ❀ بِلاضرورت پڑوسیوں کے پاس آیا جایا نہ کرے۔ ❀ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اُسے خوش کرے۔ ❀ شوہر کی غیر موجودگی میں اُس کی عزّت کی حفاظت کرے۔ ❀ گھر سے نہ نکلے،(ضرورتاً) اگر کسی کام سے نکلنا پڑے تو باپردہ ہو کر نکلے۔ ❀ ایسے راستے اور جگہ سے گزرے جہاں زیادہ ہجوم اور آمد و رَفت نہ ہو۔ ❀ اپنی غُربت وغیرہ کو چھپائے۔ ❀ اپنی تمام تر کوشش نفس کی اِصلاح اور گھریلو مُعامَلات کی دُرُستی میں صَرف کرے۔ ❀ نماز، روزے کی پابندی کرے۔ ❀ اپنے عُیُوب پر نظر رکھے۔ ❀ دِینی مُعاملہ میں خوب غور و تفکر کرے۔ ❀ خاموشی کی عادت بنائے۔ ❀ نگاہیں نیچی رکھے۔ ❀ اپنے دِل میں ربِّ جبّار کا خوف پیدا کرے۔ ❀ کثرت سے اللہ کا ذِکر کرے۔ ❀ اپنے شوہر کی فرمانبردار رہے۔ ❀ شوہر کو رزقِ حلال کمانے کی ترغیب دلائے۔ ❀ شوہر سے تحائف وغیرہ کی زِیادہ فرمائش نہ کرے۔ ❀ شرم وحیا کو لازم پکڑے۔ ❀ بدزبانی وفُحش کلامی نہ کرے۔ ❀ صبر و شکر کا دامن کبھی نہ چھوڑے۔ ❀ اپنے نفس کے مُعاملے میں اِیثار کرے۔ ❀ شوہر کی غیر موجودگی میں کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے اور دروازے پر آنے والے سے کثرتِ کلام نہ کرے۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اے کاش کہ ہم ان نصیحتوں کو پلو سے باندھ لیں اور ہمیشہ ان پر عمل کریں۔ اللہ پاک ہمیں تمام گناہوں اور بالخصوص بے پردگی

---

1 . . . مجموعہ رسائلِ امام غزالی، رسالہ ادب فی الدین، آداب المرأۃ فی نفسھا، ص ۴۴۲ ملخصاً

اور بے حیائی سے محفوظ فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

تلاوت کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے تلاوت کے چند آداب بیان کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامین **مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلیے شفاعت کرنے والا ہو کر آئے گا۔[1] (2) ارشاد فرمایا: میری اُمّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] ☆ قرآنِ پاک کو اچّھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سنّت ہے۔[3] ☆ مُسْتَحَب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کرکے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کریں۔[4] ☆ تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور سورت کی اِبتدا میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا سنّت ہے ورنہ مُسْتَحَب ہے۔[5] ☆ قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔[6] ☆ قرآنِ پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار اور بغیر دیکھے پڑھنے پر ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[7] ☆ قرآنِ

---

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین... الخ، باب فضل قراءۃ القرآن... الخ، ص ۳۱۴، حدیث: ۱۸۷۴

2 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/ ۳۵۴، حدیث: ۲۰۲۲

3 ... احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوۃ، ۱/ ۳۷۱

4 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۰، حصہ ۳

5 ... صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۱

6 ... صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۱

7 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب فی تلاوۃ القرآن... الخ، جزء: ۱، ۱/ ۲۶۰، حدیث: ۲۳۰۱ ملخصا

کریم کی تلاوت کے وقت رونا مُسْتَحَب ہے۔[1] ☆جب بلند آواز سے قرآنِ کریم پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ لوگ قرآنِ کریم سننے کی غرض سے حاضر ہوں ورنہ ایک کا سننا کافی ہے۔[2] ☆سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے۔ اگر چند لوگ پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔[3] ☆تین دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم نہ کرے، کم از کم تین دن یا سات دن یا چالیس دن میں قرآنِ کریم ختم کرے تاکہ معانی کو سمجھ کر تلاوت کرے۔[4] ☆ تلاوت کے لئے سب سے افضل وقت سال بھر میں رَمَضان شریف کے آخری دس دن اور ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 . . . صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۱۰۹، ۵/ ۵۲۶

2 . . . صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۲

3 . . . صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۲

4 . . . عجائب القرآن، ص۲۳۸

5 . . . عجائب القرآن، ص۲۳۹

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

بیان:12

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبیِّ پاک (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شَمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائق بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔
نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرور تاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیا آزمائش کی جگہ ہے، ایک پَل بیماری ہے تو دوسرے پَل صحت و تندرستی، ایک عام خاتون جس کی نظر فقط آسائشوں پر ہوتی ہے، تو اس کے لئے بیماری و پریشانی اور آزمائش کی معمولی سی گھڑی بھی اذیت ناک بن جاتی ہے اور وہ بے صبری اور شکوہ شکایات کا مُظاہرہ کر بیٹھتی ہے، مگر کامل ایمان والیاں جو دنیا کی فانی آسائشوں کے دھوکے میں کھو کر آخرت کی یاد سے غافِل نہیں ہوتیں، ان کی نظر میں مَصائِب و مشکلات اور بیماریوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، وہ ہر مصیبت، پریشانی اور بیماری میں صبر کر کے اجر و ثواب حاصل کرنے کی کوشش

کرتی ہیں، آج کے بیان میں ہم بیماریوں، تکلیفوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کے فضائل و برکات اور بزرگانِ دین کے واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے نکات سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں:

صبر ہو تو ایسا

مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "صحابیات وصالحات اور صبر" کے صفحہ نمبر 2 پر ہے، حضرتِ اَصْمَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ سفر پر تھا کہ جنگل سے گزرتے ہوئے ہم راستہ بھول گئے، پھر ایک خیمہ دیکھا تو وہاں جاکر بلند آواز سے سلام کیا، ایک خاتون خیمے سے باہر تشریف لائیں اور ہمارے سَلام کا جواب دے کر پوچھا: کون ہو؟ ہم نے عَرض کی: ہم راستہ بھول گئے ہیں، خیمہ دیکھا تو اس طرف چلے آئے۔ اس پر وہ بولیں: ٹھیک ہے، تم لوگ یہیں ٹھہرو، میں تمہاری مہمانی کے لئے کچھ کرتی ہوں کہ جس کے تم حق دار ہو۔ پھر فرمانے لگیں: اپنا منہ دُوسری طرف کر لو تاکہ تمہیں تمہارا حق دیا جائے۔ ہم دوسری طرف دیکھنے لگے تو انہوں نے اپنی چادر اُتار کر بچھائی اور خود پردے کی اَوٹ میں ہو کر کہنے لگیں: اس پر بیٹھ جائیں، میرا بیٹا ابھی آتا ہی ہو گا، پھر تمہاری مہمان نوازی کا اِہتمام کر دیا جائے گا۔ ہم بیٹھ گئے، اتنے میں ایک سُوار آتا دکھائی دیا تو وہ بولیں: یہ اونٹ تو میرے بیٹے کا ہے لیکن اس کا سوار میرا بیٹا نہیں۔ کچھ دیر بعد سوار نے خیمے کے پاس آکر اس سے عرض کی: اے اُمِّ عقیل! اللہ پاک تمہارے بیٹے کے معاملے میں تمہیں عظیم اجر

عطا فرمائے۔ یہ سن کر اس عورت نے کہا: تمہارا بھلا ہو، کیا میرا بیٹا انتقال کر گیا؟ اس سوار نے کہا: جی ہاں۔ پوچھا: کیسے؟ کہا: وہ اونٹوں کے درمیان پھنس گیا تھا، اونٹوں نے اسے کنوئیں میں دھکیل دیا جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ بیٹے کی موت کی خبر سن کر وہ صابرہ خاتون روئی نہ کسی قسم کا واویلا کیا، بلکہ اس اونٹ والے سے کہا: ہمارے ہاں کچھ مہمان آئے ہیں، ان کی ضیافت کا اِہتمام کرو، وہ مینڈھا لے کر اسے ذَبح کر دو۔ چنانچہ مینڈھا ذَبح کیا گیا اور اس کے گوشت سے ہماری دعوت کی گئی۔

ہم کھانا کھاتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ یہ عورت کتنی صبر والی ہے کہ جوان بیٹے کی موت پر اس نے کچھ بھی واویلا نہ کیا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو صابِرہ خاتون نے کہا: تم میں سے کوئی شخص مجھے اللہ پاک کی کتاب میں سے کچھ آیات سنا کر مجھ پر اِحسان کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں! میں آپ کو قرآنی آیات سناتا ہوں۔ صابرہ خاتون نے کہا: مجھے کچھ ایسی آیات سنائیے گا جن سے صبر و شکر کی دولت نصیب ہو۔ لہٰذا میں نے سورۂ بقرہ کی ان آیات کی تِلاوَت کی:

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

(پ۲، البقرۃ: ۱۵۵، ۱۵٦)

اس خاتون نے جب یہ آیاتِ قرآنیہ سنیں تو کہنے لگیں: جو کچھ آپ نے ابھی پڑھا کیا قرآن میں بِالکل اسی طرح ہے؟ میں نے کہا: ہاں! خدا کی قسم! قرآن میں اسی

طرح ہے۔ اس پر وہ بولیں: تم پر سلامتی ہو، اللہ پاک تمہیں خوش رکھے۔ پھر وہ نماز پڑھ کر کہنے لگیں: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔ بے شک میرا بیٹا عقیل اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچ گیا ہو گا، تین مرتبہ یہ کلمات کہے، پھر بارگاہِ خداوندی میں یوں عَرض گزار ہوئیں: اے میرے پاک پَروَرْدگار! جیسا تو نے حکم دیا میں نے ویسا ہی کیا اب تو بھی اپنے اُس وعدے کو پورا فرما دے جو تُو نے کیا ہے، بے شک تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! صبر ہو تو ایسا اور یقین ہو تو ایسا۔ یہ صبر کرنے والی خاتون نہ تو صحابیہ تھیں اور نہ ہی کوئی عالمہ مفتیہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ۔ بلکہ وہ جنگل میں رہنے والی ایک عام خاتون تھیں، اگر ان کا یہ واقعہ ہم تک نہ پہنچتا تو ہم ان کی عظمت کے متعلق کبھی نہ جان سکتیں، اس خوش بخت ماں کی عظمت کو سلام کہ جس نے اپنے جگر کے ٹکڑے کی موت کی خبر سن کر چیخ و پکار نہ کی۔ بلکہ صبر کیا اور حکمِ خداوندی سُن کر فوراً اس پر عَمَل کرتے ہوئے نَماز ادا کی اور وہی کہا جو اللہ پاک نے کہنے کا حکم دیا تھا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی صبر بہت عظیم صفت ہے۔ جس نے دنیا میں مصیبتوں پر صبر کیا ہو گا، قیامت کے دن اس کی ایسی عزت افزائی کی جائے گی کہ لوگ رشک کریں گے۔ دنیا میں آزمائشوں پر صبر کرنے والیوں کو عظیم اجر و ثواب کی خوشخبری سنائی گئی ہے، صبر کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، صبر کی

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والثلاثون بعد الثلاثمائۃ، ص۳۰۳

فضیلت و عظمت کو سمجھنے کے لئے اس بات پر غور کیجئے کہ قرآن کریم میں تقریباً 90 سے زائد مقامات پر صبر کا ذکر فرمایا گیا ہے، صبر سے متعلق اللہ پاک پارہ 23 سورۂ زُمَر آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ⑩ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

حضرت علّامہ مولانا محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیرِ خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا اور یہ بھی مروی ہے کہ مصیبتوں اور آزمائشوں میں مبتلا رہنے والے حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کیا جائے گا، نہ ان کے لئے دفتر کھولے جائیں گے بلکہ ان پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہو گی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر ان کا مقدر بھی بنتا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا بیماریوں اور دیگر پریشانیوں پر صبر کرنا بہت بڑی سعادت مندی ہے اس لیے کہ یہ اللہ پاک کی محبت نصیب ہونے کا ذریعہ ہے، بیماری میں مبتلا ہونے والی کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، لہٰذا چاہے کتنی ہی بیمار ہو جائیں، مصیبتیں آپڑیں، آزمائشوں کے طوفان برپا ہو جائیں، پریشانیوں کا سیلاب

اُمنڈ آئے اور بیماریاں مکھیوں کی طرح چمٹ جائیں تب بھی صبر کا دامن ہاتھ سے مت جانے دیجئے گا کہ بروزِ قیامت ایسیوں کے لئے زبردست انعام اور جنت کے اعلیٰ محلات تیار کئے گئے ہیں، چنانچہ

انعام واکرام کی بارشیں

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دِن جب مُنادی ندا کرے گا: کون ہے جس کا اللہ پاک پر قرض ہے؟ تو مخلوق کہے گی: ایسا کون ہے جس کا قرض اللہ پاک پر ہو؟ فرشتے کہیں گے: وہ جسے (دنیا میں) ایسی مصیبت میں مبتلا کیا گیا جس سے اس کا دل غمگین ہوا، آنکھوں سے آنسو بہے، لیکن اس نے ثواب کی امید پر اللہ پاک کی رضا کے لئے صبر کیا، آج وہ کھڑا ہو جائے اور اللہ پاک سے اپنا اجر لے لے۔ چنانچہ

بہت سے لوگ کھڑے ہو جائیں گے، فرشتے کہیں گے: تم اپنے نامۂ اعمال دکھاؤ۔ فرشتے نامۂ اعمال دیکھیں گے تو جس کے نامۂ اعمال میں (اللہ کی ناراضگی والا) غصہ اور فحش کلام پائیں گے تو اس سے کہیں گے: تُو صبر کرنے والوں میں سے نہیں۔ اسی طرح جب عورت کے نامۂ اعمال میں غصہ کرنا پائیں گے تو اسے بھی واپس بھیج دیں گے اور صبر کرنے والوں کو عرش کے نیچے لے جا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ تیرے صابر بندے ہیں۔

اللہ پاک فرمائے گا: ان سب کو شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی (یعنی ایک جنتی درخت) کے پاس لے جاؤ۔ وہ انہیں ایسے درخت کی طرف لے جائیں گے جس کی جڑ سونے کی اور پتے

چاندی کے ہوں گے اور اس کا سایہ اتنا وسیع ہو گا کہ ایک گھڑ سوار اس کے نیچے سو سال تک چلتا رہے، صبر کرنے والے اس کے سائے میں بیٹھ جائیں گے۔اللہ پاک یکے بعد دیگرے ہر مرد وعورت پر تجلّی فرمائے گا اوران سے اس طرح ارشاد فرمائے گا، جیسے کوئی دوست اپنے دوست سے گفتگو کرتا ہے: چنانچہ

ربِّ کریم فرمائے گا: اے میرے صابر بندو! میں نے تمہیں آزمائش میں اس لئے نہ ڈالا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے، بلکہ میں نے چاہا کہ تمہیں اپنی بارگاہ میں عزّت دوں، دنیا میں تمہیں آزمائش میں ڈال کر تمہارے گناہوں کو مٹادوں اور جن درجات تک تم اپنے اعمال کے ذریعے نہیں پہنچ سکتے تھے (مصیبت میں مبتلا کرکے) تمہیں وہ بلند درجات عطا کر دوں، تم نے میری رضا کی خاطر صبر کیا اور مجھ سے حیا کی اور میرے فیصلے پر غصے کا اظہار نہیں کیا تو آج میں تم سے حیا کرتے ہوئے نہ تمہارے لئے میزان رکھوں گا اور نہ تمہارے نامۂ اعمال کو کھولوں گا۔

پھر فرشتے (تمام صبر کرنے والوں) کو عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار کر کے جنت کی طرف لے جائیں گے تو لوگ کہیں گے: کیا یہ شہید ہیں یا نبی ہیں؟ تو فرشتے کہیں گے: یہ نہ شہیدوں میں سے ہیں اور نہ انبیا میں سے بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی مصیبتوں پر صبر کیا تھا، تو لوگ تمنا کریں گے کہ کاش! ہم بھی مصائب وآلام کی سختیوں میں مبتلا ہوئے ہوتے تاکہ ہمارے لئے بھی ان کے ساتھ حصہ ہوتا۔

پھر جب وہ (صبر کرنے والے) لوگ جنت کے پاس پہنچ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام (جنت پر مقرر ایک فرشتے وہ) آکر پوچھیں گے: یہ کون

ہیں؟ فرشتے کہیں گے: دروازہ کھولو۔ حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام پوچھیں گے: ان کا حساب کس وقت ہوا، انہوں نے کب نجات پائی؟ ابھی تک تو اللہ پاک نے نامۂ اعمال بھی نہیں کھلوائے اور نہ ہی میزان رکھا ہے؟ ملائکہ کہیں گے: یہ صبر کرنے والے ہیں ان پر حساب نہیں، اے رضوان! ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دو تاکہ یہ چین و سکون کے ساتھ اپنے محلّات میں بیٹھ جائیں۔ تو حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام ان کے لئے جنت کے دروازے کھولیں گے، تو وہ اپنے جنتی گھروں میں داخل ہو جائیں گے، خُدَّام کلمہ پڑھتے اور تکبیر کہتے ہوئے خوشی سے ان کا استقبال کریں گے، پھر وہ پانچ سو (500) سال تک جنت کے بلند درجات پر فائز رہیں گے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سی چیز میزان کو بھاری کرے گی؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبر اور جس کا صبر جتنا زیادہ ہو گا اس کے لئے پُل صراط اتنا ہی چوڑا ہو گا۔[1]

مصیبت کسے پیش آتی ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بروزِ قیامت مصیبتوں، تکلیفوں اور آزمائشوں پر صبر کرنے والوں کو کتنے زبردست فضائل و برکات حاصل ہوں گے، پانچ سو سال پہلے جنت میں داخلہ نصیب ہو گا، حساب و کتاب کی سختیوں سے نجات ملے گی، جنتی محلات ان کا مقدر بنیں گے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبتوں اور آزمائشوں کا آنا باعثِ رحمت ہے نہ

1 . . . قرة العيون، الباب السادس، ص ۳۹۴ تا ۳۹۵ ملخصا وملتقطا

کہ زحمت، اللہ پاک بیماری، پریشانی اور آزمائشوں میں اُس کو مبتلا کرتا ہے جس سے راضی ہوتا ہے۔ اللہ پاک جس کو بلند درجات عطا کرنا چاہتا ہے اس کو بیماری اور پریشانی میں مبتلا کرتا ہے، جیسا کہ ابھی ہم نے حدیثِ پاک سنی کہ قیامت کے دن اللہ پاک مصیبت پر صبر کرنے والوں سے فرمائے گا کہ میں نے تمہیں پریشانی اور آزمائش میں اس لیے مبتلا نہیں کیا تھا کہ تمہیں ذلیل و رسوا کر دوں، بلکہ تمہیں اپنی بارگاہ میں عزت عطا کرنے کے لیے آزمائش میں مبتلا کیا تھا۔ آیئے! صبر کے مزید بھی کچھ فضائل سنتی ہیں: چنانچہ

صبر کے فضائل

✪ اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ✪ صبر کرنے والے کو عمل سے اچھا اجر ملے گا۔ ✪ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملے گا۔ ✪ صبر کرنے والوں کی جزا دیکھ کر قیامت کے دن لوگ حسرت کریں گے۔[1] ✪ صبر کرنے والے ربِّ کریم کی طرف سے ہدایت اور رحمت پاتے ہیں۔ ✪ صبر کرنے والے اللہ پاک کو محبوب ہیں۔ ✪ صبر آدھا ایمان ہے۔[2] ✪ صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔[3] ✪ صبر کرنے والے کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔[4] ✪ صبر ہر بھلائی کی کنجی ہے۔[5]

1 - - - معجم کبیر، ۱۲/۱۴۱، حدیث: ۱۲۸۲۹

2 - - - مستدرک، کتاب التفسیر، الصبر نصف الایمان، ۳/۲۳۷، حدیث: ۳۷۱۸

3 - - - احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، بیان فضیلۃ الصبر، ۴/۷۶

4 - - - ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۴/۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷

5 - - - شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/۲۰۱، حدیث: ۹۹۹۶

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! صبر کا ثواب اور بیان کردہ فضائل اُسی وقت حاصل ہونگے جب کہ بیماری یا پریشانی آتے ہی صبر کیا جائے، بعض اسلامی بہنیں اپنے دل کی ساری بھڑاس نکالنے، شکوے کرنے، رونے اور پیٹنے کے بعد کہتی ہیں "ہم نے صبر کیا" حالانکہ رونے پیٹنے، واویلا کرنے، چیخ وپکار اور شکوہ شکایت کرنے کے بعد کیا جانے والا صبر وہ نہیں کہ جس پر اجر وثواب کی اُمید کی جاسکے۔

صبر مصیبت کی ابتدا میں ہوتا ہے

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْه فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: خدا سے ڈر اور صبر کر۔ (وہ آپ کو نہ پہچان سکی اور) کہا: آپ تشریف لے جائیں اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے۔ جب اسے بتایا گیا کہ وہ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہیں، تو وہ درِ اقدس پر حاضر ہوئی اور اس نے (معذرت خواہانہ انداز میں) عرض کی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (اب میں صبر کرتی ہوں)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: صبر تو صدمے کی ابتدا کے وقت ہوتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی حقیقی صبر وہی ہوتا ہے جو صدمے، تکلیف یا بیماری کے آغاز میں کیا جائے ورنہ مصیبت کا وقت گزر جانے کے بعد سکون آجانا صبر نہیں بلکہ غم کو بھول جانا ہے۔ جبکہ مصیبت کی ابتدا میں دل کو اچانک ایسا دھچکا لگتا ہے کہ اس وقت پُرسکون رہنا اور تقدیر پر راضی رہنا حقیقی صبر ہی کے ذریعے ممکن

۱۔۔۔ بخاری، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۱/۴۳۳، حدیث: ۱۲۸۳

ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اجر مصیبت پر نہیں ملتا، کیونکہ وہ انسان کی اختیار کردہ نہیں ہوتی، البتہ اجر وثواب اچھی نیّت اور مصیبت پر صبر جمیل کی بدولت ملتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیمار کے لئے تحفہ

سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے کہ جاکر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ بیمار اگر اللہ کریم کی حمد وثنا کرتا (مَثَلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا) ہے تو فرشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں جاکر اس کا قول عرض کرتے ہیں حالانکہ اللہ کریم خوب جانتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: اگر میں نے اِس بندے کو اس بیماری میں موت دے دی تو اسے جنّت میں داخل کروں گا اور اگر صحّت عطا کی تو اسے پہلے سے بھی بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اس کے گناہ کو مُعاف کر دوں گا۔[2]

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا بیماری میں مبتلا ہونا فائدے سے خالی نہیں ہوتا، کیونکہ جب تک انسان بیماری یا تکلیف میں رہتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں درج ہوتی، گناہ معاف ہوتے اور درجات بلند ہوتے ہیں۔

دیکھا جاتا ہے کہ بعض اسلامی بہنیں بڑے فخریہ انداز میں اپنے بیمار نہ ہونے

1۔۔۔ عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۶/۹۴، تحت الحدیث: ۱۲۸۳ ملخصا

2۔۔۔ موطا امام مالک، کتاب العین، باب ماجاء فی اجر المریض، ۲/۴۲۹، حدیث: ۱۷۹۸

اور پریشانیوں میں مبتلا نہ ہونے کا تذکرہ کرتی ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ حدیثِ پاک میں یہ بتایا گیا ہے کہ بیماری، پریشانی اور مصیبتوں کی کثرت اس کیلئے ہے جس سے اللہ پاک محبت فرماتا ہے۔ چنانچہ

آزمائش رضائے الٰہی کا سبب ہے

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک زیادہ اجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ پاک جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے تو جو اس کے فیصلے پر راضی ہو اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔(1)

علامہ مِیرَک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مصیبت کا آنا محبّت کی علامت ہے پس جو مصیبت آنے پر راضی رہا تو وہ اللہ پاک کا محبوب بندہ بن جاتا ہے اور جو مصیبت پر ناراض ہوا تو وہ اللہ پاک کا ناپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔(2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ مصیبتیں اور آزمائشیں ربِّ کریم کی رضا و خوشنودی کا سبب ہیں، اللہ پاک کی محبت نصیب ہونے کا ذریعہ ہیں، لہٰذا کوشش کرنی چاہیے کہ جب بھی مصیبت یا پریشانی آئے تو اس میں صبر کا مظاہرہ ہو۔ آج ایک تعداد ہے جو ہلکے سے سر درد اور بخار میں گھر سر پر اٹھا لیتی ہے، ایسی خواتین خود تو بیماری کی وجہ سے پریشان ہوتی ہی ہیں، گھر کے دیگر افراد کا سکون بھی غارت کر

---

1 --- ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، ۴/۳۷۴، حديث: ۴۰۳۱

2 --- مرقاة، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض... الخ، ۴/۴۲، تحت الحديث: ۱۵۶۶

دیتی ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنے سے بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ بعض اَوقات دوسرے افراد اُکتا جاتے ہیں کہ اس کی تو یہی عادت ہے۔ بیماری میں بلاشبہ چڑ چڑاپن آہی جاتا ہے اور منہ سے اول فول باتیں نکل جاتی ہیں، مگر ہمیں ہمیشہ صبر کا دامن تھامے رہنا چاہئے، آیئے! ترغیب کے لئے کچھ واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

زخمی ہوتے ہی ہنس پڑیں

ایک بزرگ کی زوجۂ محترمہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا ایک مرتبہ زور سے گریں جس سے ناخن ٹوٹ گیا، لیکن دَرد سے "ہائے ہو" کرنے کے بجائے ہنسنے لگیں! کسی نے پوچھا: کیا زَخم میں دَرد نہیں ہو رہا؟ فرمایا: صبر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔[1]

سر درد کے شکرانے میں 400 رکعت نفل

منقول ہے کہ ایک بزرگ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو دردِ سر ہُوا تو خوش ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے مجھے وہ مَرض عنایت فرمایا جو انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو در پیش ہوتا تھا، لہٰذا اب اس کا شکرانہ یہ ہے کہ میں 400 رکعت نفل پڑھوں۔[2]

صبر و استقامت کی لازوال مثال

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: معراج کی رات میں نے ایک پاکیزہ خوشبو سونگھی تو میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ خوشبو کیسی ہے؟

1... المجالسۃ للدینوری، ۳/۱۳۴

2... 152 رحمت بھری حکایات، ص ۱۷۱

عَرض کی: فِرعَون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کرنے والی اور اس کے بچوں کی۔ میں نے کہا: اس کا کیا مُعامَلہ ہے؟ عرض کی: ایک دن یہ فِرعَون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی اور اس کی زبان سے نکلا بِسْمِ اللہ۔ فرعون کی بیٹی نے کہا: میرا باپ؟ اس نے جواب دیا: نہیں! بلکہ اللہ پاک تو وہ ہے جو میرا، تیرا اور تیرے باپ کا بھی ربّ ہے۔ فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا میرے باپ کے عِلاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ اللہ پاک کی نیک بندی نے جواب دیا: ہاں۔ کہنے لگی: تو کیا میں اپنے باپ کو یہ بات بتا دوں؟ کہا: ہاں بتا دو۔ چنانچہ

اس نے اپنے باپ (فرعون) کو اس کی خبر دی تو فرعون نے اس نیک بندی کو اپنے پاس بلایا۔ جب یہ مومنہ خاتون اس کے دربار میں پہنچیں تو فرعون نے کہا: اے فلاں عورت! کیا میرے علاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں میرا اور تیرا رب اللہ پاک ہے۔ فرعون اس نیک عورت کی ایمان افروز گفتگو سن کر بہت غضب ناک ہوا اور تانبے کی دیگ میں تیل گرم کرنے کا حکم دیا۔

جب تیل خوب کھولنے لگا تو اس کے بچوں کو اس میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔ اس مومنہ خاتون کے چھوٹے بچوں کو باری باری اُبلتے ہوئے تیل میں ڈالنا شروع کر دیا گیا۔ صابرہ عورت نے کہا: میری ایک آرزو ہے؟ فرعون نے کہا۔ وہ کیا؟ اس نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ تم میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں ایک کپڑے میں ڈال کر ایک ہی جگہ ان کی تدفین کرو۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے تمہاری اس خواہش کو پورا کرنا ہمارے ذِمّہ ہے۔ چنانچہ جب آخری دودھ پیتا بچہ رہ گیا تو اس کی وجہ سے وہ مومنہ خاتون کچھ پیچھے

ہٹیں۔ اللہ پاک نے بچے کو قوّتِ گویائی (بولنے کی طاقت) عطا فرمائی اور اس نے پُکار کر کہا: اے ماں! پروا نہ کر! بے شک دنیا کی تکلیف آخِرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت آسان ہے۔ اس کے بعد اس مومنہ عورت کو بھی اس کے بچوں کے ساتھ اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اس خاتون پر مصیبتوں کے کیسے کیسے پہاڑ ٹوٹے، مگر قربان جائیں ان کی استقامت پر! انہوں نے صبر سے کام لیا اور ہمارے لئے بھی مشعلِ راہ بن گئیں، آہ! ایک ہم ہیں کہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے راہِ خدا میں اگر کبھی تھوڑی سی تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہمت ہار جاتی ہیں، حالانکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مکمل زِندگی ہمارے سامنے ہے، کافروں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے، پتھر برسائے، راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ اطہر پر نجاستیں ڈالیں، ڈرایا، دھمکایا، بُرا بھلا کہا، قتل کی سازشیں کیں مگر کائنات کے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کوئی ذاتی انتقامی کاروائی نہ کی، خود بھی صبر سے کام لیا اور رہتی دنیا تک اپنے ماننے والوں کو مصائب میں صبر کی تلقین ارشاد فرمائی۔ چنانچہ

آقا کی مصیبت کو یاد کیجئے

مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جسے کوئی مصیبت پہنچے اسے چاہئے کہ اپنی مصیبت کے مقابلے میں میری مصیبت یاد

1 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب القصص۔۔۔ الخ، قصة ماشطة بنت فرعون، جز: ۱۵، ۶۹/۸، حدیث: ۴۰۴۶۱

کرے بے شک وہ سب مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر زندگی میں کبھی کوئی ایسا موقع آجائے جب آپ کا دل غم و غصے اور جذبات سے بھر جائے اور شکوہ و شکایات کرنے یا مصیبت پر واویلا کرنے کا دل کرے تو ٹھنڈے دماغ سے سوچئے اور کبھی بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیئے، بیماریوں، مصیبتوں اور تکلیفوں پر صبر کا ذہن بنایئے، آیئے! ترغیب کے لئے بُزرگانِ دین کے صبر و شکر کے واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

صابر و شاکر بُزرگ

حضرت امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بُزرگ نے یہ واقعہ سُنایا کہ میں اولیائے کرام کی تلاش میں ہر وقت حیران و پریشان رہتا اور صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تاکہ ان کی صحبت سے فیض یاب ہو سکوں۔ ایک مرتبہ اسی مقصد کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ویران سی جگہ میں ایک خیمہ دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص موجود تھا، جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جُذّام کی) بیماری سے ضائع ہو چکی تھیں، لیکن اس حالت میں بھی وہ مردِ عظیم ان الفاظ کے ساتھ اپنے ربِّ کریم کی حمد و ثنا کر رہا تھا کہ اے میرے پروردگار! میں تیری وہ حمد کرتا ہوں جو تیری تمام مخلوق کی حمد کے برابر ہو۔ اے میرے پروردگار! بے شک تو تمام مخلوق کا خالق ہے اور تُو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس انعام پر تیری حمد کرتا

1 ... جامع الاحادیث، ۷/۱۲۵، حدیث: ۲۱۳۴۶

ہوں کہ تُو نے مجھے اپنی مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔

وہ بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے اس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: خُدا کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ حمد کے یہ پاکیزہ کلمات تمہیں سکھائے گئے ہیں یا تمہیں اِلہام ہوئے ہیں؟ چنانچہ اسی ارادے سے میں اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اے نیک بندے! میں تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا تم جواب دو گے؟ وہ کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ! ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: وہ کونسی نعمت ہے جس پر تم اللہ کی حمد کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تم شکر ادا کر رہے ہو؟ (حالانکہ تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہو چکی ہیں پھر بھی تم حمد بجالا رہے ہو) وہ شخص کہنے لگا: کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے ربّ نے کیا مُعاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگا: دیکھو! اگر اللہ پاک چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ برسا دیتا جو مجھے جلا کر راکھ بنا دیتی، اگر وہ پروردگار چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے تباہ وبرباد کر ڈالتے، اگر اللہ چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غرق کر دیتا یا پھر زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دھنسا دیتی لیکن دیکھو، اللہ پاک نے مجھے ان تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھا پھر میں اپنے رَبِّ کریم کا شکر کیوں نہ ادا کروں؟ اس کی حمد کیوں نہ کروں؟ اور اس پاک پروردگار سے محبت کیوں نہ کروں؟۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ والسبعون، ۱۴۶ ملخصا

چھوٹی مصیبتوں پر بڑا ثواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صبر ہو تو ایسا! آخِر کون سی مصیبت ایسی تھی جو اُن بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر نہیں ٹوٹی تھی۔ مگر اُن کے صبر و اِستقلال میں ذرّہ برابر فرق نہ آیا، وہ "رِضائے الٰہی پر راضی رہنے" کی عظیم منزل پر فائز تھے۔ ایسے ہی اللہ والوں کی کہاوت ہے: "**نَحْنُ نَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَفْرَحُ اَھْلُ الدُّنْیَا بِالنِّعَمِ**" یعنی ہم بلاؤں اور مصیبتوں کے ملنے پر ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے اَہلِ دنیا دُنیوی نعمتیں ہاتھ آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

آج ہماری حالت یہ ہے کہ چھوٹی سی مصیبت آجائے، بخار ہو جائے، سر میں درد ہو جائے، ٹھوکر لگ کر پاؤں زخمی ہو جائے، آنکھ میں تکلیف ہو جائے، دانت یا داڑھ کی تکلیف سے دوچار ہو جائیں، الغرض کوئی بھی بیماری ہو جائے فوراً بے صبری کرتی اور واویلا مچا دیتی ہیں، حالانکہ بیماری پر بے صبری اور واویلا کرنے کے بجائے دیگر نعمتوں پر نظر کرتے ہوئے ربِّ کریم کا شکر ادا کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔

کبھی شکر کی پٹی باندھی؟

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے ایک شخص کو سر پر پٹی باندھے ہوئے دیکھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے اس سے اِس کا سبب پوچھا، تو اس نے عرض کی: میرے سَر میں بہت درد ہے۔ آپ نے پوچھا کہ تمہاری عمر کتنی ہے؟ اس نے عرض کی تیس (30) سال۔ آپ نے اُس کو چوٹ کرنے والے انداز میں فرمایا کہ تم نے تیس سال میں کبھی صحت مندی کے شکرانے میں شکر کی پٹی تو باندھی نہیں اور ایک دن کے درد میں شکایت

کی پٹی فوراً باندھ لی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ رابعہ بصریہ خواتین میں بہت مشہور ولیہ گزری ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نہایت عابدہ، زاہدہ، خوفِ خدا رکھنے والی اور اللہ پاک پر بھروسہ کرنے والی خاتون تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہر حال میں صبر و شکر کرنے والی تھیں یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے ایک شخص کو سر پر پٹی باندھے دیکھا تو اسے صبر و شکر کا ذہن دینے کے لئے فرمایا: تم نے ربّ کریم کی طرف سے ملنے والی صحت مندی کی نعمت پر کبھی شکر کی پٹی نہیں باندھی تو آج دردِ سر کی معمولی مصیبت پر شکایت کی پٹی کیوں باندھ لی؟ واقعی حضرت رابعہ بصریہ کی نصیحت آمیز اس گفتگو میں ہمارے لئے بھی درس ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم غور و فکر کریں کہ جب صحت مند ہوتی ہیں تو اس وقت اپنے ربّ کا شکر ادا کرتی ہیں یا نہیں؟ جب کوئی پریشانی نہیں ہوتی اس وقت اپنے ربّ کا شکر ادا کرتی ہیں یا نہیں؟ جب دنیاوی خوشیاں ملتی ہیں اس وقت اپنے ربِّ کریم کا شکر ادا کرتی ہیں یا نہیں؟

یاد رکھئے! جس طرح بیماریوں، تکلیفوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں ایسے ہی بے صبری کرنے کے نقصانات بھی ہیں، آیئے! بے صبری کے چند نقصانات سنئے اور اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے کمر بستہ ہو جایئے، چنانچہ

بے صبری کا نقصان

حضرت عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مصیبت ایک ہوتی ہے لیکن جب وہ کسی پر پہنچے اور وہ صبر نہ کرے تو دو مصیبتیں بن جاتی ہیں ایک تو وہی مصیبت

اور دوسری مصیبت بے صبری کر کے اجر کا ضائع کر دینا اور یہ مصیبت پہلی مصیبت سے بڑھ کر ہے۔[1]

صبر کا ذہن کیسے بنے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ بیماریوں اور تکلیفوں پر صبر کر کے ربِّ کریم کی رضا اور اجر و ثواب حاصل کریں، جب بھی کبھی بیماریوں، تکلیفوں اور آزمائشوں پر بے صبری کرنے کا ذہن بنے تو فوراً اپنے سے زیادہ مصیبت والیوں کو یاد کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه! بے صبری سے بچنے اور صبر کرنے کا ذہن بنے گا، جیسا کہ ہمارے بُزرگانِ دین اپنے سے زیادہ مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھتے تھے، چنانچہ

حضرت شیخ سعدی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: زندگی میں ایک بار میرے دل میں شکوہ کی کیفیت آئی اور وہ اس طرح کہ میں حصولِ علم کے لیے گھر سے نکلا مگر میرے پاس جوتی نہیں تھی ننگے پاؤں تھا، میں کوفہ کی جامع مسجد میں پہنچا تو وہاں مسجد کے باہر ایک فقیر دیکھا جس کی دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں تو میں مسجد کے اندر جا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا، میں نے کہا: یا اللہ! جو میرے دل میں وسوسہ آیا میں اس کی معافی چاہتا ہوں کہ میرے تو جوتے غائب ہیں اس غریب کی تو دونوں ٹانگیں ہی غائب ہیں۔[2]

مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر الفت میں اپنی فنا یاالٰہی
مجھے دونوں عالم کی خوشیاں عطا ہوں مٹا دے زمانے کے غم یاالٰہی

---

1 . . . درة الناصحين، المجلس الخمسون في بيان صبر ايوب، ص۱۹۳ ملخصا

2 . . . حکایات گلستان سعدی، ص۲۰

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے سوچئے اور اللہ پاک کا کروڑ ہا کروڑ شکر ادا کیجئے کہ ہماری ٹانگیں سلامت ہیں اور ہم چلنے پھرنے کے قابل ہیں۔ زبان سے بول سکتی ہیں، آنکھوں سے دیکھ سکتی ہیں، اگر کسی کو بخار آ جائے، کمر میں تکلیف ہو جائے تو اسے یوں سوچنا چاہئے کہ یہ چھوٹی بیماریاں ہیں، بالفرض اگر ایک ہاتھ کٹ جاتا تو وہ کئی اہم کام کرنے میں دوسروں کی محتاج ہو جاتی، اگر دونوں ہاتھ کٹ جاتے تو میں دوسروں کی محتاج بن جاتی، اسی طرح یوں سوچئے کہ میرے دونوں پاؤں سلامت ہیں، اللہ نہ کرے کسی بیماری کی وجہ سے میرے دونوں پاؤں کٹ جاتے تو میں بالکل گوشت کا لوتھڑا بن کر بے سہارا پڑی رہتی اور اپنے کاموں میں دوسروں کی محتاج ہو جاتی، اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کا منہ دیکھتی، اس طرح ہر اسلامی بہن اپنے سے زیادہ بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر صبر کا ذہن بنا سکتی ہے۔

رسالہ "بیمار عابد" کا تعارف

بیماریوں اور تکلیفوں پر صبر کرنے کا جذبہ بڑھانے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بہت ہی پیارا رِسالہ "بیمار عابد" حاصل کر کے اس کا مطالعہ کیجئے۔ اس رسالے میں مختلف بیماریوں پر صبر کرنے کے فضائل کے بارے میں اَحادیثِ مبارکہ، مصیبت چھپانے کے فضائل، بخار اور سر درد کی برکتیں، صبر کے تعلق سے اللہ کے نیک بندوں کے واقعات اور عیادت کرنے کے اہم نکات کے ساتھ ساتھ دیگر بہت ساری معلومات موجود ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "101 مَدَنی پھول" سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆ مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔[2] ☆ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆ جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کا مُقَرَّب ہے۔ ☆ جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ باصفا

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . بہارِ شریعت، ۳/۴۵۹، حصہ ۱۶

ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[1] ☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[2] ☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحمَۃُ اللہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ ☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل الدین، ٦/٤٣٣، حدیث: ٨٧٨٦

2 . . . کیمیائے سعادت، ١/٣٩٤

بیان:13 ہر مبلغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

بخیل کون ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا شیخ شُعَیب حَرِیفِیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: اُمُّ الْمومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں وَقْتِ سَحَر کچھ سی رہی تھی کہ میرے ہاتھ سے سُوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ اِتنے میں حُضُورِ پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ ضِیا بار کے اَنوار سے سارا کمرہ جگمگا اُٹھا اور سُوئی مِل گئی۔ میں نے عَرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا چہرۂ اَنْوَر کتنا روشن ہے! تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عائشہ! ہَلاکت ہے اُس کے لئے جو بَروزِ قِیامَت مجھے نہ دیکھے گا۔ میں نے عَرض کی: بَروزِ قِیامت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے کون (بدنصیب) مَحروم رہے گا؟ اِرشَاد فرمایا: بَخیل۔ میں نے پوچھا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بَخیل کون ہے؟ اِرشَاد فرمایا: جو میرا نام سُن کر مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... القول البدیع، الباب الثالث فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، ص ۱۵۳ مفہومًا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان کا موضوع ہے: "صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول" جس میں ہم کچھ نصیحتیں اور ان سے حاصل شدہ مدنی

[1] ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اے کاش کہ سارا بیان مکمل توجہ اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت مل جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتی ہیں:

بے مثال مَہر

چنانچہ منقول ہے کہ جب حضرت بی بی اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے اپنی قوم سمیت اسلام قبول کیا، تو آپ کے شوہر مالک بن نَضر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت بی بی اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے اسے بھی دین کی دعوت دی، مگر اس کی قسمت میں یہ سعادت نہیں تھی، بلکہ وہ ناراض ہو کر ملکِ شام چلا گیا اور وہیں رہنے لگا۔ کچھ عرصے بعد اس کا انتقال ہو گیا، جب اس کی ہَلاکَت کی خَبَر حضرت اُمِّ سُلیم کو ملی تو اس وَقْت ان کے بیٹے حضرت اَنَس بِن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنۡہ بَہُت چھوٹے تھے، چُنانچہ انہوں نے ارادہ کر لیا کہ ابھی کچھ عرصہ نکاح نہ کریں گی۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے ان کو نکاح کا پیغام دیا چونکہ وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس لیے حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے فرمایا: مجھے یہ زیب نہیں کہ میں ایک غیر مسلم سے نکاح کروں۔ ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اے ابو طلحہ! آپ جیسے لوگوں کے پیغام کو رَدّ نہیں کیا جا سکتا لیکن آپ مسلمان نہیں ہیں جبکہ میں مسلمان ہوں۔ لہٰذا میرا آپ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ پھر فرمانے لگیں: اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جس خُدا کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو زمین سے اُگنے والا ایک درخت ہے، جسے فلاں قبیلے کے ایک حبشی نے تراشا (یعنی بنایا) ہے؟ انہوں نے اقرار کیا تو فرمانے لگیں:

اس کے باوجود تمہیں شرم نہیں آتی کہ زمین سے اُگنے والی ایک لکڑی کو سجدہ کرتے ہو جسے فلاں قبیلے کے حبشی نے تیّار کیا ہے۔ تو کیا اب گواہی دیتے ہو کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں؟ اگر یہ گواہی دیتے ہو تو میں شادی کے لئے تیّار ہوں اور تمہارا اسلام قبول کرنا ہی میرا (حق) مَہر ہو گا۔

اس پر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے سوچنے کیلئے کچھ وَقْت مانگا اور چل دیئے، جب کچھ سوچنے کے بعد واپَس آئے تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ پھر حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اپنے بیٹے حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو حُکْم دیا کہ وہ ان کا نکاح پڑھوا دیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نکاح کا حق مَہر کیا ہو؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ نکاح کا حق مَہر صرف مالِ مُتَقَوِّم ہی ہو سکتا ہے۔[2] اور شریعتِ محمدیّہ میں حق مَہر کی کم از کم مقدار دو تولہ ساڑھے سات ماشے چاندی ہے۔ جبکہ (باہمی رضامندی سے) زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد (Limit) نہیں ہے۔[3] اور ابھی جو واقعہ ہم نے سنا کہ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم نے مَہر اسلام لانے کو قرار دیا تھا تو اس کی شرح میں علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ یا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے مَہر معاف کر دیا تھا، یا یہ مطلب ہے کہ مَہرِ

1... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۵۷۱، ام سلیم بنت ملحان، ۸/ ۳۱۳، ۳۱۴ ملخصا

2... بہارِ شریعت، ۲/ ۶۵، حصہ: ۷ ملخصا

3... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۱۶۵-۱۶۶ ماخوذا

مُعَجَّل یعنی نکاح کا چڑھاوا کچھ نہ لیا تھا۔[1]

دین کو ترجیح دیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں ہمارے لیے درس کے کئی پہلو موجود ہیں۔ ایک بات تو یہ پتہ چلی ہے کہ ماضی کی خواتین واقعتاً بے مثال تھیں، غور کیجئے! آج کے اس تَرَقّی یافتہ دَور میں بھی اگر کوئی خاتون خُدانخواستہ بیوہ ہو جائے تو اسے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر کہیں سے یہ سہارا مل جائے تو اسے اپنانے میں دیر نہیں کی جاتی اور نہ کرنی چاہئے جبکہ وہ دَور تو ابھی جہالت کی ظلمتوں سے نکل رہا تھا، وہاں بیوہ کے ساتھ کیا سُلوک ہوتا ہوگا اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، ایسے ماحول میں جب حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صورت میں ایک مضبوط سہارا مل رہا تھا، جو مالدار تھے، معزّز لوگوں میں شامل تھے، عزّت وحَشْمت کے مالک تھے، جب انہوں نے پیغامِ نکاح بھیجا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے خُوش ہونے کی بجائے، اپنی قسمت پر ناز کرنے کی بجائے، حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مال ودولت کی طرف توجہ دینے کی بجائے اور اپنے مستقبل کے اچھے اچھے خواب دیکھنے کی بجائے دین اور اسلام کی دعوت دینے کو سب پر ترجیح دی، اسلام کی خدمت کرنے کو انہوں نے ترجیح دی، اور اپنی بہترین نصیحتوں سے حضرت ابو طلحہ کو دین کی طرف مائل کرلیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۳۰

سرکار کی صحابیات کو نصیحتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابیات طیبات کی زندگیاں فرامینِ مصطفٰے پر عَمَل کی وجہ سے ہمارے لیے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہیں، کیونکہ ان کی حیاتِ فانی فرامینِ مصطفٰے پر عَمَل کی بَرَکت سے حیاتِ جاوِدانی (ہمیشہ کی زندگی) میں بدل گئی۔

لٰہذا آیئے! نصیحتوں کے کچھ ایسے مَدَنی پھول اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتی ہیں جن کی بَرَکت سے ہمارا سینہ بھی مدینہ بن جائے۔ نصیحتوں کے یہ مَدَنی پھول اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کو براہِ راست عَطا فرمائے یا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی مَوجُودَگی میں یہ مَدَنی پھول کسی اور کو عَطا فرمائے اور انہوں نے بھی ان مَدَنی پھولوں کو اپنے دِل کے مَدَنی گلدستے میں سجالیا۔ چنانچہ

سیدتنا عائشہ صدیقہ کو عطا کردہ مدنی پھول

خلیفۂ اوّل حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی لختِ جگر اور حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ رُومان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی نورِ نظر اُمّ الْمومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو ہجرت سے قَبْل مکہ مکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجِیَّت میں آنے کا شَرَف حاصِل ہوا مگر رُخصتی بعدِ ہجرت مدینہ مُنَوَّرہ میں ہوئی۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک بار سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں تشریف لائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے

---

1 ... طبقات الکبری، ذکر ازواج رسول اللہ، ۴۱۲۸-عائشة بنت ابی بکر، ۸/۴۶ ملتقطًا

پونچھ کر کھالیا اور اِرشَاد فرمایا: عائشہ! اچھی چیز کا اِحتِرام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔[1] یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رِزْق چلا جاتا ہے تو پھر واپَس نہیں آتا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا اسما بنت صدیق کو نصیحتیں

اَمیرُ الْمُومنین حضرت ابو بکر صِدّیق کی دوسری صاحبزادی، جنتی صحابی حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوام کی زوجہ اور حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کی والدہ ماجدہ حضرت سَیِّدَتُنا اسما رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا فرماتی ہیں: جس زمانہ میں قریش نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معاہدہ کیا تھا میری ماں جو مُشْرِکہ تھی، میرے پاس آئی تو میں نے اس کے مُتَعَلِّق بارگاہِ نبوّت میں عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف راغب ہے یا وہ اِسلام سے اِعراض کیے ہوئے ہے، میں اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کروں؟ اِرشَاد فرمایا: اس کے ساتھ اچھّا برتاؤ کرو۔[3]

ایک بار تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہا کو نصیحتوں کے مَدَنی پھول عَطا کرتے ہوئے اِرشَاد فرمایا: خرچ کر اور شُمار نہ کیا کر، ورنہ

---

1 . . . ابن ماجة، کتاب الاطعمة، باب النهی عن القاء الطعام، ص ۵۴۵، حدیث: ۳۳۵۳

2 . . . بہار شریعت، ۳/۳۶۴

3 . . . بخاری، کتاب الجزیة والموادعة، ۱۸-باب، ص ۸۱۶، حدیث: ۳۱۸۳

اللہ پاک بھی تجھے شُمار کر کے دے گا اور مال کو اپنے پاس روک کر نہ رکھ، ورنہ اللہ پاک بھی تجھ سے اپنا رِزق روک لے گا۔[1] نیز بقدرِ اِستِطاعت خَرْچ کیا کر۔[2]

مَرْوِی ہے کہ ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا باریک کپڑے پہن کر حُضُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منہ پھیر لیا اور یہ فرمایا: **اے اسما! جب عورت بالغ ہو جائے تو اُس کے بدن کا کوئی حِصّہ دکھائی نہ دینا چاہیے، سوا منہ اور ہتھیلیوں کے۔**[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں، مگر بوجہِ فتنہ غیر مَحْرَم کے سامنے منہ کھولنا منْع ہے۔ یونہی اس کی طرف نظر کرنا، غیر مَحْرَم کے لیے جائز نہیں۔[4]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **پردے کے بارے میں سوال جواب** میں فرماتے ہیں: اگر ایک گھر میں رہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نامحرم رشتہ داروں سے پردہ دشوار ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اِجازَت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدَن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُست نہ ہوں کہ بدَن کے اَعْضَا جِسْم کی ھَیْئَت (یعنی صورت و گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔[5]

1... بخاری، کتاب الھبة، باب ھبة المراة لغیر زوجھا...الخ، ص ٦٦٦، حدیث: ٢٥٩١

2... بخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة فیما استطاع، ص ٤٠١، حدیث: ١٤٣٤

3... ابو داود، کتاب اللباس، باب فیما تبدی المراة من زینتھا، ص ٦٤٥، حدیث: ٤١٠٤

4... بہارِ شریعت، ١/ ٤٨٤

5... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ٥٢

سیدتنا قسرہ کندیہ کو عطا کردہ مدنی پھول

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدَتُنا قُسْرہ کِنْدِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو نصیحتوں کے یہ مَدَنی پھول اِرشاد فرمائے:

❁ اے قِسْرہ! گناہ کے وَقْت اللہ پاک کو یاد کرو (اور گناہ سے رُک جاؤ) تو اللہ پاک تمہیں مَغْفِرَت کے وَقْت یاد فرمائے گا۔

❁ اپنے خاوند کی اِطاعَت و فرمانبرداری کرو تو دنیا و آخِرَت کے شَر سے تمہاری حِفَاظَت ہو گی۔

❁ اپنے والدین کے ساتھ اَچھّا سُلُوک کرو تو تمہارے گھر میں خیر و بَرَکت کی کَثْرَت ہو گی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا اُمِّ سائب کو عطا کردہ مدنی پھول

ایک مرتبہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سائب یا اُمِّ مُسَیّب کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ آپ پر کپکپی طاری ہے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار فرمایا: اے اُمِّ سائب یا اُمِّ مُسَیّب! کیوں کپکپا رہی ہو؟ عَرض کی: بُخار کی وجہ سے۔ پھر فوراً کہنے لگیں کہ اللہ پاک اس میں بَرَکت نہ عَطا فرمائے تو ان کے اس جملے پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد

---

1 ... الاستیعاب، کتاب النساء وکناهن، باب القاف، ۳۴۸۱-قسرة بنت رواس، ۲/۵۶۱

فرمایا: بخار کو بُرا مت کہو! یہ تو ابنِ آدم کی خطاؤں کو یوں دُور کرتا ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا حصین بن محصن کی پھوپھی کو عطا کردہ مدنی پھول

حضرت سَیِّدُنا حُصَیْن بِن مِحْصَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی پھوپھی جان کسی کام کے سلسلے میں اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی شان میں حاضِر ہوئیں اور جب اپنے کام سے فارِغ ہو گئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے اِسْتِفْسار فرمایا: کیا تمہارا شوہر ہے؟ عَرض کی: جی ہاں۔ پھر اِسْتِفْسار فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ سُلُوک کیسا ہے؟ عَرض کی: میں ان کے کسی کام میں کوتاہی نہیں کرتی مگر جس کام سے میں عاجِز آجاؤں۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: تم اپنے سُلُوک پر غور و فِکْر کر لو کیونکہ تمہارا شوہر ہی تمہاری جنّت اور جہنّم ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات طیبات کی نصیحتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام سے قَبْل عورت کی حَیْثِیَّت مُعاشرے میں ایک دھتکارے ہوئے فَرد کی سی تھی، یہ اِسلام ہی ہے جس نے سب سے پہلے عورت کو بے کسی و بے بسی کی ذِلّت بھری زِندَگی سے نجات دی اور مذہبی و سماجی اور قومی ذِمّہ

1 . . . اصابۃ، کتاب النساء، فصل فیمن عرف...الخ، حرف السین، ۱۲۰۴۳-ام السائب الانصاریۃ، ۸/۲۴۹

2 . . . طبقات الکبری، من نساء بنی مالک بن النجار، ۴۱۲۸-عمۃ حصین بن محصن، ۸/۳۳۶

داریوں میں اسے ایک خاص مَقام عَطا فرمایا۔ یوں عورت خواہ ماں کے روپ میں ہو یا بہن کے، بیوی کے روپ میں ہو یا بیٹی کے، اسے مَراتِب کے لِحَاظ سے بُلند مَقام ومرتبہ مِلا تو اِسلام کی اِن اَوّلین خواتین یعنی صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُنَّ نے بھی اس مَقام و مرتبہ کی لاج رکھی اور اپنی ذِمّہ داریوں سے کبھی دامَن نہ چھڑایا، بلکہ وہ سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرْج ذیل فرمان کی عَمَلی تصویر تھیں۔ یعنی اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ۔ دنیا (کی ہر چیز) قابلِ نَفْع ہے اور اس کی سب سے بہتر نَفْع والی چیز نیک عورت ہے۔[1] صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُنَّ کی دینی خدمات کا جائزہ لینے سے مَعْلُوم ہوتا ہے کہ وہ خیر خواہی کی پیکر تھیں اور خیر خواہی کا مَوْقَع کبھی بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتیں۔ انہوں نے دین کی سربلندی کے لیے خود بھی کبھی پہلو تہی سے کام نہ لیا اور نہ کسی کو اس مُعَاملے میں سستی کرنے دی۔ آیئے صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُنَّ کی ماں، بہن، بیوی، بیٹی، خالہ اور پھوپھی کے مُقَدَّس رشتوں کے اِعْتِبَار سے چند نصیحتیں بھی سنتی ہیں:

صحابیات کی بطورِ ماں نصیحت

ماں کی گود چونکہ بچوں کی اَوّلین تَرْبِیَت گاہ ہوتی ہے، لہٰذا ہر ماں پر لازِم ہے کہ اپنے بچوں کو نیکیوں کی رَغْبَت اور گناہوں سے نَفْرَت دِلانے کے لیے انہیں خَیر خواہی کی باتیں بتاتی رہے اور اس کا آغاز بچوں کی شِیر خوارگی کے زمانے سے ہی کر دے اور کوشِش کرے کہ ان کی زبان ہمیشہ اللہ کریم و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر

1 ... مسلم، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ، ص ۵۵۵، حدیث: ۱۴۶۷

جمیل سے تر رہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مُتَعَلِّق مَروِی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنے شیر خوار بیٹے حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کرتی رہتیں، چنانچہ جب انہوں نے بولنا شروع کیا تو سب سے پہلے یہی کلماتِ طیبات ان کی زبان سے ادا ہوئے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی کوشش کیجئے کہ آپ کے بچوں کی زبان سے بھی سب سے پہلے اللہ پاک کا نامِ نامی ہی اَدا ہو کہ ایک فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہلواؤ۔[2]

ترغیب کیلئے عرض کرتی ہوں کہ شیخِ طریقت، حضرت علّامہ محمد اِلیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی نواسی کیلئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے اللہ اللہ کا ذِکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ اللہ نکلے اور جب وہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے ذِکرُ اللہ کرتے۔ چنانچہ جب اس نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ "اللہ" ہی بولا۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بچوں کے بڑے ہو جانے کے بعد بھی ماں کی ذِمّہ داری خَتْم نہیں ہو جاتی کہ وہ انہیں نصیحتیں کرنا بند کر دے، بلکہ جب بھی ضرورت محسوس اولاد کو نصیحتیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ بچے عموماً ماں کی نصیحت فوراً قبول کر لیتے ہیں۔

1... طبقات الکبری، من نساء بنی عدی بن النجار، ۴۵۷۱-ام سلیم بنت ملحان، ۸/۳۱۲ مفهوماً
2... شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاهلین، ۶/۳۹۷، حدیث: ۸۶۴۹
3... تربیت اولاد، ص ۱۰۰

بچوں کو نصیحتیں کرنے والی عظیم ماں

مکتبۃ المدینہ کے 24 صَفحات پر مُشْتَمِل رسالے **جوشِ ایمانی** صَفْحَہ 5 پر ہے: جنگِ قادِسیہ (جو امیرُ الْمُومنین حضرتِ سیِّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دورِ خِلافت میں لڑی گئی تھی) میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنسا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا چاروں شہزادوں سَمیت شریک ہوئی تھیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے جنگ سے ایک روز قَبْل اپنے چاروں شہزادوں کو اس طرح نصیحت فرمائی: میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اس ذات کی قَسَم! جس کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں مَعْلُوم ہے کہ اللّٰہُ غَفّار نے کُفّار سے مُقابَلہ کرنے میں مجاہِدین کے لئے عظیمُ الشّان ثواب رکھا ہے۔ یاد رکھو! آخِرت کی باقی رہنے والی زِنْدَگی دنیا کی فنا ہونے والی زِنْدَگی سے بدَرَجہا بہتر ہے۔ سنو! سنو! قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠(۲۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! صَبْر کرو اور صَبْر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اِسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللّٰہ سے ڈرتے رہو، اس اُمّید پر کہ کامیاب ہو۔ (پ۴، آل عمران: ۲۰۰)

لٰہذا صُبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شِرْکت کرو اور دشمنوں کے مُقابلے میں اللّٰہ پاک سے مَدَد طَلَب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آگئی اور اس کے شُعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شعلہ زن آگ میں کود جانا، کافروں کے

سردار کا مُقابَلہ کرنا،اِنْ شَآءَ اللہ عزّت و اِکرام کیساتھ جنّت میں رہو گے۔ جنگ میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنسا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے چاروں شہزادوں نے بڑھ چڑھ کر کُفّار کا مُقابَلہ کیا اور یکے بعد دیگرے جامِ شَہادَت نوش کر گئے۔ جب ان کی والِدۂ محترمہ کو ان کی شَہادَت کی خَبَر پہنچی تو اُنہوں نے بجائے واوَیلا مچانے کے کہا: اُس پیارے اللہ پاک کا شُکْر ہے جس نے مجھے چار شہید بیٹوں کی ماں بننے کا شَرَف عَطا فرمایا۔ مجھے اللہ رَبُّ العزّت کی رَحْمت سے اُمّید ہے کہ میں بھی ان چاروں شہیدوں کے ساتھ جنّت میں رہوں گی۔[1]

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات کی بطورِ بہن نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بہن بھائی کے رشتے کی عَظَمت بھی کیا خوب ہے۔ بہنیں ہمیشہ اپنے بھائیوں کے لیے دنیا و آخرَت کی خیر و بھلائی چاہتی ہیں۔ صحابیات طیبات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کی حیاتِ طیبہ اس حوالے سے بھی ہر اُس اسلامی بہن کے لیے مَشْعَلِ راہ ہے کہ جس کا کوئی بھائی ہے۔ صحابیات کا اس بارے کیا معمول تھا؟ آیئے! سنتی ہیں:

مَروِی ہے کہ ایک بار اُمّ الْمومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے سامنے ان کے بھائی حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہ وُضو کرنے لگے تو

---

1 ... اسد الغابۃ، حرف الخاء، ۶۸۸۳- خنساء بنت عمرو، ۷/ ۹۰

آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا نے انہیں وُضو کرتے دیکھ کر اِرشاد فرمایا: (اے میرے بھائی!) ہر ہر عُضو کو اَچھّی طرح دھوئیے! کیونکہ میں نے رَسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا ہے خشک ایڑیوں کے لیے جہنّم کا عَذاب ہے۔[1]

اسی طرح اُمّ الْمومنین حضرت سَیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے جب تَرْکِ نِکاح کا اِرادہ کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ان سے فرمایا: (اے میرے بھائی!) نِکاح کر لیجئے! اگر آپ کے ہاں بیٹے کی وِلادت ہوئی اور وہ زندہ رہا تو آپ کے لیے دعا کرے گا۔[2] نیز اس حوالے سے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق اَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے اِسلام لانے کا واقعہ بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ ان کے اسلام لانے کا سَبَب بھی ان کی بہن ہی بنی تھیں۔

صحابیات کی بطورِ بیوی نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میاں بیوی کا رشتہ اگرچہ کچے دھاگے سے بندھا ہوتا ہے مگر اِسلام نے دونوں کو ایک دوسرے کے حُقُوق کا خَیال رکھتے ہوئے اس رشتے کو مَضْبُوط بنانے کا جو طریقہ بتایا ہے، اس کے پیشِ نَظر زِنْدَگی کے ساتھ ساتھ اس مُقَدَّس رشتے کی مَضْبُوطی میں مزید اِضافہ ہی ہوتا ہے۔ میاں بیوی چونکہ گاڑی کے دو پہیوں کی مِثْل ہوتے ہیں جن کا متوازی اور ایک دوسرے کے سنگ چلنا بہت ضَروری ہوتا ہے، لہٰذا زِنْدَگی کے کسی موڑ پر اگر ایک پہیہ کمزور بھی پڑ جائے

1... مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلین بکمالهما، ص ۱۱۱، حدیث: ۲۴۰

2... مسند شافعی، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، ۳/۳۶، حدیث: ۱۱۲۴

تو دوسرا اسے سہارا دیتا ہے۔ صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُنَّ کی ازدواجی زِنْدَگی کا مُطالَعَہ کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عَیاں ہوتی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے زِنْدَگی کے ہم سَفَر کا ساتھ دیا، ان کے دُکھ سُکھ اور سَفَر و حضر میں ان کے قَدَم سے قَدَم ملا کر چلتی رہیں۔ زِنْدَگی کے کسی موڑ پر بھی انہوں نے اپنے ہم سَفَر کو کبھی تھکن مَحْسُوس نہ ہونے دی، بلکہ ہمیشہ ان کی ڈھارس بندھاتے رہتیں۔

جیسا کہ جنگِ یرموک کے مَوْقَع پر رومیوں کی پے در پے یلغار کی تاب نہ لاتے ہوئے جب حضرت سَیِّدُنا ابو سفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ جیسے بَطَلِ جلیل (بہت بڑے بہادر) کا حوصلہ بھی پَسْت ہو گیا تو ان کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا ہندہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھا نے جس طرح ان کے حوصلے کو مہمیز لگائی وہ اپنی مِثال آپ ہے۔

حضرت عکرمہ کے ایمان کا واقعہ

اسی طرح فتحِ مکہ کے مَوْقَع پر حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ بن ابو جہل رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) جب اس بات سے خوف زدہ ہو کر یمن کی طرف بھاگ گئے کہ کہیں رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں قَتْل نہ کر دیں تو آپ کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھا نے آپ کے لیے نہ صِرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اَمان حاصل کی بلکہ تِہامہ کے ساحِل تک ان کی تلاش میں گئیں تا کہ ان کی طرح ان کے زِنْدَگی کے ہمسَفَر بھی دولتِ اسلام سے مالا مال ہو جائیں۔ پھر ان کے مل جانے پر خیر خواہی سے بھرپور لہجے میں یوں گویا ہوئیں: اے میرے چچازاد! میں ایک ایسی عظیم ہستی کے پاس سے آ رہی ہوں جو بہُت زیادہ رحم دِل اور اِحسان فرمانے

والی ہے، وہ لوگوں میں سب سے اَفضل ہے۔ لہٰذا خود کو ہَلاکَت میں مَت ڈالیے۔ آخر آپ کی یہ نصیحت بھری باتیں حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دِل میں گھر کر گئیں اور وہ بارگاہِ نبوّت میں حاضِر ہو کر اِسلام لے آئے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَفْسوس صد اَفْسوس! آج ہم میں سے بیشتر کی حالَت یہ ہوگئی ہے کہ اپنے شوہروں کو نارِ جہنّم سے بچانے کے بجائے اپنی بے جا خواہشات کی تکمیل کے لیے انہیں خود اپنے ہاتھوں جہنم کی آگ کا ایندھن بننے پر مَجبُور کر رہی ہوتی ہیں اور ایک وہ صحابیاتِ طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ تھیں کہ خود حاجت مند ہونے کے باوُجُود اپنے شوہر کو سب کچھ راہِ خدا میں خَرْچ کر دینے کا مشورہ دیا کرتی تھیں۔

فقرا کی فہرست میں حاکم کا نام

جیسا کہ مَنْقُول ہے کہ ایک بار امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اہلِ حِمْص کو یہ مَکْتُوب روانہ فرمایا کہ مجھے اپنے فُقَرا کے مُتَعَلِّق بتاؤ۔ انہوں نے اپنے شہر کے تمام فُقَرا کے نام لکھ کر پیش کر دیئے۔ ان میں حضرت سَیِّدُنا سعید بن حُذَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نام بھی تھا اور ایک قول کے مُطابِق حضرت سَیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نامِ نامی تھا۔ چنانچہ اَمیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوچھا: یہ سعید بن حُذیم کون ہیں؟ عَرْض کی: اے اَمیرُ الْمُومنین! یہ ہمارے حاکِم

1 . . . كنز العمال، كتاب الفضائل، فضائل الصحابة، حرف العين، عكرمة رضى الله عنه، جزء ۱۳، ۷/۲۳۲، حديث: ۳۷۴۱۶ مفهومًا

ہیں۔ پوچھا: کیا وہ فقیر ہیں؟ عَرض کی: جی ہاں! ہم میں ان سے بڑا کوئی فقیر نہیں۔ دَرْیافْت فرمایا: وہ تحائف ووَظائف کا کیا کرتے ہیں؟ عَرض کی: وہ سب کچھ راہِ خُدا میں خَرْچ کر دیتے ہیں اور اپنے اور اپنے اَہْل وعَیال کے لیے کچھ بچا کر نہیں رکھتے۔

یہ جان کر امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا سعید بن حُذَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو 400 دینار بھیجے اور حُکْم اِرشَاد فرمایا کہ انہیں خود پر اور اپنے گھر والوں پر خَرْچ کیجئے گا۔ جب یہ رقم ان کے پاس پہنچی تو وہ رونے لگے اور پھر روتے روتے اپنی زوجۂ محترمہ کے پاس گئے تو انہوں نے عَرض کی: آپ کو کیا ہوا ہے؟ کیا اَمیرُ الْمُومنین اس دُنیائے فانی سے کُوچ فرما گئے ہیں؟ فرمایا: اس سے بھی بڑا حادِثہ رُونُما ہوا ہے۔ عَرض کی: کیا مسلمانوں میں اِنْتِشَار پیدا ہو گیا ہے؟ فرمایا: اس سے بھی بڑا مُعامَلہ ہے۔ عَرض کی: تو پھر خود ہی بتادیجئے کہ کیا ہوا ہے؟ فرمانے لگے: میرے پاس دنیا آگئی ہے، حالانکہ میں اللہ پاک کے مَحْبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہا مگر دنیا مجھ پر کُشَادہ نہ ہو سکی، اَمیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانے میں بھی دنیا مجھ پر کُشَادَگی میں کامیاب نہ ہو سکی اور اب اَمیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانے میں یہ آخِر میرے پاس آہی گئی ہے، ہائے اَفْسوس! یہ زمانہ بھی کیسا ہے! ان کی یہ بات سن کر نیک بخت زوجہ نے عَرض کی: میری جان آپ پر قربان! اس کے ساتھ جو سُلُوک چاہے فرمائیے۔ فرمایا: کیا میں جو چاہتا ہوں اس میں میری مَدَد کریں گی؟ عَرض کی: جی ہاں! ضَرور کروں گی۔ فرمایا: مجھے وہ پُرانی چادَر دیجئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس چادَر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے

تین تین، پانچ پانچ اور دس دس دِینار کی تھیلیاں بنائیں یہاں تک کہ تمام دِینار خَتم ہو گئے، پھر ان تمام تھیلیوں کو اپنے بڑے تھیلے میں ڈالا اور بَغَل میں دَبا کر باہَر چل دیئے، راستے میں جِہاد پر جانے والے مسلمانوں کا ایک لشکر ملا تو ان میں سے ہر ایک کی حَالَت کے مُطابِق اسے ایک ایک تھیلی دے کر واپَس گھر لوٹ آئے اور اپنے اَہْل و عَیال کے لیے ایک دینار بھی باقی نہ رکھا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات کی بطورِ بیٹی نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیٹیوں کے رَحمت ہونے میں شاید ہی کسی کو شک ہو، خود سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی بیٹیوں سے مَحبَّت بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اِسلام نے والِدین پر بیٹی کی تعلیم و تربیت کے لیے کافی زور دیا۔ نصیحت چونکہ خیر خواہی چاہتے ہوئے کسی کو نازیبا بات سے مَنْع کرنے کو کہتے ہیں، لہٰذا اس کے مُتَعَلِّق عام مفہوم یہی پایا جاتا ہے کہ نصیحت کا حَق صِرف بڑوں کو ہی ہے اور چھوٹا اگر بڑوں کی تَوَجُّہ کسی خاص بات کی طرف مَبْذُول کرائے تو بسا اَوقات وہ اِسے اپنی آن کا مسئلہ بنا کر ڈانٹ دیتے ہیں۔ ایسا نہ کرنا چاہئے کیونکہ اس حوالے سے بھی صحابیاتِ طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی حیاتِ طیبہ میں ہمارے لیے روشن مِثالیں مَوجُود ہیں کہ بیٹی نے والِدین کو راہِ حَق سے ہٹتے ہوئے پایا تو بَصَد اِحتِرام ان کی تَوَجُّہ اس طرف مَبْذُول کرا کر تاریخ کے سنہری اَوراق میں اپنا نام دَرْج کروالیا۔ چنانچہ

---

1 . . . قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، ذکر وصف الزاھد وفضل الزھد، ۱/۴۲۹

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رضا ہی ہماری رضا ہے

مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا جُلَیْبِیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک خوش مِزاج شخص تھے، جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا رشتہ حضرت سَیِّدُنا بَرزَہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بیٹی سے کرنا چاہا تو سَیِّدُنا بَرزَہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنی زوجہ سے مُشاوَرت کے بعد اس رشتے سے اِنکار کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ ادھر ان کی وہ بیٹی بھی یہ تمام باتیں سن رہی تھی کہ جن کے لیے یہ رشتہ آیا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے والِد اِنکار کرنے کے لیے دربارِ رِسالَت میں جانے لگے ہیں تو انہوں نے بَصَد اِحترام اپنے والِدین کی خِدمَت میں عَرض کی: **کیا آپ لوگ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کو رَدّ کرنا چاہتے ہیں؟ اگر ان کی اس رشتے میں رَضا ہے تو آپ مجھے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سُپُرد کر دیں وہ کبھی مجھے ضائع نہیں ہونے دیں گے۔** بیٹی کی نصیحت پر مبنی یہ بات سن کر والدین بھی اس رشتے پر راضی ہو گئے۔ (1)

دودھ میں پانی نہ ملانے والی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حوالے سے وہ حِکایَت بھی ہمارے لیے مَشْعَلِ راہ ہے جس میں مَرْوِی ہے کہ اَمیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے دورِ خِلافَت میں اَکْثَر رات کے وَقْت مدینہ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کا دورہ فرماتے تاکہ اگر کسی کو کوئی حاجَت ہو تو اسے پورا کریں، ایک رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ چلتے چلتے اچانک ایک گھر کے پاس رُک گئے، اندر سے ایک عورت کی آواز آ رہی

1 ... مسند امام احمد، مسند البصرین، حدیث ابی برزۃ الاسلمی، ۸/۱۱۷، حدیث: ۲۰۳۱۵ ملتقطاً

تھی: بیٹی دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو۔ لڑکی یہ سن کر بولی: امی جان! کیا آپ کو مَعْلُوم نہیں کہ اَمیرُ الْمُومنین نے کیا حُکْم جاری فرمایا ہے؟ ماں بولی: بیٹی! ہمارے خلیفہ نے کیا حُکْم جاری فرمایا ہے؟ لڑکی نے بتایا: اَمیرُ الْمُومنین نے یہ اِعلان کروایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں نے یہ سن کر جب یہ کہا: بیٹی! اب تو تمہیں حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نہیں دیکھ رہے، انہیں کیا مَعْلُوم کہ تم نے دودھ میں پانی ملایا ہے، جاؤ اور دودھ میں پانی ملا دو۔ تو لڑکی بولی: بخدا! میں ہرگز ایسا نہ کروں گی کہ ان کے سامنے تو فرمانبرداری کروں اور غیر مَوجُودَگی میں نافرمانی کروں، اس وَقْت اگرچہ وہ مجھے نہیں دیکھ رہے، لیکن میرا رب تو مجھے دیکھ رہا ہے، میں ہرگز دودھ میں پانی نہ ملاؤں گی۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق اَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ماں بیٹی کے درمیان ہونے والی یہ تمام گفتگو سنی تو صُبْح ہوتے ہی تفتیشِ حال کے بعد اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عاصِم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے لیے اس لڑکی کا رشتہ مانگ لیا جو بخوشی قبول کر لیا گیا۔ پھر شادی کے بعد ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس سے حضرت عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی وِلادَت ہوئی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات کی بطورِ خالہ نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خالہ کو اِسلام نے ماں کا رتبہ عَطا کیا ہے۔ چنانچہ خالہ کو بھی وُہی حَق حاصِل ہے جو ماں کو ہے۔ یعنی خالہ اپنے بھانجے کو کسی بھی بات پر اس کی ماں کی طرح ہی نصیحت کر سکتی ہے۔ صحابیات کا اس بارے کیا معمول

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایة الثانیة عشرة، حکایة بنت بائعة اللبن، ص۲۸-۲۹، ماخوذًا

تھا؟ آیئے! سنتی ہیں:

ایک مرتبہ اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مَعْلُوم ہوا کہ ان کے بھانجے حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما اپنی زوجہ کا بِسْتَر عورت کے مخصوص اَیّام میں نہ صِرف جُدا کر دیتے ہیں بلکہ خود بھی دُور دُور رہتے ہیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے انہیں یہ نصیحت آموز پیغام بھیجا: کیا تم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت سے اعراض کیے ہوئے ہو، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اپنی اَزْوَاجِ مُطَہَّرات کے ساتھ ان کے مخصوص ایام میں بھی ان کے ساتھ ایک ہی بستر پر آرام فرمالیا کرتے اور درمیان میں صِرف گھٹنوں تک کپڑا ہوتا۔[1] اسی طرح اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ایک اور بھانجے حضرت سَیِّدُنا یزید بن اَصَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اور اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بھانجے یعنی جنّتی صحابی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عبیداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے بیٹے نے مل کر مدینہ شریف زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کے ایک باغ میں گھس کر کچھ کھایا تو یہ بات اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مَعْلُوم ہو گئی، اس وَقْت آپ مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً سے واپَس تشریف لا رہی تھیں، ابھی آپ راستے میں ہی تھیں کہ ہم دونوں کی ان سے ملاقات ہو گئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے بھانجے کے ساتھ ساتھ نہ صِرف مجھے بھی ڈانٹا ڈپٹا بلکہ اَہْلِ بَیْتِ نبی سے تعلّق کی پاسداری کا خیال رکھتے ہوئے آئندہ ایسا کرنے سے مَنْع بھی فرمایا۔[2]

---

1 ... مسند امام احمد، مسند النساء، حدیث میمونۃ...الخ، ۱۱/۱۱۱، حدیث: ۲۷۵۷۶ مفہومًا

2 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر الصحابیات من ازواج، ۵/۴۲، حدیث: ۶۸۷۸ مفہومًا

صحابیات کی بطورِ پھوپھی نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورتیں عام طور پر اپنے بہن بھائیوں کی اولاد سے بھی اسی قَدْر مَحبّت کرتی ہیں جس قَدْر وہ اپنے بچوں سے کرتی ہیں اور بطورِ خالہ و پھوپھی وہ ہمیشہ اپنے بہن بھائیوں کی اولاد کی خیر خواہی کو بھی پیشِ نَظَر رکھتی ہیں۔ صحابیات کا اس بارے کیا معمول تھا؟ آیئے! سنتی ہیں:

ایک بار اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی بھتیجی حضرت سَیِّدَتُنا حفصہ بنت عبد الرحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا باریک دوپٹہ اوڑھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اس دوپٹے کو پھاڑتے ہوئے اِرشَاد فرمایا: اللہ پاک نے سورۂ نُور میں جو نازِل فرمایا ہے تمہیں اس کا عِلْم نہیں؟ پھر ایک موٹا دوپٹا منگوا کر انہیں اوڑھا دیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے صحابیات طیبات کا دوسروں کو مختلف اعتبار سے نصیحتیں کرتے سنا۔ ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہیے۔ جب بھی موقع ملے دوسروں کو نصیحت کر کے ان کی دنیا و آخرت کو بہتر کرنے کی کوشش کرتی رہا کریں۔ ربِّ کریم ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

سنّت کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی

---

1 ... طبقات کبری، ذکر ازواج رسول اللہ، ۴۱۲۸-عائشة بنت ابی بکر الصدیق، ۵۷/۸

فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ☆جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[2] قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔[3] ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[4] ☆جب کبھی اِجتماع یا مجلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[5] ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین

1۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2۔۔۔ ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

3۔۔۔ رسائلِ عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹

4۔۔۔ سنّتیں اور آداب، ص ۱۰۰

5۔۔۔ جامع صغیر، ص ۴۰، حدیث: ۵۵۴

بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن **مجلس** خیر و **مجلس** ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "**سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتی ہوں اور تیری طرف توبہ کرتی ہوں۔[1] ☆ جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "**101 مَدَنی پھول**" اور "**163 مَدَنی پھول**" ھدیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷

بیان:14 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

رَسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جُمعہ تمہارے دِنوں میں سے سب سے اَفْضَل دن ہے، اسی میں حضرت آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پیدا ہوئے، اسی دن صُور پھونکا جائے گا اور اسی دن قِیامَت آئے گی، لہٰذا اس دن مجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُودِ پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عَرْض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارا دُرُودِ پاک آپ تک کیسے پہنچے گا حالانکہ آپ کے وِصال کو مُدَّت ہو چکی ہو گی؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اللہ پاک نے زمین پر اَنبیائے کِرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے جسموں کو کھانا حَرام فرما دیا ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ

1 ...ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة...الخ، باب فی فضل الجمعة، ۲/۸، حدیث: ۱۰۸۵

مِّنْ عَمَلِهٖ "مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ [1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰه، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیا آزمائش کی جگہ ہے، ایک پل مصیبت ہے تو دوسرے پل راحت اور خوشیاں ہوتی ہیں یوں ہی عمر بسر ہو جاتی ہے۔ زندگی نام ہی اسی کا ہے کہ کبھی غم کا سامنا ہو تو کبھی خوشیوں کی بارش۔ کمال تب ہے جب دنیا کے غموں کی بجائے دین کی خاطر غم لاحق ہوں۔ کمال تب ہے جب دنیا کی

---

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطر نہیں دین کی خاطر قربانیاں دی جائیں۔ آج کے بیان میں ہم صحابیات اور ان کی دین کی خاطر دی گئی قربانیوں سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! پہلے ایک حکایت سنتی ہیں:

چہرہ لہولہان ہو گیا

اِسْلَام قبول کرنے سے پہلے اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمَر فَارُوق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اِیمان لانے والوں کے بَہُت خِلاف تھے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بہن (حضرت فاطمہ بنتِ خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) اور ان کے شوہر حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ شروع ہی میں مسلمان ہو گئے تھے مگر یہ دونوں حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ڈر سے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو ان دونوں کے مسلمان ہونے کی خَبَر ملی تو غصّہ میں آگ بگولا ہو کر بہن کے گھر پہنچے، دروازہ بند تھا اور اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی، دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی آواز سن کر سب گھر والے اِدھر اُدھر چُھپ گئے، بہن نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ چِلّا کر بولے کہ اے اپنی جان کی دشمن! کیا تو نے بھی اِسْلَام قُبُول کر لیا ہے؟ پھر اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر جھپٹے اور ان کی داڑھی پکڑ کر زمین پر پچھاڑ دیا اور مارنے لگے۔ انکی بہن حضرت فاطِمہ بِنْتِ خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنے شوہر کو بچانے کے لئے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو پکڑنے لگیں تو ان کو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ایسا طَمانچہ مارا کہ کان کے جھُومَر ٹوٹ کر گر پڑے اور چہرہ خون سے رنگین ہو گیا۔ بہن نے نہایت جُرْاَت کے ساتھ صاف

صاف کہہ دیا کہ عمر! سن لو تم سے جو ہو سکے کر لو مگر اب ہم اِسْلام سے کبھی ہر گز ہر گز نہیں پھر سکتے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بہن کا جو لَہولُہان چہرہ دیکھا اور ان کا جوش و جذبات میں بھرا ہوا جملہ سنا تو ایک دَم ان کا دل نَرْم پڑ گیا، تھوڑی دیر چُپ کھڑے رہے پھر کہا کہ اَچّھا تم لوگ جو پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی دِکھاؤ، بہن نے قرآن شریف کے ورقوں کو سامنے رکھ دیا، حضرت عمر نے سورۂ حدید کی چند آیتوں کو بغور پڑھا تو کانپنے لگے اور قرآن کی حَقّانِیَّت کی تاثیر سے دل بے قابو ہو کر تھرّا گیا۔ جب اس آیت پر پہنچے کہ: اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ [1] یعنی اللہ اور اس کے رسول پر اِیمان لاؤ تو پھر حضرت عمر ضَبْط نہ کر سکے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے بدَن کی بوٹی بوٹی کانپ اٹھی اور زور زور سے پڑھنے لگے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ، پھر ایک دم اٹھے اور حضرت زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے مکان پر جاکر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامَنِ رَحْمَت سے چمٹ گئے اور پھر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور سب مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر خانۂ کعبہ میں گئے اور اپنے اِسْلام کا اِعْلَان کر دیا۔ [2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم اللہ پاک کا سچا کلام ہے، اگر کسی کے سامنے اس کی تلاوت کی جائے اور رب کی رحمت ہو جائے تو اللہ پاک سننے والے کے دل میں اپنے کلامِ پاک کے صدقے ہدایت کا نور پیدا فرما دیتا ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کی ابتدائے اسلام میں جن لوگوں نے اللہ پاک

1... پ۲۷، الحدید:۷

1... تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب، فصل فی الاخبار الواردۃ فی اسلامہ، ص ۱۷ مفھوما

کے پیارے دین کو قبول کیا انہیں ہر طرح کی تکلیفیں دی گئیں تاکہ وہ اس دینِ متین سے اپنے آپ کو دور کرلیں مگر قربان جائیں ان صحابہ و صحابیات پر کہ تکالیف کو برداشت کرنا گوارا کرلیا مگر دینِ کامل واکمل کو چھوڑنا، اللہ پاک کی وحدانیت و حضورِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کے انکار کرنے کو گوارا نہیں کیا، بلکہ جب بھی جس بھی میدان میں دینِ حق کی خاطر جانی، مالی، یا بدنی قربانیوں کی ضرورت پڑی تو صحابۂ کرام نے اپنا تن من دھن پیش کردیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام کے ساتھ ساتھ دینِ حق کی خاطر قربانیاں دینے کے لئے صحابیات بھی ہر دم نہ صرف تیار رہا کرتیں تھیں بلکہ کئی صحابیات نے ضرورت کے وقت راہِ حق کے لئے اپنے مال، اپنی اولاد، بھائی، والد اور شوہر، یہاں تک کہ اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کردیا، کئی صحابیات کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے سنگین تکلیفیں دی گئی، گھر والوں نے بھی ان پر ظلم و مصیبتوں کی نئی نئی داستانیں رقم کیں مگر اللہ پاک کی ان نیک بندیوں نے ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرلیا لیکن دینِ اسلام سے منہ موڑنا قبول نہیں کیا۔

آیئے! مزید ایسی صحابیات کے تذکرے و واقعات سنتی ہیں جنہوں نے اسلام کے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو ہنستے ہوئے عبور کیا۔

اسلام کی پہلی شہیدہ

ان صحابیات میں مشہور صحابی حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللہ عَنْہ کی والِدہ ماجِدہ حضرتِ سیِّدَتُنا سُمَیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں۔ یہ وہ شیر دِل خاتون ہیں جنہوں نے سب

سے پہلے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے شَجَرِ اِسلَام کی جڑوں کو مَضْبُوط کیا۔ انہیں اِسلام کی پہلی شہیدہ ہونے کا اِعزاز حاصِل ہوا۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا اسلام قبول کرنا ہی آپ کا جُرم بن گیا اور کُفْر کے اندھوں نے ان پر ظُلْم و سِتَم کے وہ پہاڑ توڑے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ مَرْوِی ہے کہ رسولِ اَکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو اپنے بیٹے حضرت عمّار رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور شوہر حضرت سَیِّدُنا یاسِر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سمیت مکّہ شریف کے تپتے صَحْرا میں تکلیفیں اٹھاتے دیکھتے تو اِرشَاد فرماتے: اے آلِ یاسِر! صَبْر کرو! تمہارے لیے جنّت کا وعدہ ہے۔[1] اہلِ مکّہ بِالْخُصُوص دشمنِ اسلام ابوجَہل نے ان پر ہر ستم کیا جس طرح سے وہ بدبخت انہیں تکلیف پہنچا سکتا تھا اس نے دی۔ ایک کام یہ بھی کیا جاتا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سَخْت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا۔[2] آپ یہ سب برداشت کر لیتی تھیں مگر دین سے نہ پھرتیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا تَصَوُّر کیجئے کہ جب دھوپ کی گرمی سے لوہے کا لِباس تپنے لگتا ہوگا تو عَرَب میں سُورَج کی تَپِش اور اس پر لوہے کے آگ برساتے لِباس میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ مگر قُربان جایئے اس شہیدۂ اوّل کی عَظْمَت و اِسْتِقَامَت پر! آپ کے دل میں اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت اس طرح رچ بس گئی تھی کہ اتنی سَخْت تکلیفوں کے

1...اصابہ، ۱۱۳۴۲، سمیہ بنت خباط، ۸/ ۲۰۹

2...اسد الغابہ، رقم: ۷۰۲۱، سمیہ ام عمار، ۷/ ۱۵۳ ماخوذا

باوجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اسلام کا دامَن نہیں چھوڑا، بلکہ ڈَٹ کر اِن مُشکِل حالات کا مُقَابَلَہ کیا اور اس سلسلے میں ان قریشی سرداروں کی عَظَمت و برتری کا بالکل بھی لحاظ نہیں کیا جو ہر لمحہ انہیں دوبارہ کُفْر کے اندھیروں میں دھکیلنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگارہے تھے، آپ کا صَبْر و اِستِقامَت سے اسلام پر ڈٹ جانا ان سردارانِ قُریْش کے منہ پر گویا ایک طَمَانچہ تھا، کیونکہ قُریْش کی عَظَمت کا سِکَّہ تو پورے عرب پر تھا اور وہ اس بات کو کیسے بَرْداشْت کر سکتے تھے کہ انہی کی آزاد کردہ ایک نادار عورت ان کی غیرت کو یوں للکارے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس شِکَسْت کو بَرْداشْت نہ کر سکے اور آپ کے خون سے سرزمینِ عَرَب کو سَیراب کرکے اپنے تئیں آپ کا قِصّہ تمام کر دیا۔

جس کا سَبَب کچھ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ ابو جَہْل نے نیزہ تان کر انہیں دھمکاتے ہوئے کہا کہ تُو کَلِمَہ نہ پڑھ ورنہ میں تجھے یہ نیزہ مار دوں گا۔ حضرت بی بی سُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے سینہ تان کر زور زور سے کَلِمَہ پڑھنا شروع کر دیا، ابو جَہْل نے غصّہ میں بھر کر ان کی ناف کے نیچے اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں لت پت ہو کر گر پڑیں اور شہید ہو گئیں۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جان دینا یا کسی کی جان لینا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بلاشُبہ حضرت سَیِّدَتُنا سُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

1...الاستیعاب، رقم:٣٣٩٧، سمیہ ام عمار بن یاسر، ٥٣٤/٢

دِین پر مَر مٹنے والی خواتین کی سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے جس دَور میں اِسلام قبول کیا وہ وَقت بڑا کڑا تھا، ہر طرف ظُلْم و سِتَم کی منہ زور آندھیاں چل رہی تھیں، مگر جب دین کو ایک مَضْبُوط عِمارَت کا سائبان مُیَسَّر آیا تو دین کے رکھوالے ظُلْم و سِتَم کی ان آندھیوں کے سامنے اس طرح سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے کہ کُفْر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو گیا۔ چُنَانْچِہ جب دین پر مَر مٹنے کے لیے اپنی جان دینے اور کسی کی جان لینے کا مَرحلہ آیا تو مَردانِ حَق کی ہمّتوں اور اِرادوں کو مَضْبُوط سے مَضْبُوط تر بنانے میں جو کردار صَحَابِیّاتِ طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نے ادا کیا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ اس لیے کہ جب بھی کفّار کی یلغار کے وَقْت بَرسرِ پیکار عاشقانِ مصطفٰے کے قَدَم لڑکھڑائے یا کبھی کسی مَوْقَع پر انہوں نے کمزوری دِکھائی تو اِسلَام کی یہ اَوّلین و بہادر خواتین میدانِ جہاد میں اس طرح کُودیں کہ باطِل کو ہمیشہ اپنے منہ کی کھانا پڑی۔

شکاری خود شکار ہو چلے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صَحَابِیّاتِ طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نے دین کی خاطِر جو تکالیف بَرْدَاشْت کیں بسا اَوقات ان کا یہ تکالیف سہنا دوسروں کے قبولِ اسلام کا سبب بھی بن گیا۔ چُنَانْچِہ مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ شریک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے دل میں جب اسلام کی عَظَمَت نے بسیرا کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو یہ فِکْر دامَن گیر ہوئی کہ یہ خود تو نجاتِ اُخْرَوِی پا جائیں گی مگر ان کی جاننے والیاں کہیں جہنّم کا ایندھن نہ بن جائیں۔ چُنَانْچِہ انہوں نے اپنی جاننے والیوں کو بھی جہنّم کا ایندھن بننے سے بچانے کے لیے رات دن کوششیں شروع فرما دیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بڑی خاموشی اور

اِسْتِقَامَت سے قریش کی خواتین تک نیکی کی دَعْوَت پہنچایا کرتی تھیں، اَہلِ مکّہ کو جب خَبَر ہوئی تو انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو پکڑ لیا اور کہنے لگے: اگر ہمیں تمہارے قبیلے کا لِحَاظ نہ ہوتا تو تمہیں سَخْت سزا دیتے لیکن اب ہم تمہیں (یہاں اپنے پاس مکّہ میں نہیں رہنے دیں گے بلکہ) مسلمانوں کے پاس (مدینہ طیبہ) پہنچا کر ہی دَم لیں گے۔ لہٰذا اُنہوں نے اِنہیں ایک ایسے اُونٹ پر سوار کیا جس پر کوئی کجاوہ تھا نہ کوئی کپڑا اور زین وغیرہ۔ مزید یہ کہ جب بھی وہ کسی مَقام پر پڑاؤ ڈالتے تو انہیں باندھ کر دھوپ میں ڈال دیتے اور خود سائے میں جا کر بیٹھ جاتے۔ مسلسل تین دن تک ان کی یہی حالَت رہی، وہ انہیں نہ کچھ کھلاتے نہ پلاتے۔

قُربان جائیں ان کی اِسْتِقَامَت پر! انہوں نے عَرَب کی اس چِلْچِلاتی دھوپ میں سَفَر کی تکلیفوں کے عِلاوہ بھوک پیاس کی سختیاں بھی جھیلیں مگر لمحہ بھر کے لیے بھی صَبْر کا دامَن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ آخر جب یہ اپنے ہوش سے بیگانہ ہونے لگیں تو رَحْمَتِ خداوندی نے آگے بڑھ کر انہیں اپنی آغوش میں لے لیا اور ان پر کَرَم کی ایسی بارش برسائی کہ ان پر ظُلْم و سِتَم کرنے والے خود تائب ہو کر مسلمان ہو گئے گویا شکاری خود شکار ہو گئے۔

ہوا کچھ یوں کہ ایک دن جب قافلے والوں نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور انہیں باندھ کر حَسْبِ مَعْمُول دھوپ میں ڈال کر خود سائے میں چلے گئے تو اچانک انہوں نے اپنے سینہ پر کسی چیز کی ٹھنڈک مَحْسُوس کی، دیکھا تو وہ پانی کا ایک ڈول تھا جو آسمان کی وسعتوں سے نمودار ہوا تھا۔ انہوں نے بے تابی سے ابھی تھوڑا سا پانی پیا تھا کہ وہ

بلند ہو گیا، کچھ دیر بعد ڈول پھر آیا انہوں نے اس بار بھی تھوڑا سا ہی پانی پیا تھا کہ اسے پھر اٹھا لیا گیا۔ کئی بار ایسا ہوا، جب تھوڑا تھوڑا کر کے پانی ان کے جِسْم میں گیا تو یہ قدرے جان میں آگئیں اور پھر وہ ڈول سارے کا سارا ہی ان کے حوالے کر دیا گیا، انہوں نے خوب سیر ہو کر پیا اور باقی پانی اپنے جِسْم اور کپڑوں پر اُنڈیل لیا۔

جب وہ لوگ آئے، ان پر پانی کا اَثَر پایا اور انہیں اَچّھی حالَت میں دیکھا تو پوچھنے لگے: کیا تم نے کھل کر ہمارے مشکیزوں سے پانی پیا ہے؟ انہوں نے اِنْکار کرتے ہوئے جب انہیں اَصْل ماجرا بتایا تو انہیں قطعاً یقین نہ آیا، البتہ! کہنے لگے کہ اگر تم سچی ہو تو پھر تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ لہٰذا جب انہوں نے اپنے مشکیزوں کو دیکھا اور انہیں ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے چھوڑے تھے تو وہ سب مسلمان ہو گئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھبرائیے مت!

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! بغیر ہِمّت ہارے آپ بھی خوب خوب انفرادی کوشش کرتی رہئے اور اِس ضِمْن میں اگر کوئی بھی تکلیف پہنچے تو صَبْر کا دامَن ہاتھ سے مَت چھوڑیئے بلکہ آنے والی مصیبت پر ہمیشہ صَحابِیّاتِ طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی ان تکلیفوں اور اَذِیّتوں کو یاد کر لیجئے جو انہوں نے راہِ خُدا میں بَرْداشت کیں اور کبھی بھی صَبْر کا دامَن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ان صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کے صَدْقے خُدا کا کَرَم ہو گا اور آپ کا ان تکالیف پر صَبْر کرنا آپ کے لیے بہُت

1 ... معرفۃ الصحابہ، رقم: ۴۱۱۲، ام الشریک الدوسیہ، ص۳۵۱۸، حدیث: ۷۹۶۷ مفہوما

بڑی بھلائی کا سبب ہو گا۔

یاد رکھئے! دِیْنِ اِسْلَام قُربانیوں سے پھیلا ہے، ہم تو مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئیں، دنیا میں آتے ہی کانوں میں اَذان گونجی، ہر طرح کی مذہبی آزادی مُیَسَّر، کوئی نَماز سے روکنے والا نہ کوئی کَلِمہ پڑھنے پر ظُلْم ڈھانے والا۔ یہ سب نعمتیں انہی نُفُوسِ قُدْسِیَہ کی قُربانیوں کا نتیجہ ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ لُٹا دیا مگر دین پر آنچ نہ آنے دی، بِلاشُبہ ان سب کی قُربانیوں کو کسی صُورَت فَرامَوش نہیں کیا جا سکتا کہ جو قومیں اپنے مُحْسِنوں کو بھول جاتی ہیں زوال ان کا مُقَدَّر ٹھہرتا ہے۔

راہِ خدا میں کیسی چیز پیش کی جائے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خَیر و بھلائی حاصِل کرنے کا ایک بَہُت بڑا ذریعہ یہ بھی ہے کہ راہِ خُدا میں ہمیشہ ایسی چیز کا نذرانہ پیش کیا جائے جو پسندیدہ و مَحْبُوب ہو۔ جیسا کہ اللہ پاک نے خود ہماری اس مُعَاملے میں رَہنُمائی کچھ یوں فرمائی ہے، چنانچہ پارہ 4 سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 92 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خُدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرْچ کرو۔ (پ۴، آل عمران: ۹۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کی راہِ خُدا میں مال اور خاندان کے حوالے سے دی جانے والی چند قُربانیاں مُلَاحَظہ کرتی ہیں: چنانچہ

کنگن حکمِ سرکار پر قربان

ایک صحابیہ بارگاہِ رِسَالت میں حاضِر ہوئیں تو ان کے ہاتھ میں سونے کے دو بڑے بڑے کنگن تھے جنہیں دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافْت فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عَرْض کی: نہیں! اِرشَاد فرمایا: تو کیا یہ پسند کرتی ہو کہ قِیامَت کے دن اللہ پاک تمہیں (ان کی زکوٰۃ نہ دینے کے سَبَب) آگ کے کنگن پہنائے؟ یہ سن کر اس نیک بَخْت صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فوراً وہ کنگن اُتار کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں پیش کرتے ہوئے عَرْض کی: یہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہیں۔[1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! ان صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی عَظْمَت پر قربان! جیسے ہی سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق ترجمان سے حُکْمِ شَرِیعَت اور عَذابِ الٰہی کی وَعِید سنی، فوراً کنگن رَسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَموں میں پیش کردیئے۔ صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی سیرت کا مُطَالَعَہ کرنے سے یہ بات مَعْلُوم ہوتی ہے کہ راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنے میں انہوں نے کبھی بھی ٹال مَٹول سے کام نہ لیا، بلکہ ان کے پیشِ نَظَر ہمیشہ رَضائے خُداوندی کا حُصُول رہا اور بسا اَوقات وہ مال و دولت کی فراوانی کو اپنے لیے بوجھ محسوس کیا کرتیں۔ چُنَانْچِہ

ایک رِوایَت میں ہے کہ ایک بار اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے قرابت دار حضرت سَیِّدُنا مُنْکَدِر بن عبداللہ رَحمۃُ اللّٰہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی

1 ... ابوداود، کتاب الزکوۃ، باب الکنز ماھو...الخ، ۱۳۷/۲، حدیث: ۱۵۶۳

خِدْمَت میں حاضِر ہو کر اپنی کسی حاجَت کا ذِکْر کیا،(اس وَقْت آپ کے پاس کچھ نہ تھا، چُنَانْچِہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ان سے فرمایا: جو کچھ بھی مجھے ملا میں سب سے پہلے آپ کو ہی بھیجوں گی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کسی نے دس ہزار دِرْہَم آپ کی خِدْمَت میں پیش کئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنے آپ سے فرمانے لگیں: اے عائشہ! کس قَدْر جَلْد تمہیں مال کی آزمائش میں مُبْتَلا کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا فوراً وہ تمام دِرْہَم حضرت سَیِّدُنا مُنْکَدِر بن عبد اللہ رَحِمَہُ اللہ کو بھجوا دیئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ صحابیات اپنی جان اور مال کی قربانی کے لئے ہر دم تیار رہتی تھیں، یہاں تک کہ اگر ہزاروں روپے بھی ہاتھ میں آتے تو وہ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی راہ میں غریبوں مسکینوں، محتاجوں، یتیموں، ناداروں اور بیواؤں میں تقسیم کر دیا کرتی تھی، مگر آج ہماری ایک تعداد ہے جو خیرات کرنے سے کتراتی ہے، بلکہ ایک تعداد تو عید الاضحیٰ پہ کی جانے والی قربانی کا گوشت تک اپنے گھروں میں اسٹور کر لیتی ہے مگر کسی کو دینا گوارا نہیں، خود سے تقسیم کرنا تو دور اگر کوئی مستحق سائل گوشت مانگنے دروازے پر آجائے تو اسے جھڑک کر بھگا دیا جاتا، اگر خیر سے تقسیم کرنے پر آجائیں تو کوشش ہوتی ہے کہ گوشت کا عمدہ حصہ بچا لیا جائے اور ہڈیاں، چربی یا وہ ٹکڑے جو نہ کھائے جا سکیں انہیں تقسیم کیا جاتا ہے، ابھی ابھی ہم نے سنا کہ اللہ کریم قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

---

1 . . . صفۃ الصفوۃ، محمد بن المنکدر...الخ، المجلد الاول، ۹۷/۲

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ۚ (پ۴، آل عمران: ۹۲) ترجمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

تفسیر خازن میں اس آیت کی تفسیر میں بھلائی سے مراد تقویٰ اور فرمانبرداری ہے اور خرچ کرنے کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ "یہاں خرچ کرنے میں واجب اور نفلی تمام صدقات داخل ہیں۔ امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اسے رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرنے والا اس آیت کی فضیلت میں داخل ہے خواہ وہ ایک کھجور ہی ہو۔[1]

مجھے شکر محبوب ہے

حضرت عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: اس کی قیمت صدقہ کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: شکر مجھے محبوب ہے، میں چاہتا ہوں کہ اللہ پاک کی راہ میں اپنی پیاری چیز خرچ کروں۔[2]

سبحٰن اللہ! کیا جذبہ تھا ہمارے اسلاف کا، اپنی پسند کی چیز صدقہ و خیرات کرنے میں کس قدر آگے تھے مگر آج ہم یا تو صدقہ و خیرات کرتی ہی نہیں، اور اگر کرتی ہیں تو کوشش ہوتی ہے کہ وہ چیز جو یا تو زائد ہے یا ہمیں پسند نہیں یا سرے سے قابلِ استعمال ہی نہیں وہ بطور صدقہ دے دی جائے۔ کاش کہ ہمیں بھی ہمارے اسلاف جیسا جذبہ نصیب ہو جائے، اللہ کریم ہمارے حال پر کرم فرمائے۔ اور ہمیں

1 ... تفسیر خازن، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ۱/۲۷۲

2 ... تفسیر مدارک، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ص ۱۷۲

اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزیں راہِ خدا میں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

باپ، بھائی اور شوہر کی قربانی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اسلام کی خاطر صحابیات کی قربانیوں سے متعلق سن رہی تھیں کہ دین کو ضرورت پڑنے پر کس کس انداز میں ان نیک سیرت خواتین نے قربانیاں پیش کیں آیئے! اسی طرح کا ایک اور واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

منقول ہے کہ غزوۂ اُحد کے مَوْقَع پر جب یہ شیطانی اَفواہ پھیلی کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شہید ہو گئے ہیں۔ یہ افواہ سن کر قبیلہ بنی دِینار کی ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جذبات پر قابو نہ رکھ پائیں اور اپنے گھر سے نِکل کر میدانِ جنگ کی طرف چل پڑیں، راستے میں انہیں ان کے باپ، بھائی اور شوہر کی شَہادت کی خَبَر ملی مگر انہوں نے کوئی پَروا نہیں کی اور لوگوں سے یہی پوچھتی رہیں: یہ بتاؤ! میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے ہیں؟ جب انہیں بتایا گیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر طرح سے بخیریت ہیں تو بھی ان کی تَسلّی نہ ہوئی اور کہنے لگیں: تم لوگ مجھے ان کی زیارت کرادو۔ جب لوگوں نے انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب لے جا کر کھڑا کر دیا اور انہوں نے جَمالِ نبوّت کو دیکھا تو بے اِختیار زبان سے یہ جُملہ نِکل پڑا: کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ۔ یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ (معمولی) ہے۔

بڑھ کر اُس نے رُخِ انور کو جو دیکھا تو کہا! تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رنج و الم

میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا اے شہِ دیں! ترے ہوتے کیا چیز ہیں ہم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صبر و ایثار کی اعلیٰ مثال

صحابیاتِ طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ نے بارگاہِ رسالت سے دین کی خاطر قربانیوں اور پھر ان پر صبر و استقامت کا جو جذبہ پایا تھا، یہ انہیں پاک بی بیوں کا حصّہ تھا کہ وہ راہِ خدا میں اپنے عزیزوں کی مُثلہ شدہ لاشوں (یعنی جس لاش کے ناک، کان اور دیگر اعضا وغیرہ کاٹ دیئے جائیں، اس) کو دیکھ کر بھی کمال صبر کا مظاہرہ کرتیں۔ چنانچہ جب میدانِ اُحد میں حضرت سیّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بڑی بے دردی سے شہید کیا گیا اور ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ کر لاش مبارک کی بے حرمتی کی گئی تو آپ کی بہن حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کفن لے کر حاضر ہوئیں تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آگے آنے سے منع کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا، کہ کہیں آپ اپنے بھائی کی حالت دیکھ کر صبر کا دامن ہاتھ سے کھو نہ بیٹھیں۔ چنانچہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بیٹے حضرت سیّدُنا زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آپ سے عرض کی: امّی جان! اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو واپس جانے کا فرما رہے ہیں۔ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے کہا: مجھے خبر مل چکی ہے کہ میرے بھائی کا مُثلہ کیا گیا ہے، چونکہ ایسا راہِ خدا میں ہوا ہے، اس لیے میں اس سے راضی ہوں اور صبر کروں گی، اِنْ شَآءَ اللہ۔ لہٰذا انہیں آگے جانے کی اِجازت مل گئی [1] اور جب

1...الاصابہ، رقم: ۱۱۴۱۱، صفیہ بنت عبد المطلب، ۲۳۶/۸ ملخصا

حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو کَفَن پہنانے لگے تو حضرت سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اس مَوْقَع پر ایسے اِیثار کا مُظاہرہ کیا جو رہتی دنیا تک اِنْ شَآءَ اللہ سنہرے حُرُوف سے لکھا جاتا رہے گا اور وہ یہ کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اپنے عزیز بھائی کے کَفَن کے لیے دو کپڑے لائی تھیں مگر جب آپ کو کَفَن پہنایا گیا تو آپ کے ساتھ دَفْن ہونے والے صحابی کے کَفَن کے لیے کوئی کپڑا مُیَسَّر نہ تھا، چُنَانْچِہ آپ نے ایک کپڑا اس صحابی کو دیدیا اور ایک کپڑے سے اپنے بھائی کو کَفَن دیا۔[1]

آج دین کیا چاہتا ہے؟

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! صَحَابِیَّاتِ طَیِّبَات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کی مَذْکُورہ بالا قُربانیوں سے ہمیں دَرْس حاصِل کرنا چاہیے، آج دنیا کے اَکْثَر خِطّوں میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کو اس قَدْر آسانیاں مُیَسَّر ہیں کہ دِیْنِ اِسْلَام ان میں سے کسی سے گھر بار چھوڑنے کا تقاضا کرتا ہے نہ کسی سے خون کا نذرانہ مانگتا ہے، آج کسی کو دین کیلئے بہن بھائیوں اور دیگر اَعِزّا و اَقْرِبا کی ہمیشہ کے لیے جُدائی بَرْدَاشت کرنے کی حاجت ہے نہ دِین کی خاطِر ہجرت کرکے دِیارِ غیر کی تکلیفیں جھیلنے کی کوئی ضَرورت۔ بلکہ آج دین کا ہم سے صرف اور صرف یہ تقاضا ہے: ☜ کسی طرح ہم اس کی خاطِر وَقْت کی قُربانی دینے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم صِراطِ مستقیم پر چلنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم اپنے گھر والوں کو صِراطِ مستقیم پر چلانے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم دُنْیَوی فُضُول رسم و رِواج کو قُربان کرنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح

1 ... مسند امام احمد، مسند الزبیر بن العوام، ۱/۳۵۷، حدیث: ۱۴۱۸ ماخوذا

ہم گناہوں سے قَطعِ تَعلّق کرنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم اپنے غُرور و تکبّر اور اَنا کا گلا گھونٹنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دَعوتِ اِسلَامی کے مَدَنی مَاحَول سے وَابَستہ ہو کر اپنی آخرَت کو سنوارنے کی فِکْر کرنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم جھوٹ اور غیبت جیسی دیگر جہنّم میں لے جانے والی باتوں کے خِلاف جنگ کو جاری رکھنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم حَسَد وغیرہ جیسے مُہلِک گناہوں سے بچنے والیاں بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صلح کرنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صلح کرنے آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔

☆ مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا سُنّتِ اِلٰہِیہ ہے۔[1] ☆ حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلْح کرواؤ، کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلْح کروائے گا۔[2] ☆ مسلمانوں کے درمیان پیار و مَحَبّت پیدا کرنا اور صُلْح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی (بھی) سُنّت ہے۔[3] ☆ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَوس و خَزرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلْح کروائی۔[4] ☆ تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اِس میں گناہ نہیں: (1) جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے

1... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص ۳۱

2... مستدرک، کتاب الاھوال، باب اذالم یبق من الحسنات...الخ، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸

3... تفسیر صراط الجنان، پ ۴، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/۱۹ ماخوذا

4... تفسیر در منثور، پ ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/۲۷۹ ماخوذا

ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ (2)دو اسلامی بہنوں میں اِختلاف ہے اور یہ اُن دونوں میں صُلح کرانا چاہتی ہے، مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتی ہے، تمہاری تعریف کرتی تھی یا اُس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسری کے پاس بھی اِسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت (دشمنی) کم ہوجائے اور صُلح ہوجائے۔ (3)(شوہر اپنی) بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے۔[1] ☆جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح کرواتا ہے اللہ پاک اُسے ہر کلِمہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔[2] ☆سب سے افضل صدقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرا دینا ہے۔[3] ☆عمدہ اَخلاق اور اچھے اعمال میں سے لوگوں میں صُلح کروانا بھی ہے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . بہار شریعت، ۳/ ۵۱۷، حصہ: ۱۶ بتغیر

2 . . . الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی اصلاح بین الناس، ۳/ ۳۲۱، حدیث: ۹ ملتقطا

3 . . . الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی اصلاح بین الناس، ۳/ ۳۲۱، حدیث: ۶

4 . . . احیاء العلوم، ۲/ ۲۶۶ ماخوذا

بیان:15 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: دُعا زمین وآسمان کے درمیان روکی جاتی ہے جب تک تُو اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود نہ بھیجے بلند نہیں ہو پاتی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1 . . . ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی . . . الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶
2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲
3 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذوالحجۃ الحرام کا مقدس مہینا اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں برسا رہا ہے، اس ماہ کی 18 تاریخ کو زبانِ مصطفےٰ سے جنت کی خوش خبری پانے والے، صحابیت کا شرف پانے والے، رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک کے بعد دوسری شہزادی سے نکاح کا شرف پانے والے، انتہائی ظالمانہ طریقے سے شہید ہونے والے، بہت زیادہ سخاوت فرمانے والے، اسلامی لشکروں کی مالی مدد کرنے والے، دو ہجرتیں فرمانے والے، قرآنِ کریم کو جمع کرنے والے، مہمان نوازی فرمانے والے، قبولِ اسلام کے بعد مشکلیں برداشت

کرنے والے، اسلام کی خاطر سب کچھ قربان کرنے والے، صبر و شفقت فرمانے والے، بہت زیادہ شرم وحیا کرنے اور غریبوں سے بہت محبت فرمانے والے، اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے، مومنوں کے امیر، تیسرے خلیفۂ راشد حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یومِ شہادت ہے اور عنقریب یہ دن آنے والا ہے، اسی مناسبت سے آج ہم ان کی شان و عظمت، عبادت و ریاضت اور سخاوت کے چند ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ آیئے! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اہلِ بیتِ کرام سے محبت کا ایک بے مثال واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اہلِ بیت سے محبت

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: ایک بار رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں نے چار (4) دن تک کچھ نہ کھایا حتی کہ بچے بے چین ہونے لگے، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: کیا میرے بعد تم لوگوں نے کوئی چیز پائی؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر اللہ پاک آپ کے دستِ مبارک سے نہ لائے تو کہاں سے آئے گی؟ یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے وُضو فرمایا اور مسجد تشریف لے گئے، کبھی ایک جگہ نماز ادا فرماتے اور دعا کرتے تو کبھی دوسری جگہ نماز ادا فرماتے اور دعا کرتے۔ دن کے آخری حصے میں امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حاضر ہوئے اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی، (اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں:) میں نے چاہا کہ ان سے ہمارا یہ معاملہ چھپا رہے لیکن پھر سوچا کہ یہ مالدار مسلمانوں میں

سے ہیں، ہو سکتا ہے کہ اللہ کریم نے انہیں اہلِ بیت کی خیر خواہی کیلئے بھیجا ہو۔ میں نے انہیں اجازت دی تو وہ اندر آئے اور کہا: امّی جان! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہاں ہیں؟ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ یہ سُن کر امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رونے لگے اور کہنے لگے دنیا کی خرابی ہو، اے اُمُّ الْمُؤمِنِیْن! آپ نے مجھے، عبد الرحمن بن عَوف، ثابِت بن قیس اور دیگر مالدار مسلمانوں کو اپنی اس حالت کی خبر کیوں نہ کی؟ پھر آپ باہر تشریف لائے، آٹا، گندم اور کھجور کے تھیلے، ایک کھال اُتری ہوئی بکری اور ایک تھیلی بھیجی، جس میں 300 درہم تھے۔ پھر فرمایا: یہ سب سامان جلدی میں بھیجا ہے، بعد میں روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت بھی لے آئے اور فرمایا: آپ یہ کھالیجئے اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے بھی رکھ دیجئے، پھر مجھے قسم دے کر کہا: آئندہ جب بھی ایسا معاملہ ہو تو مجھے ضرور خبر دیجئے گا، تھوڑی دیر بعد رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی تشریف لے آئے اور پوچھا: اے عائشہ! کیا میرے بعد تم لوگوں نے کوئی چیز پائی ہے، میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے عِلْم تھا کہ آپ ربِّ کریم کی بارگاہ میں دعا کیلئے باہر تشریف لے گئے ہیں اور مجھے یہ بھی عِلْم تھا کہ ربِّ کریم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا کو رَدّ نہیں فرمائے گا۔ فرمایا: تم لوگوں کو کیا ملا؟ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے عرض کی: اتنا آٹا، گندم، کھجور، ایک کھال اُتری بکری، 300 درہم کی تھیلی، روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت۔ فرمایا: یہ کس کی طرف سے آیا ہے؟ میں نے عرض کی: حضرت عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی طرف سے، وہ خود ہی آئے تھے، جب میں نے انہیں سارا واقعہ

بتایا تو رونے لگے، دنیا کی بُرائی بیان کی اور مجھے قسم دی کہ آئندہ ایسی حالت میں مبتلا ہونے کی میں انہیں ضرور خبر دوں۔ یہ سُن کر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ نبوی میں تشریف لے گئے اور بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اُٹھا کر امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کیلئے 3 بار یوں دعا کی: **"اے اللہ پاک! میں عثمان سے راضی ہوں، تُو بھی ان سے راضی ہو جا۔"** (1)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا
اللہُ غنی حد نہیں انعام و عطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عثمانِ غنی کا
جو دل کو ضیاء دے جو مقدر کو جِلائے
وہ جلوۂ دیدار ہے عثمانِ غنی کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جس کو جو ملتا ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی مِلا کرتا ہے۔ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تو سونے (Gold) کے پہاڑ آپ کے ساتھ ساتھ چلتے لیکن آپ نے خود ہی آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور کئی کئی دن ایسے گزرے کہ کھانے پینے کو کچھ نہ ہوتا،

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مسلسل کئی راتیں بھوک کو شرف بخشتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ خانہ کو رات کی روٹی نہ ملتی اور اکثر "جَو شریف" کی روٹی کھاتے۔ (1)

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی ۔۔۔ ترا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں ۔۔۔ ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھوک شریف آپ کے اپنے اختیار کرنے سے تھی، اُمّت کو سکھانا تھا کہ مصیبتوں اور تکلیفوں میں بے صبری نہیں کرنی چاہیے، شکوہ و شکایت اور بے صبری کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے بلکہ ربِّ کریم کی عبادت میں مزید اضافہ کرنا چاہیے، جیسا کہ خود نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک عمل سے معلوم ہوا! کھانے کے لئے کچھ بھی نہ ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نوافل ادا کرنے اور دعا مانگنے میں مصروف ہوگئے۔ افسوس! کئی نادان اسلامی بہنیں چھوٹی چھوٹی آزمائشوں پر شکوہ شکایت اور چیخ و پکار کرتی ہیں، حالانکہ دنیا میں تکلیف برداشت کرنے اور آزمائشوں پر صبر کرنے والے لوگ قیامت کے دن بہت زیادہ خوشحال ہوں گے۔ اللہ کریم ہمیں مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت کے متعلق مزید واقعات بھی سنیں گی مگر اس سے پہلے آپ کا مختصر

---

1 . . . ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی معیشۃ النبی و اھل، ۴/۱۶۰، حدیث: ۲۳۶۷

تعارف سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف

✯ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام "عُثمان" اور کُنْیَت "ابو عَمْرو" ہے۔ ✯ "اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن، ذُوالنُّوْرَیْن (یعنی دو نور والا)، کامِلُ الْحَیاءِ وَ الْاِیْمان، (حیا اور ایمان میں کامل)، جامِعُ القرآن (قرآن جمع کرنے والے)، سَیِّدُ الْاَسْخِیَاء (سخیوں کے سردار)، عثمان باحیا وغیرہ آپ کے مشہور (Famous) القابات ہیں۔ [1] ✯ مگر آپ کے تمام القابات میں سے "ذُوالنُّوْرَیْن" (یعنی دو نور والا) زیادہ مشہور ہے۔ ✯ اس لقب کی زیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں حضرت رُقَیَّہ اور حضرت اُمِّ کُلْثُوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما آئیں، ✯ اسی وجہ سے آپ کو "ذُوالنُّوْرَیْن" (یعنی دو نور والا) کہا جاتا ہے۔ [2]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ۔۔۔ ہو مبارک تم کو ذُوالنُّوْرَیْن جوڑا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)

مختصر وضاحت: یعنی امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بارگاہِ رسالت سے دو نورانی چادریں عطا کی گئیں یعنی حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں حضرت رُقَیَّہ و اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما یکے بعد دیگرے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نکاح میں آئیں۔ اے دو

1...کراماتِ عثمانِ غنی، ص۵، ۳، ۱۱

2...تہذیب الاسماء، باب العین و الثاء المثلۃ، ۱/ ۲۹۷

نور والے پیارے صحابی! یہ نورانی جوڑا آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔

☆ آپ خلفائے راشدین میں تیسرے خلیفہ ہیں۔[1] ☆ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کوششوں سے اسلام لائے اور اسلام قبول کرنے والوں میں آپ کا شمار چوتھے نمبر پر ہوتا ہے، چنانچہ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں: اِنِّیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَةٍ فِی الْاِسْلَامِ یعنی میں اسلام قبول کرنے والے 4 اشخاص میں سے چوتھا ہوں۔[2] ☆ 18 ذوالحجۃ الحرام سن 35 ہجری میں جمعہ کے دن روزے کی حالت میں تقریباً 82 سال کی عمر پا کر نہایت مظلومیت کے ساتھ شہید ہوئے۔[3] ☆ حضرت جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے **نمازِ جنازہ** پڑھائی۔ ☆ آپ جَنَّتُ الْبَقِیْع میں آرام فرما رہے ہیں۔[4]

دُرِّ منثور قرآں کی سِلک بہی — زَوجِ دو نور عِفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہدیٰ — حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص ۳۱۲)

پہلے شعر کی وضاحت: امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ عظیم صحابی ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کے بکھرے ہوئے موتیوں یعنی آیاتِ قرآنیہ کو نہایت عمدگی سے ایک لڑی میں پرو دیا یعنی انہیں ایک جگہ جمع کر دیا۔ دو پاکیزہ نوروں

1... جنتی زیور، ص ۱۸۲ ملخصاً

2... معجم کبیر، ۸۵/۱، حدیث: ۱۲۴، اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۶۰۶/۳ ملخصاً

3... الاصابۃ، ۳۷۹/۴ ماخوذا

4... اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۶۱۴/۳-۶۱۶ ملخصاً

یعنی نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیوں کے شوہر پر لاکھوں سلام ہوں۔

دوسرے شعر کی وضاحت: امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خلافت و ہدایت کی مبارک قمیص پہنی ہوئی تھی اور آپ نے شہادت کا جنتی لباس پہنا ہوا تھا یعنی آپ کو شہادت کا مرتبہ حاصل ہوا۔ آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی کے پاکیزہ اوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت ساری خوبیوں والے تھے، کون سا ایسا نیک وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ چنانچہ ☚ حضرت عثمانِ غنی خوفِ خدا والے تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی شرم و حیا والے تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی نرم دل تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی نرم گفتار تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی راہِ خدا میں قربان کرنے کے لیے اپنے گھر بار، جان اور اولاد کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی راہِ خدا میں کثرت سے مال صدقہ کیا کرتے تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی حقیقی عبادت گزار تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی کی ساری زندگی زُہد و تقویٰ سے معمور تھی۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی کی آنکھیں اکثر خوفِ خدا سے تر رہتی تھیں۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی دوسروں کو بھی تقویٰ و پرہیزگاری کا درس دیا کرتے تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی ایسے پرہیزگار تھے کہ جو آپ کی صحبت میں رہتا وہ بھی پرہیزگار بن جاتا تھا۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی دوسروں سے خوفِ خدا والی باتیں سنا

کرتے تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی ہمیشہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہتے تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی عاجزی و انکساری کے پیکر تھے۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی نے دین کی سربلندی کے لیے خدمات انجام دی ہیں۔ ☚ حضرت عثمانِ غنی ایک ناقابلِ فراموش شخصیت تھے۔ ☚ حضرتِ عثمان ایک عہد ساز شخصیت تھے۔ اللہ کریم حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے ہمیں بھی تقویٰ و پرہیزگاری والی زندگی نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شمار ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جنہیں قبول اسلام کے بعد کئی مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے استقامت کا پہاڑ بن کر ان تمام تر پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کیا، چنانچہ

حضرت عثمانِ غنی کی ثابت قدمی

جب امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اسلام لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو نہ صرف اپنے گھر والوں بلکہ پورے خاندان کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، اسی وجہ سے آپ کو مارا پیٹا بھی کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا چچا حَکَم بن ابی العاص اس قدر ناراض ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو پکڑ کر ایک رسی سے باندھ دیا اور کہا: تم نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر ایک دوسرا نیا مذہب اختیار کر لیا ہے، جب تک کہ تم اس نئے مذہب کو نہیں چھوڑو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے اسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ

سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: خدا کی قسم! مذہبِ اسلام کو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا! میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالو یہ ہو سکتا ہے مگر دل سے دینِ اسلام نکل جائے یہ ہر گز نہیں ہو سکتا۔ حَکَم بن اَبِی العاص نے جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ثابت قدمی کو دیکھا تو مجبور ہو کر آپ کو رہا کر دیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شمار ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جن کے حق میں حُضُور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک ہونٹوں نے کئی بار حرکت فرمائی، کبھی آپ کو دربارِ رسالت سے جنت کی خوش خبری عطا ہوئی، تو کبھی آپ کو میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا جنتی ساتھی قرار دیا، کبھی آپ کو مکمل حیا کی سند عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شفاعت کے ذریعے لوگوں کے جنت پانے کا اعلان فرمایا۔ آیئے! شانِ عُثمانِ غنی کے تعلق سے چار (4) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں، چنانچہ

شانِ عثمان بزبانِ سَروَرِ ذیشان

1. ارشاد فرمایا: عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) مجھ سے ہے اور میں عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے ہوں۔[2]
2. ارشاد فرمایا: جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہو گا اور میرے ساتھی عثمان بن

1...تاریخ مدینة دمشق، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان...الخ، ۳۹/۲۶

2...تاریخ مدینة دمشق، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان...الخ، ۳۹/۱۰۲

عفان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) ہیں۔[1]

3. ارشاد فرمایا: قیامت کے دن عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی شفاعت سے ستر ہزار (70000) ایسے آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے جن پر دوزخ واجب ہوچکی ہو گی۔[2]

4. ارشاد فرمایا: حیا ایمان سے ہے اور میری اُمّت میں سب سے زیادہ حیا کرنے والے عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) ہیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس قدر شرم و حیا فرماتے تھے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک زبانِ پاک سے ان کو اُمّت میں سب سے زیادہ حیا کرنے والا ارشاد فرمایا۔ افسوس! اب ہمارے معاشرے سے شرم و حیا ختم ہوتی جارہی ہے اور ہر طرف بے حیائی نے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ اس بُری آفت نے تقریباً ہر شعبے سے وابستہ لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے، مردوں کے ساتھ ساتھ اب خواتین کی اکثریت بھی بے حیائی کے اس بپھرے ہوئے سیلاب میں بہتی چلی جارہی ہیں، حالانکہ اسلام نے عورت کی عزت و عصمت کی حفاظت کے پیشِ نظر اسے چادر اور گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کی اچھی تعلیم

1... تاریخ مدینۃ دمشق، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان۔۔۔الخ، ۱۰۴/۳۹

2... تاریخ مدینۃ دمشق، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان۔۔۔الخ، ۱۲۲/۳۹

3... تاریخ مدینۃ دمشق، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان۔۔۔الخ، ۹۲/۳۹

وتربیت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، چنانچہ

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی

(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر روح البیان میں لکھا ہے: یعنی اے میرے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواج (یعنی پاک بیویو)! تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور اپنی رہائش گاہوں میں سکونت پذیر (رہائش اختیار کئے) رہو (اور شرعی ضرورت کے بغیر گھروں سے باہر نہ نکلو۔) یاد رہے! اس آیت میں خطاب اگرچہ ازواجِ مطہرات (یعنی رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بیویوں) رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔ (1)

تفسیر صراط الجنان جلد 8 صفحہ 20 پر لکھا ہے: یاد رہے! دینِ اسلام میں عورت کو گھر میں ٹھہری رہنے کا جو حکم دیا گیا اس سے مقصود یہ ہر گز نہیں کہ دینِ اسلام عورتوں کے لئے یہ چاہتا ہے کہ جس طرح پرندے پنجروں میں اور جانور باڑے میں زندگی بسر کرتے ہیں اسی طرح عورت بھی پرندوں اور جانوروں کی طرح زندگی بسر کرے، بلکہ اسے یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اس میں اس کی عزت و عصمت کا تحفُّظ زیادہ ہے۔ اسے آسان انداز میں یوں سمجھئے کہ جس کے پاس قیمتی ترین ہیرا ہو وہ

1 . . . روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۷/ ۱۷۰

اسے لے کر سرِ عام بازاروں میں نہیں گھومتا بلکہ اسے مضبوط سے مضبوط لاکر میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کی یہ دولت محفوظ رہے اور کوئی لُٹیرا اسے لوٹنے کی کوشش نہ کرے اور اس کا یہ عمل عقلِ سلیم رکھنے والوں کی نظر میں بہت اچھا اور قابلِ تعریف ہے اوراس کی بجائے اگر وہ شخص اپنا قیمتی ترین ہیرا لے کر سرِ عام بازاروں میں گھومنا شروع کر دے اور لوگوں کی نظر اس ہیرے پر آسانی سے پڑتی رہے تو عین ممکن ہے کہ اسے دیکھ کر کسی کی نیت خراب ہو جائے اور وہ اسے لُوٹنے کی کوشش کرے اور ایسے شخص کو جاہل اور بیوقوف جیسے خطابات سے نوازا جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ قیمتی ہیرے کا زیادہ تحفظ اسے مضبوط لاکر کے اندر رکھنے میں ہے نہ کہ اسے لے کر سرِعام گھومنے میں اور اسی طرح عورت کی عصمت کا زیادہ تحفظ اس کا گھر کے اندر رہنے میں ہے نہ کہ غیر مردوں کے سامنے آنے اور ان کے درمیان گھومنے میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا! خود کو دانشور (سمجھدار) کہلانے والے وہ لوگ حقیقت میں دانش و حکمت سے نہایت دور ہیں جو دینِ اسلام کے اس حکم کے بنیادی مقصد کو پسِ پُشت (پیٹھ پیچھے) ڈال کر اور غیر مسلموں کے طرزِ زندگی (زندگی گزارنے کے طریقوں) سے مَرعوب و مغلوب (متاثر) ہو کر غلامانہ ذہنیت سے اعتراضات کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ لوگوں کی نظر میں اسلام کے احکام کی قدر ختم ہو جائے، عورت اسلامی احکام کو اپنے حق میں سزا تصور کرے اور وہ اپنی عصمت جیسی قیمتی ترین دولت تک لٹیروں کے ہاتھ پہنچنے کی ہر رُکاوٹ دور کر دے۔ اللہ پاک مسلمانوں کو اسلامی اَحکام کے مقاصد سمجھنے، ان پر عمل کرنے، عورت کی عفت و

عصمت کے دشمنوں کے عزائم کو سمجھنے اور ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی تھا کہ آپ مسلمانوں کے زبردست خیر خواہ اور سخاوت کے سمندر تھے۔ آیئے! آپ کی بے مثال سخاوت کے 2 واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

(1) مُسلمانوں کے لیے پانی خریدنا

جب مہاجرین، مکہ شریف سے ہجرت فرما کر مدینہ پاک آئے تو یہاں کا نمکین پانی انہیں راس نہ آیا۔ بَنی غفار کے ایک شخص کا پانی کا ایک میٹھا چشمہ تھا جسے "رُومہ" کہا جاتا تھا۔ وہ اس کی ایک مشک ایک مُد (عرب کا ایک پیانہ) کے بدلے بیچتے تھے۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے فرمایا: یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک جنتی چشمے کے بدلے بیچ دو۔ اس نے عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا اور میرے بچوں کا گزارا اسی پر ہے، مجھ میں ایسا کرنے کی طاقت نہیں۔" جب یہ خبر امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچی تو آپ نے وہ چشمہ اس کے مالک سے پینتیس ہزار (35000) درہم میں خرید لیا، پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہِ اَتَجْعَلُ لِی مِثْلَ الَّذِی جَعَلْتَہٗ لَہٗ عَیْنًا فِی الْجَنَّۃِ اِنِ اشْتَرَیْتُہَا؟ یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس طرح آپ اس شخص کو جنتی چشمہ عطا فرما رہے تھے، اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو کیا حُضور مجھے بھی عطا فرمائیں گے؟ تو مالکِ جنت، قاسمِ نعمت

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: میں نے وہ چشمہ خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا۔[1]

(2) ایسا سخی کہ سخاوت بھی نازاں

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: خلافتِ صدیقی میں قحط پڑ گیا، لوگ بارگاہِ صدیقی میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آسمان بارش نہیں برسا رہا، زمین سبزہ نہیں اُگا رہی اور لوگ سخت مصیبت و پریشانی میں ہیں۔ خلیفۂ رسول امیر المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: جاؤ اور صبر کرو، شام گزرنے سے پہلے ہی اللہ کریم تمہاری تنگی دور فرمادے گا۔ چنانچہ کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ شور اُٹھا "ملکِ شام سے عثمان کا تجارتی قافلہ آیا ہے"، اس سامان میں سو (100) اُونٹ کھانے پینے کی چیزوں سے لدے تھے، لوگ حضرت کے دروازے پر جمع ہوگئے، دروازہ کھٹکھٹایا، آپ باہر تشریف لائے اور پوچھا: کیا چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: بہت تنگی کا وقت ہے نہ آسمان سے بارش برس رہی ہے نہ زمین سبزہ اُگا رہی ہے اور لوگ انتہائی پریشانی میں ہیں، آپ کھانے پینے کا سامانِ تجارت ہمیں بیچ دیں تاکہ ہم غریب مسلمانوں کی مدد کر کے ان پر کشادگی کریں۔ فرمایا: محبت و شوق سے اندر آؤ اور خرید لو۔ تاجر اندر گئے تو کھانے کا سامان سامنے موجود تھا۔ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے ملکِ شام سے جتنے میں خریدا ہے آپ حضرات اس پر مجھے کتنا فائدہ دیں گے؟ تاجر بولے: دس (10) کے بدلے بارہ (12) دیں گے۔ فرمایا: مجھے اس سے زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا:

1 ... معجم کبیر، ۲/۴۱، حدیث: ۱۲۲۶

دس(10) کے بدلے پندرہ(15) دیں گے۔ فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجر حیران ہو کر کہنے لگے: اے ابو عَمْرو! ہمارے علاوہ تو مدینۂ طیبہ میں اور کوئی تاجر نہیں، آپ کو کون زیادہ دے رہا ہے؟ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے میرا ربّ کریم زیادہ دے رہا ہے، ایک کے بدلے دس(10) عطا فرمارہا ہے، کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ تاجر بولے: خدا کی قسم! ہم نہیں دے سکتے۔ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں اللہ پاک کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ تمام کھانے کی چیزیں ضرورت مند مسلمانوں پر صدقہ کر دی ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کس طرح اپنا مال راہِ خدا میں لٹانے کے لئے ہر وقت نہ صرف تیار رہا کرتے تھے بلکہ جب بھی ایسا موقع آیا آپ کا حصہ اس میں شامل رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے حوالے سے ازواجِ مطہرات، صحابیات و وَلِیّات کا کردار بھی بڑا ہی شاندار رہا ہے، سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ ان کے اندر بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند ایمان افروز واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت عائشہ صدیقہ کی سخاوت

حضرت اُمِّ ذَرَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں اکثر اُمُّ الْمُومِنِین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس حاضر ہوا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ اُمُّ الْمُومِنِین رَضِیَ اللہُ عَنْہا

1... الرقۃ والبکاء لابن قدامہ، ص ۹۲

کی طرف کسی نے مال کے 2 تھیلے بھیجے، میرے خیال میں ان میں تقریباً 80 ہزار یا ایک لاکھ درہم ہوں گے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ایک بڑا تھال منگوایا اور وہ مال اس میں رکھ کر لوگوں میں تقسیم کرنے لگیں یہاں تک کہ شام تک ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہ بچا۔ شام کے وقت جب خادمہ سے فرمایا: اِفطاری کا سامان لے آؤ تو وہ خشک روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضر ہوئی، چنانچہ میں نے عرض کی: آج آپ نے جو مال تقسیم کیا ہے اس سے ہمارے لئے گوشت خرید لیتیں تو ہم اس سے روزہ افطار کر لیتیں۔ فرمانے لگیں: مجھے شرمندہ نہ کرو! اگر یاد کروا دیتیں تو میں ضرور کچھ نہ کچھ رکھ لیتی۔ [1]

حضرت ہند بن مُہَلَّب کی سخاوت

حضرت ہند بنت مُہَلَّب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ بھی راہِ خدا میں بہت زیادہ خرچ فرمایا کرتی تھیں، بلکہ آپ کے بارے میں تو یہاں تک بیان کیا جاتا ہے کہ قیمتی موتی اور ہیروں پر تسبیح پڑھا کرتیں اور تسبیح سے فارغ ہوتیں تو جو خواتین ملنے کو خدمت میں حاضر ہوتیں ان سب کو وہ تمام موتی اور ہیرے دے کر ارشاد فرماتیں: انہیں آپس میں تقسیم کر لو۔ [2]

یاد رہے! یہ سخاوت کا ایک انداز تھا مگر اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بہت قیمتی دانوں والی تسبیحات استعمال کریں، بلکہ ہمارے دین نے اس حوالے سے بھی ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ بہت قیمتی تسبیح کو منع فرمایا ہے اور مکروہ کہا گیا ہے۔

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، عائشۃ زوج رسول اللہ، ۵۸/۲، رقم: ۱۴۷۰

2 . . . تاریخ مدینۃ دمشق، رقم: ۹۴۴۶ ھند بنت المھلب بن ابی صفرۃ، ۱۹۲/۷۰

حضرت امام ابراہیم بیہقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ہند بنت مُہلَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے ایک مرتبہ ایک ہی دن میں 40 غلام آزاد کیے۔[1]

حضرت اَسما کی سخاوت

حضرت اَسما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کچھ بھی جمع نہ فرماتیں۔[2] بلکہ جیسے ہی کچھ ملتا، راہِ خدا میں دے دیتیں اور ایسا وہ کیوں کرتی تھیں، خود ہی اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں کوئی چیز تولنے میں مصروف تھی کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا: اے اَسما! گن گن کر نہ رکھ! ورنہ اللہ پاک بھی تمہیں گن گن کر دے گا۔ فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کے بعد میں نے کبھی آمدن کو شمار کیا نہ گن گن کر (راہِ خدا میں) خرچ کیا۔[3]

اس کے علاوہ ایک مرتبہ انہیں خود رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان الفاظ میں ایسا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تھا: راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مت رُک ورنہ رزق روک دیا جائے گا۔[4] نیز انہوں نے اپنے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا تھا، چنانچہ ایک بار سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں 3 پرندے تحفے میں پیش کئے گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک پرندہ اپنے

1... المحاسن والمساوی، محاسن السخاء، ص ۲۰۱

2... الادب المفرد، باب سخاوة النفس، ص ۹۲، حدیث: ۲۸۰

3... مسند امام احمد، مسند النساء، حدیث اسماء بنت ابی بکر، ۱۱/ ۱۵۲، حدیث: ۲۷۷۲۹

4... بخاری، کتاب الزکاة، باب التحریض علی الصدقة... الخ، ص ۴۰۰، حدیث: ۱۴۳۳

غلام کو کھانے کے لئے عطا فرما دیا، دوسرے روز غلام وہ پرندہ لے کر جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھا کر؟ کیونکہ اللّٰہ پاک ہر دوسرے دن کا رزق عطا فرماتا ہے۔[1]

جس نے دیا ہے تن کو، دیگا وُہی کفن کو | کوڑی نہ رکھ کفن کو، تج ڈال مال و دھن کو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! مالِ حلال جمع کرنا حرام نہیں، کیونکہ مال جمع رکھنا بعدِ وفات چھوڑ جانا حلال ہے جبکہ اِس سے زکوۃ، فطرہ، قربانی، بندوں اور بندیوں کے حقوق ادا کئے جاتے رہے ہوں۔ ہمارے بزرگوں کا اندازِ زندگی قناعت و توکل والا تھا۔ اے کاش! ہمیں بھی توکل و قناعت کی دولت نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ ذوالحجۃ الحرام رحمتیں بانٹ رہا ہے، اسی ماہ کی 19 تاریخ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یومِ عرس ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں

مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

1 . . . شعب الایمان، باب التوکل والتسلیم، ۲/۱۱۹، حدیث: ۱۳۴۷

کی ولادت 21 صفر المظفر ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883 پیر شریف کو ”ہند“ کے شہر ”مراد آباد“ میں ہوئی، آپ کا نام ”**محمد نعیم الدین**“ رکھا گیا، آپ کے والدِ ماجد حضرت مولانا سید محمد معین الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے کئی بیٹے قرآنِ پاک کے حافظ ہونے کے بعد وفات پاچکے تھے، آپ کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم نے نذر مانی کہ اللہ پاک نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے وقف کردوں گا اور انہوں نے ایسے ہی کیا۔ آپ بڑے مہمان نواز اور سخی تھے، بہت بڑے عالم ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری والے تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بہت قریب تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے انہیں خلافت بھی عطا فرمائی تھی۔ آپ 19 ذوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ ہجری کو اس دنیا سے رُخصت ہوگئے۔ جامعہ نعیمیہ (مراد آباد ہند) کی مسجد کی اُلٹی طرف آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ ان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”**تذکرۂ صدر الافاضل**“ کا مطالعہ کیجئے اور تقسیمِ رسائل بھی کیجئے۔

عُرسِ حضرت عبدُ اللہ شاہ غازی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! 20 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام سید عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک بھی ہے۔ آیئے! اسی نسبت سے آپ کی سیرت کی مختصر جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

* سید عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 98 ہجری میں اس دنیا میں تشریف لائے۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی نے مدینۂ منورہ میں آنکھ کھولی۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی کے والدِ محترم کا نام حضرت سید محمد نفس ذَکِیَّہ تھا۔ * سید عبد اللہ شاہ

غازی حسنی، حسینی سید ہیں۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی کی تعلیم و تربیت آپ کے والدِ محترم کے زیرِ سایہ مدینۂ منورہ میں ہی ہوئی۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی علمِ حدیث میں ماہر تھے۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی میں علم کے جوہر موجود تھے۔ * حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی نے اپنے علم کی روشنیوں سے کئی لوگوں کو منور کیا۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی 12 برس تک اسلام کی تبلیغ میں کوشش کرتے رہے اور مقامی آبادی کے سینکڑوں لوگوں کو مسلمان کیا۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی نہایت عابد و زاہد متقی بلند ہمت، دین کا درد رکھنے والے اور لوگوں پر انتہائی مہربان تھے۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی کے اخلاقِ کریمانہ سے بہت سے لوگ متأثر ہوئے۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی سندھ میں داخل ہونے والے پہلے سید بزرگ و مبلغ تھے۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی ذوالحجۃ الحرام 151 ہجری میں شہید ہوئے۔ * سید عبد اللہ شاہ غازی کا مزارِ پُر انوار کراچی کے ساحلی علاقے کلفٹن میں عوام و خواص کو فیض یاب کر رہا ہے، اپنی نورانیت اور برکت سے اس شہر کو خصوصاً اور پورے پاکستان کو عموماً اپنی رحمت میں لیے ہوئے ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رحمی کے نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رحمی کے بارے میں چند نِکات سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

پہلے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلوک

صَدَقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مُبارَک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمْر بڑھا دی۔[2] ☆ صِلَۂ رحمی واجِب ہے اور قَطْعِ رحمی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] ☆ رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آئی تم اس کے پاس چلی گئیں۔ حقیقتاً صِلَۂ رحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتی ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی رعایت و لحاظ کرو۔[4] ☆ صِلَۂ رحمی کی مُختلِف صورتیں ہیں، اُن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ ☆ محارم رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتی رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحبَّت و اُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قَرابَت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتی رہے یا مہینے میں ایک بار۔ ☆ حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحِد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ ☆ رشتے دار حاجت

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/ ۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

2 . . . مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب من بر والدیہ . . . الخ، ۵/ ۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹

3 . . . بہارِ شریعت، ۳/ ۵۵۸، حصہ: ۱۶

4 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۷۸

پیش کرے تو رَدّ کر دینا گناہ ہے، جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الدرر الحکام، کتاب الکراھیۃ والاستحسان، فصل صلۃ الرحم، ۱/۳۲۳

بیان:16 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (1)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود طیبہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

1۔۔۔ مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۹۵/۳، حدیث: ۲۹۵۱

2۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ :نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیا آزمائش کی جگہ ہے، ایک پل مصیبت ہے تو دوسرے پل راحت اور خوشیاں ہوتی ہیں یوں ہی عمر بسر ہو جاتی ہے، ایک عام اسلامی بہن جس کی نظر صرف دنیا اور اس کی آسائشوں پر ہوتی ہے، اور جس کو مصیبت پر صبر کرنے کے بدلے میں ملنے والے ثواب کے بارے میں علم نہیں ہوتا وہ معمولی سی تنگی اور پریشانی میں بے صبری کا مُظاہرہ کرکے عظیم ثواب کو ضائع کر بیٹھتی ہے، جبکہ کامل ایمان والی اور صبر کے ثواب کے متعلق علم رکھنے والی کی نظر میں مَصَائِب

ومشکلات کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی،وہ ہر مصیبت وپریشانی میں صبر کرکے اجرو ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے،اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم تکلیفوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کے فضائل وبرکات اور اللہ پاک کے نیک بندوں کے واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے نکات سنیں گی تاکہ ہمارا بھی مصیبتوں پر صبر کرنے کا ذہن بن جائے۔اے کاش!ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

صبر ہو تو ایسا!

حضرتِ اَصْمَعِی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:ایک مرتبہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ سَفَر پر تھا کہ جنگل سے گزرتے ہوئے ہم راستہ بھول گئے،پھر ایک خیمہ دیکھا تو وہاں جاکر بلند آواز سے سَلام کیا،ایک خاتون خیمے سے باہر تشریف لائیں اور ہمارے سَلام کا جواب دے کر پوچھا:کون ہو؟ہم نے عَرض کی:ہم راستہ بھول گئے ہیں،خیمہ دیکھا تو اس طرف چلے آئے۔اس پر وہ بولیں:ٹھیک ہے،تم لوگ یہیں ٹھہرو،میں تمہاری مہمانی کے لئے کچھ کرتی ہوں کہ جس کے تم حق دار ہو۔پھر فرمانے لگیں:اپنا منہ دُوسری طرف کرلو تاکہ تمہیں تمہارا حق دیا جائے۔ہم دوسری طرف دیکھنے لگے تو انہوں نے اپنی چادر اُتار کر بچھائی اور خود پردے کی اَوٹ میں ہو کر کہنے لگیں:اس پر بیٹھ جائیں،میرا بیٹا ابھی آتا ہی ہو گا،پھر تمہاری ضِیافَت کا اِہتِمام بھی کر دیا جائے گا۔ہم بیٹھ گئے،اتنے میں ایک سوار آتا دکھائی دیا تو وہ بولیں:یہ اونٹ تو میرے بیٹے کا ہے لیکن اس کا سوار میرا بیٹا نہیں۔کچھ دیر بعد سوار نے خیمے کے پاس آکر اس سے عرض

کی: اے اُمِّ عقیل! اللہ پاک تمہارے بیٹے کے مُعَاملے میں تمہیں عظیم اجر عطا فرمائے۔ یہ سن کر اس عورت نے کہا: تمہارا بھلا ہو، کیا میرا بیٹا مر گیا؟ کہا: ہاں۔ پوچھا: کیسے؟ کہا: وہ اونٹوں کے درمیان پھنس گیا تھا، اونٹوں نے اسے کنوئیں میں دھکیل دیا جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ بیٹے کی موت کی خَبَر سن کر وہ صابرہ خاتون روئی نہ کسی قسم کا واویلا کیا، بلکہ اس اونٹ والے سے کہا: ہمارے ہاں کچھ مہمان آئے ہیں، ان کی ضِیافَت کا اِہتِمام کرو، وہ مینڈھا لے کر اسے ذَبح کر دو۔ چُنانچہ مینڈھا ذَبح کیا گیا اور اس کے گوشت سے ہماری دَعوَت کی گئی۔ ہم کھانا کھاتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ یہ عورت کتنی صَبْر والی ہے کہ جوان بیٹے کی موت پر اس نے کچھ بھی واویلا نہ کیا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو صابِرہ خاتون نے کہا: تم میں سے کوئی شخص مجھے اللہ پاک کی کتاب میں سے کچھ آیات سنا کر مجھ پر اِحسان کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں! میں آپ کو قرآنی آیات سناتا ہوں۔ صابرہ خاتون نے کہا: مجھے کچھ ایسی آیات سنایئے گا جن سے صَبْر و شکر کی دولت نصیب ہو۔ لہٰذا میں نے سورۂ بقرہ کی درج ذیل آیات بیِّنات کی تِلاوَت کی:

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

(پ ۲، البقرة: ۱۵۵، ۱۵۶)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مُصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

خاتون نے یہ آیاتِ قرآنیہ سنیں تو کہنے لگیں: جو کچھ آپ نے ابھی پڑھا کیا قرآن میں بِالکُل اسی طرح ہے؟ میں نے کہا: ہاں! خدا کی قسم! قرآن میں اسی طرح ہے۔ اس پر

وہ بولیں: تم پر سلامتی ہو، اللہ پاک تمہیں خوش رکھے۔ پھر وہ نماز پڑھ کر کہنے لگیں: قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ (پ ٢، البقرة: ١٥٦) بے شک میرا بیٹا عقیل اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچ گیا ہوگا، تین مرتبہ یہ کلمات کہے پھر بارگاہِ خداوندی میں یوں عَرض گزار ہوئیں: اے میرے پاک پَروَرْدگار! جیسا تونے حکم دیا میں نے ویسا ہی کیا اب تو بھی اپنے اُس وعدے کو پورا فرمادے جو تونے کیا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔[1] اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کے حکم پر عمل کرنے والیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مشکلات پر صَبْر کرنا بہت اجر و ثواب کا باعِث ہے، مگر اَفْسوس! دین سے دوری کے باعِث جہاں زمانۂ جاہِلیّت کی اور بہُت سی رُسومات ہمارے مُعاشَرے میں جَنَم لے چکی ہیں انہیں میں سے ایک مشکلات اور مَصائِب پر بے صَبْری کا مُظاہرہ کرنا بھی ہے، جس کی مثالیں جابجا مُعاشَرے میں مُلاحَظہ کی جاسکتی ہیں، مگر جب ہم اِن مَصائِب پر صَبْر کے حوالے سے صَحابیّات طیّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ اور دیگر صالحات کی سیرت کا مُطالَعہ کرتی ہیں یا ان کے بارے میں سنتی ہیں تو دل میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہو جاتا ہے اور یہ ذِہن بنتا ہے کہ ہمیں بھی اِن مَصائِب پر صَبْر و تَحمُّل کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اجرِ عظیم حاصِل کرنا چاہئے۔ جیسا کہ زمانہ جاہِلیّت میں مُردوں پر نوحہ کرنا، بال نوچنا، کپڑے پھاڑ ڈالنا، اپنے مرنے والوں پر مُدّتوں مَرثیہ خوانی کرتے رہنا عربوں کا قومی شِعار

1 ... عیون الحکایات، الحکایة السابعة والثلاثون بعد الثلاثمائة، حکایة امراة صابرة علی فقد ولدها، ص ٣٠٣

تھا، لیکن قربان جایئے! تَربِیَتِ نَبَوی پر! جس نے صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کو صَبْر کا ایسا عادی بنا دیا کہ ان کے مَصَائِب پر صَبْر کے واقعات پڑھ اور سُن کر عقل حیران ہوتی ہے۔ بیان کردہ حکایت کو ہی دیکھ لیجئے! یہ صبر کرنے والی خاتون صحابیہ تھیں نہ علم و دانش سے آگاہ کوئی عالمہ۔ بلکہ جنگل میں رہنے والی ایک عام خاتون تھیں، اگر ان کا یہ واقعہ ہم تک نہ پہنچتا تو ہم ان کی عَظَمت کے مُتَعَلِّق کبھی نہ جان سکتیں، اس خوش بخت ماں کی عَظَمت کو سلام کہ جس نے اپنے جگر کے ٹکڑے کی موت کی خبر سن کر چیخ و پکار سے کام نہ لیا۔ بلکہ صبر کیا اور جب حُکْمِ خداوندی مَعْلُوم ہوا تو فوراً اس پر عَمَل کرتے ہوئے نَماز ادا کی اور وہی کہا جو اللہ پاک نے کہنے کا حُکْم دیا تھا۔ اللہ پاک ہمیں بھی مَصَائِب و آلام پر صَبْر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مصیبتوں میں حَرْفِ شِکایت زبان پر نہ لانے اور مَصَائِب و آلام سے نہ گھبرانے والوں کے صَدْقے اللہ پاک صَبْر و شُکْر کی دولت عَطا فرمائے۔

زباں پر شِکوهٔ رَنْج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک میں صبر کرنے کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! صبر کے متعلق اللہ کریم کا فرمان سنتی ہیں۔ اللہ کریم پارہ 23 سورۃ الزمر آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)	ترجمۂ کنز الایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیَت کی تفسیر میں اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا قَول نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وَزْن کیا جائے گا سِوائے صَبْر کرنے والوں کے کہ اِنہیں بے اندازہ اور بے حِساب دیا جائے گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! صبر کے فضائل پر مزید فرامینِ باری تعالیٰ سنتی ہیں:

☆صبر کرنے والے رب کی طرف سے درود و ہِدایَت اور رَحْمت پاتے ہیں۔[2] ☆صبر کرنے والے اللہ پاک کو مَحْبُوب ہیں۔[3] ☆اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔[4] ☆صبر کرنے والے کو اس کے عَمَل سے اچھا اجر ملے گا۔[5]

صبر کے فضائل و فوائد کے متعلق احادیث

پیاری پیاری اسلامی بہنو! احادیثِ مبارکہ میں بھی صبر کے کثیر فضائل بیان ہوئے ہیں آیئے! ان میں سے بھی کچھ سنتی ہیں۔

1. ارشاد فرمایا: جو صَبْر کرنا چاہے گا اللہ پاک اُسے صَبْر کی توفیق عَطا فرمادے گا اور صَبْر سے بہتر اور وُسعَت والی عَطا کسی پر نہیں کی گئی۔[6]

---

1 . . . خزائن العرفان، پارہ ۲۳، سورۃ الزمر، تحت الآیۃ: ۱۰، ص ۸۵۰

2 . . . پ ۲، البقرۃ: ۱۵۷

3 . . . پ ۴، آل عمران: ۱۴۶

4 . . . پ ۱۰، الانفال: ۴۶

5 . . . پ ۱۴، النحل: ۹۶

6 . . . مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر، ص ۴۷۶، حدیث: ۱۰۵۳

2. ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک کی طرف سے بندے کے لئے کوئی مَرتبہ مُقدَّر ہو اور بندہ اپنے کسی عَمَل کے ذَرِیعے اُس تک نہ پہنچ پائے تو اللہ پاک اُسے جسمانی یا مالی یا اولاد کی پریشانی میں مُبْتَلا فرما دیتا ہے، پھر اُسے صَبْر کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اُسے اُس مَرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ پاک کی طرف سے اس کے لئے مُقدَّر ہوتا ہے۔[1]

3. ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک مخلوق کو جَمْع فرمائے گا تو ایک مُنادی ندا کرے گا: صبر والے کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کی تعداد بہت کم ہو گی۔ جب یہ جلدی سے جَنَّت کی طرف بڑھیں گے تو فرشتے ان سے مُلاقات کریں گے اور کہیں گے: ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جَنَّت کی طرف جا رہے ہو، تم کون ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم صَبْر والے ہیں۔ فرشتے کہیں گے: تمہارا صَبْر کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے ہم اللہ پاک کی اِطاعَت پر اور اس کی نافرمانی سے صَبْر کرتے تھے۔ پس ان سے کہا جائے گا: جَنَّت میں داخِل ہو جاؤ اور اچھے عَمَل والوں کا ثواب کتنا اچّھا ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً کسی بھی مصیبت پر صبر کرنا بہت ہی اعلیٰ صفات میں سے ہے اور اس سے دین و دنیا کی بہت سی برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ✵ صبر کرنے سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ ✵ صَبْر اِیمان کا نِصْف حِصّہ ہے۔[3] ✵ صَبْر اِیمان کا ایک سُتُون ہے۔[4] ✵ بندے کو

---

1 - - - ابوداود، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرة للذنوب، ص ۴۹۹، حدیث: ۳۰۹۰

2 - - - موسوعة ابن ابی دنیا، الصبر، ۴/ ۲۲، حدیث: ۵

3 - - - حلیة الاولیاء، زبید بن حارث الایامی، ۵/ ۳۸، حدیث: ۶۲۳۵

4 - - - شعب الایمان، باب القول فی زیادة الایمان ونقصانه...الخ، ۱/ ۷۰، حدیث: ۳۹

صَبْر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہیں دی گئی۔[1] ✬ اگر صَبْر کسی مرد کی شکل میں ہوتا تو وہ عزّت والا مرد ہوتا۔[2] ✬ صَبْر بہترین سواری ہے۔ [3] ✬ صَبْر کرنے سے مَدَد ملتی ہے۔ ✬ صَبْر کے ساتھ آسانی کا اِنتِظار کرنا عِبادَت ہے۔[4] ✬ صَبْر مومِن کا بہترین ہتھیار ہے۔[5] ✬ صبر کرنے والے کی خطائیں مِٹا دی جاتی ہیں۔[6] ✬ آنکھیں چلی جانے پر صَبْر کرنے کی جزا جنّت ہے۔[7] ✬ صَبْر افضل ترین عَمَل ہے۔[8] ✬ فتنے کی شِدّت پر صَبْر کرنے والے کو قِیامَت کے دن نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شَفَاعَت نصیب ہوگی۔[9] ✬ لوگوں سے میل جول رکھنے والا اور ان کی طرف سے پہنچنے والی اذیتوں پر صَبْر کرنے والا اُن مسلمانوں سے اَفْضَل ہے جو ایسے نہیں ہیں۔[10] ✬ صَبْر کرنے اور اپنا مُحاسَبہ کرنے والے کو اللہ پاک حِساب کے بغیر جنّت میں داخِل فرما دے گا۔[11] ✬ صَبْر بھلائیوں کے خَزانوں میں سے ایک خَزانہ ہے۔[12] الغرض صبر

---

1 . . . مستدرک، کتاب التفسیر، ۱۳۸۸، مارزق عبد خیرله...الخ، ۳/۱۸۷، حدیث: ۳۶۰۵

2 . . . حلیة الاولیاء، ۴۱۵-ابو مسعود الموصلی، ۸/۳۲۱، حدیث: ۱۲۳۵۲

3 . . . جامع صغیر، ص ۳۳۵، حدیث: ۳۸۶۸

4 . . . شعب الایمان، السبعون من شعب الایمان...الخ، ۷/۲۰۴، حدیث: ۱۰۰۰۳

5 . . . مسند الفردوس، ۴/۲۶۷، حدیث: ۶۷۸۷

6 . . . ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ص ۵۷۰، حدیث: ۲۳۹۸ مفهوما

7 . . . بخاری، کتاب المرضٰی، باب فضل من ذهب بصره، ۱۴۳۳، حدیث: ۵۶۵۳

8 . . . شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/۱۲۲، حدیث: ۹۷۱۰

9 . . . شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/۱۲۴، حدیث: ۹۷۲۱

10 . . . ترمذی، ابواب صفة القیامة...الخ، ص ۵۹۲، حدیث: ۲۵۰۷ مفهوما

11 . . . معجم کبیر، ۲/۳۲۳، حدیث: ۳۱۱۴

12 . . . موسوعة ابن ابی دنیا، الصبر، ۴/۲۴، حدیث: ۱۶

کرنے کی برکتیں ہی برکتیں ہیں۔ اللہ کریم ہمیں مصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مصیبت اور پریشانی پر صبر کرنے کے شمار فوائد و فضائل ہیں، ان فضائل اور فوائد کو حاصل کرنے کے لیے پہلے کی نیک عورتوں کا عمل ہمارے لئے نمونہ ہے۔ آیئے! صبر کا ذہن بنانے کے لیے نیک سیرت خواتین کے کچھ واقعات سنتی ہیں:

بھائی کی مُثلہ شُدہ لاش پر صبر

(1) غزوۂ اُحد میں جب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو شہید کیا گیا اور کافروں نے اِن کے ناک، کان کاٹ کر اور آنکھیں نکال کر شکم چاک کر دیا تو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا: میری پھوپھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو میرے چچا کی لاش پر مت آنے دینا ورنہ وہ اپنے بھائی کی لاش کا یہ حال دیکھ کر رنج و غم میں ڈوب جائیں گی، جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اپنے بھائی کو دیکھنے آئیں، تو حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: امی جان! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو واپس جانے کا فرما رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ میرے بھائی کا مُثْلَہ کیا (یعنی کان اور ناک کو کاٹ دیا) گیا ہے۔ یہ اللہ پاک کے راستے میں ہوا ہے ہمیں اس سے راضی رہنا چاہیے۔ میں ضرور ضرور اس پر صَبْر کروں گی اِنْ شَآءَ اللہ۔ حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ان کو جانے دو حضرت

صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ان کے پاس آئیں اور مغفرت کی دُعا کی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا نے کس طرح اپنے بھائی کی شہادت پر صبر کیا، اور فرمایا کہ یہ سب اللہ پاک کی طرف سے ہے لہٰذا ہمیں اس پر راضی رہنا چاہیے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے اس عمل سے ہمیں بھی یہ سبق ملتا ہے کہ ہمارا کوئی پیارا فوت ہو جائے تو واویلا کرنے، چیخ و پکار کرنے، اپنا منہ نوچتے ہوئے بے صبری کرنے کے بجائے اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے صبر کرنا چاہیے۔

آیئے! ایک اور واقعہ سنتی ہیں:

بیماری پر صبر

(2) حضرتِ عطا بن اَبی رِباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عَرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ سیاہ رنگ کی عورت ہے۔ اس نے بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر عَرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں کھل جاتی ہوں (یعنی دوپٹہ وغیرہ اُتر جاتا ہے اور خوف کرتی ہوں کہ کبھی بیہوشی میں سِتْر نہ کھل جائے)، لہٰذا میرے لئے دُعا فرمایئے۔ تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اگر تم صَبْر کرو تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں تمہارے لئے صِحَّت یابی کی دُعا کر دیتا ہوں۔ اس نے عَرض کی: میں صَبْر کروں گی۔ لیکن ستر نہ کھلنے کی

1 ... الاصابۃ، کتاب النساء، حرف الصاد، ۱۱۴۱۱ - صفیہ بنت عبد المطلب، ۸/۲۳۶

دُعا فرمادیجئے۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے دُعا فرمائی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! یہ صحابیہ بیماری پر صَبْر کرنے کو تندرستی پر ترجیح دے کر جنّت کی حق دار بن گئیں۔ مگر افسوس! ایک ہم ہیں کہ ہلکے سے سر درد اور بخار میں گھر سر پر اٹھالیتی ہیں، بسا اَوقات خود تو بیماری کی وجہ سے پریشان ہوتی ہی ہیں، گھر کے دیگر افراد کا سکون بھی غارت کر دیتی ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنے سے بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ بعض اَوقات دوسرے افراد اُکتا جاتے ہیں کہ اس کی تو یہی عادت ہے اور وہ پروا کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں یا پروا تو کرتے ہیں مگر جس قَدْر بیماری میں تَوَجُّہ دَرْکار ہوتی ہے وہ نہیں دیتے، بیماری میں بلاشبہ چڑچڑا پن آہی جاتا ہے اور منہ سے اول فول باتیں نکل جاتی ہیں، مگر ہمیں ہمیشہ درج ذیل فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُطابِق اپنی بزرگ خواتین کی طرح صبر کا دامن تھامے رہنا چاہئے تاکہ بیماری پر ثواب کے ساتھ ساتھ دوسروں کو سر دردی سے بچانے کی وجہ سے مزید ثواب کی حق دار بن سکیں، وہ فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ہیں:

❖ حضرت فاطمہ خُزَاعِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ رِسالَت، شہنشاہِ نُبوت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار کی ایک عورت کی عِیادَت فرمائی اور اس سے پوچھا: کیسا محسوس کر رہی ہو؟ تو اس نے عَرْض کی: بہتر! مگر اس بُخار نے مجھے تھکا دیا ہے۔ تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: صَبْر کرو کیونکہ بُخار آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔[2]

---

1 ... بخاری، کتاب المرضیٰ، باب فضل من یصرع من الریح، ص ۱۴۳۳، حدیث: ۵۶۵۲

2 ... الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، الترغیب فی الصبر سیما لمن ابتلی... الخ، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۷۸

❖ حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت اُمِّ سائب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس تشریف لائے تو ان سے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ کیوں کانپ رہی ہو؟ عرض کی: مجھے بُخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بُخار کو بُرا نہ کہو کیونکہ یہ آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔[1]

ایک بے مثال شاعرہ کے بیٹوں کی شہادت پر صبر

حضرتِ خنسا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وہ صحابیہ ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بہت بڑی مرثیہ گو شاعرہ تھیں، یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت اَمیرُ الْمُومِنِین عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دربارِ خِلافت میں بھی حاضِر ہوئیں، انہیں صَحابِیّت کا شَرَف بھی حاصل ہوا، آپ بے مثال شعر گوئی کے ساتھ ساتھ بہت ہی بہادر بھی تھیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اپنے چار بیٹوں کے ساتھ جنگِ قادِسیہ میں شریک ہوئیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے چاروں بیٹوں کو وصیّت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اس ذات کی قَسم! جس کے سِوا کوئی مَعْبُود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں مَعْلُوم ہے کہ اللہ پاک نے کُفّار سے مُقابَلہ کرنے میں مُجاہِدین کے لئے عظیمُ الشّان ثواب رکھا ہے۔ یاد رکھو! آخِرت کی باقی رہنے والی زِندَگی دنیا کی فنا ہونے والی زِندَگی سے بدرَجہا بہتر ہے۔ سنو! سنو! قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

---

1 - - - مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب ثواب المومن فیما یصیبہ۔۔۔الخ، ص ۹۹۹، حدیث: ۲۵۷۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۰

ترجَمۂ کنزالایمان : اے اِیمان والو! صَبْر کرو اور صَبْر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اِسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس اُمّید پر کہ کامیاب ہو۔

(پ۴، آل عمران: ۲۰۰)

صُبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شرکت کرو اور دشمنوں کے مُقابَلے میں اللہ پاک سے مَدَد طَلَب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آگئی اور اس کے شُعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شُعلہ زَن آگ میں کود جانا، کافِروں کے سردار کا مُقابَلہ کرنا، اِنْ شَآءَ اللہ عزّت و اِکرام کیساتھ جنّت میں رہو گے۔ جب صُبْح ہوئی تو چاروں بھائی پورے جوش و جذبے کے ساتھ میدانِ جنگ میں اترے اور یکے بعد دیگرے سبھی شہید ہوگئے۔ ہر نوجوان نے اپنی شہادَت سے پہلے کچھ اشعار پڑھے اور اپنے بھائیوں کو جوش و جذبہ دِلاتے ہوئے میدانِ جنگ میں روانہ ہوا۔ جب اِن کی شَہادَت کی خَبَر ان کی والدہ کو پہنچی (تو اس شیر دل خاتون نے صَبْر کرتے ہوئے) کچھ اس طرح دُعا پڑھی: سب تعریفیں اللہ پاک کیلئے ہیں جس نے مجھے اِن کی شَہادَت کے ذَرِیعے شَرَف بخشا اور میں اپنے ربِّ کریم سے اُمّید کرتی ہوں کہ وہ مجھے ان کے ساتھ جنَّت میں جگہ عَطا فرمائے گا۔[1]

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

1…الاستیعاب، کتاب النساء وکناھن، باب الخاء، ۳۳۵۱-خنساء بنت عمرو السلمیة ۴/۳۸۷

مدنی انقلاب کیسے آیا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ خنسا رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا بہت عظیم خاتون تھیں۔ انہوں زمانۂ جاہلیت میں اپنے بھائی کی موت پر دُکھ سے بھرپور ایسے اشعار لکھے جس کی مثال آج بھی مشکل سے ملتی ہے اور انہیں پڑھ کر آج بھی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں، لیکن یہ ہی خاتون جب اسلام سے وابستہ ہوئیں تو خود اپنے بیٹوں کو راہِ خُدا میں قربان ہو جانے پر نہ صرف ابھار رہی ہیں، بلکہ ان کی شہادت پر صبر کر کے اجرِ عظیم کی تمنّا بھی رکھتی ہیں۔ انہوں نے یہ سب کچھ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَربِیت سے سیکھا، کیونکہ انہوں نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان سن رکھا ہو گا کہ: جس پر مُصِیبت آئے (اور صَبر کرنا دُشوار معلُوم ہو) وہ میرے مَصَائِب کو یاد کر لے بے شک وہ بڑے مصائب ہیں۔[1] اس لئے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِبتدائے اِسلَام میں نیکی کی دَعوت عام کرنے پر بے شُمار اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتّھر برسائے گئے، راہوں میں کانٹے بچھائے گئے، مَعَاذَ اللہ جھوٹا، کاہن اور جادوگر کہا گیا، سماجی قَطعِ تَعلّق (Social Boycott) کیا گیا، شِعْبِ ابی طالِب (مکہ کے قریب ایک گھاٹی) میں مَحْصُور کیا گیا، طرح طرح کے اِلزامات عائد کئے گئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے، غَرَض کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالی، بدنی، ذِہنی ہر طرح کی اَذِیّتوں سے دوچار کیا گیا، لیکن جواب میں شفیق ومہربان آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صِرف اور صِرف صَبر کیا اور آپ کے

---

1 ... جمع الجوامع، ۹۸/۷، حدیث: ۲۱۳۴۶

صَبْر و تحمل کی ایسی بَرَکتیں ظاہِر ہوئیں کہ جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُون کے پیاسے تھے وہ مُحافِظ و جانثار بن گئے، جو کفر و شرک کے اندھیروں میں بھٹک رہے تھے، وہ نُورِ اِیمان سے اپنے سینوں کو مُنَوَّر کرنے لگے، جو اپنی پھول جیسی بیٹیوں کو زندہ در گور (یعنی زندہ دَفن) کر دیتے تھے، وہ انہیں باعثِ رَحمت سمجھنے لگے۔ نیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَبْر و تحمل ہی کی بَرَکتیں ہیں کہ آج آفتابِ اسلام اپنی نورانی کرنیں پھیلا رہا ہے۔

بے صبری کے نقصانات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مَصائِب و تکالیف، مشکلات اور نیکی کی راہ میں صَبْر کرنے کی جہاں کثیر دینی و دُنیاوِی برکات ہیں وہیں بے صبری کے نقصانات بھی بہُت زِیادہ ہیں۔ آئیے! بے صبری کے کچھ نقصانات بھی سنتی ہیں:

✫ حضرت عبداللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مُصِیبت ایک ہوتی ہے لیکن جب وہ کسی پر پہنچے اور وہ صَبْر نہ کرے تو 2 مصیبتیں بن جاتی ہیں، ایک تو وُہی مُصِیبت اور دُوسری مُصِیبت صَبْر کے اجر کا ضائع ہونا اور یہ مُصِیبت پہلی سے بڑھ کر ہے۔ ✫ بے صبری کا ایک بہُت بڑا نُقصان یہ ہے کہ صَبْر کرنے سے جو اَجْر و ثواب ہمیں حاصِل ہونا تھا بے صبری کی وجہ سے اس سے مَحْرُوم ہو جاتی ہیں۔ ✫ بعض اوقات بے صبری گناہ بھی کروا دیتی ہے مَثَلاً کسی کی بات سے ہمیں دُکھ پہنچا تو صَبْر سے کام لے کر ثواب کمانے کے بجائے ہم نے ہاتھوں ہاتھ اس کا بدلہ لے لیا اور بد اخلاقی سے پیش آئیں یا پھر دل میں کینہ و بُغض کو جگہ دیدی تو بھی نُقصان ہمارا ہی ہو گا۔

✫ بعض اوقات بے صبری کفر تک لے جاتی ہے مَثَلاً کسی قریبی عزیز کی فوتگی پر یہ کہنا

کہ اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا یا اس طرح کہنا کہ اللہ کو اس کی ضرورت تھی جو اسے اپنے پاس بلا لیا وغیرہ وغیرہ۔ ✰ بے صَبری کرنے والیوں کو مُعاشَرے میں کوئی اچھا نہیں سمجھتا۔ ✰ بے صبری کرنے والی اسلامی بہنیں عموماً دوسری اِسلامی بہنوں کو مَدَنی ماحول کے قریب لانے میں ناکام ہو جاتی ہیں۔ ✰ بے صبری کا مُظاہَرہ کرنے والی اسلامی بہنیں چونکہ اَنْجام کی طرف توَجُّہ کئے بغیر کسی بھی کام کو سر اَنْجام دینے کیلئے بے تاب ہوتی ہیں لہٰذا حُسْنِ تدبیر سے مَحْرُوم ہو جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن کاموں کا اَنْجام باعِثِ نُقْصان ہے وہ کر گزریں گی اور بعد میں پچھتائیں گی۔ ✰ صَبْر سے مَحْرُوم اسلامی بہنیں عموماً جلد باز ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اکثر بے جا پریشانی و بے سکونی کا شِکار رہتی ہیں۔ ✰ بے صبری سے مُصِیبَت دور ہونے کے بجائے زِیادہ ہوتی ہے۔[1] ✰ مُصِیبَت کے وَقْت بے صبری مُصِیبَت سے زِیادہ بد تر مُصِیبَت ہے۔[2] ✰ بے صبری اللہ پاک کی اِطَاعَت کا جذبہ کم کر دیتی ہے۔ ✰ بے صبری کرنے والیاں قَناعَت کی دولت سے مَحْرُوم ہو جاتی ہیں۔ ✰ بے صبری کرنے والیوں کے کاموں میں مَدَدِ اِلٰہی شامل نہیں ہوتی۔ ✰ بے صبری کرنے والیاں عِلْم و حِلْم سے مَحْرُوم رہتی ہیں۔ ✰ بے صبری کرنے والیاں حکمِ اِلٰہی سے اِعْرَاض کرتی ہیں۔ ✰ بے صبری کرنے والیاں تقویٰ و پرہیز گاری سے مَحْرُوم رہتی ہیں۔ ✰ بے صبری سے دِین پر ثابِت قَدَمی مُشکِل ہو جاتی ہے۔ ✰ بے صبری سے مُعاشَرتی بُرائیوں سے بچنا مُشکِل ہو جاتا ہے۔ ✰ بے صبری انسان کو رَحْمَتِ

1... فیضانِ ریاض الصالحین، صبر کا بیان، ۱/ ۳۷۴ ماخوذاً

2... منهاج العابدين، العقبة الرابعة، فصل نصائح في التوكل... الخ، ص ۲۹۳

الٰہی سے نااُمّید کر دیتی ہے۔☆بے صبری سے لڑائی جھگڑے کا اندیشہ رہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے صبری کے علاج

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب بھی مُصِیبَت آئے گھبرا کر بارگاہِ خُداوندی میں حاضِر ہو کر خوب توبہ واِسْتِغْفار کیجئے اور اپنے آپ کو سراپا خطا تَصَوُّر کرتے ہوئے ہر حال میں خُدائے ذُوالجلال کا شُکْر ادا کیجئے کہ میں تو سَخْت ترین مُجْرِم ہونے کے سَبَب شدید عذاب کی حقدار ہوں مجھ پر آئی ہوئی مُصِیبَت اگر میرے گناہوں کی سزا ہے تو میں بہُت ہی سَستی چُھوٹ رہی ہوں ورنہ دُنیا کے بجائے آخِرت میں جہنّم کی سزا ملی تو میں کہیں کی نہ رہوں گی۔(1)

مُصِیبَت پر صَبْر کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور خصوصاً مدینے والے مصطفٰے، سردارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور صَحَابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ پر آنے والے مَصَائِب و آلام یاد کئے جائیں۔ مزید یہ کہ صَبْر کرنے والوں کو قِیامَت کے دن اللہ پاک کی طرف سے جو عَظِیْمُ الشَّان اَجر و ثواب عطا کیا جائے گا اُس پر نَظَر کی جائے۔ جیسا کہ تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن میں ہے: کسی بزرگ نے حضرت حسن بن ذَکوان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اِن کی وفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا: کون سی قبریں زِیادہ روشن ہیں؟ فرمایا: دُنیا میں مُصِیبَت اُٹھانے والوں کی۔(2)

1... خود کشی کا علاج، ص ۳۰ بتصرف

2... تنبیہ المغترین، الباب الثالث من جملۃ اخری من الاخلاق، ص ۱۴۱ ملتقطا

صَبْر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مُصِیبَت زَدہ کے بارے میں غور کیا جائے اِس طرح اپنی مُصِیبَت ہلکی مَحْسُوس ہوگی اور صبر کرنا آسان ہو گا۔[1]

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: دو عادتیں ایسی ہیں جس میں یہ ہوں گی اللہ پاک اُسے اپنے نزدیک صابِر وشاکِر لکھ دے گا اور جس میں نہ ہوں گی اسے صابِر وشاکِر نہیں لکھے گا۔ اِن میں سے ایک عادت یہ ہے کہ وہ دِین کے مُعَاملے (یعنی عِلْم وعَمَل) میں اپنے سے برتر کی طرف نظر کرے اور اُس کی پَیْرَوِی کرے۔ دُوسری یہ کہ دُنیا کے مُعَاملے میں اپنے سے کم تر کی طرف دیکھے اور اس بات پر اللہ پاک کی حَمد بیان کرے کہ مجھے دوسرے شخص پر فضیلت ملی ہے تو اللہ اسے شاکر وصابر لکھ دیتا ہے۔ مگر جو اپنے دین میں اپنے سے کمتر کو دیکھے اور اپنی دنیا میں اپنے سے برتر کو دیکھے اور اس بات پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا تو اللہ پاک اسے صابِر وشاکِر نہیں لکھتا۔[2]

اللہ پاک حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَبْر کے صَدْقے ہمیں بھی مَصَائِب و آلام میں صَبْر کرنے کی توفیق عَطا فرمائے اور بے صبری سے مَحْفُوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آدابِ صبر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنے پیارے اللہ پاک سے عافیت کا

1 . . . خود کشی کا علاج، ص ۳۴

2 . . . ترمذی، ابواب صفة القیامة...الخ، ۵۳-باب، ص ۵۹۳، حدیث: ۲۵۱۲

سوال کرنا چاہیئے اور یہ دعا مانگنی چاہیے کہ اے اللہ ہمیں ہر قسم کی پریشانی، بیماری، تکلیف، مصیبت سے محفوظ فرما۔ پھر اگر کبھی کوئی مصیبت آجائے، کوئی پریشانی آجائے، بیماری آجائے، الغرض کسی بھی وجہ سے پریشانی سے دوچار ہو جائیں تو صبر کرتے ان آداب پر عمل کرنا چاہیے۔ ❁ جب مُصِیبَت پہنچے تو اسی وَقْت صَبْر واِسْتِقْلَال سے کام لیا جائے، جیسا کہ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایَت ہے، حضور اَقْدَس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: صَبْر صَدْمَہ کی اِبْتِدا میں ہوتا ہے۔[1] ❁ مُصِیبَت کے وَقْت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا جائے۔ ❁ مُصِیبَت آنے پر زَبان اور دیگر اَعْضَا سے کوئی ایسا کلام یا فعل نہ کیا جائے جو شَرِیعَت کے خِلاف ہو جیسے زَبان سے اللہ پاک کی بارگاہ میں شِکْوَہ وشِکایَت کے کلمات بولنا، سینہ پیٹنا اور گریبان چاک کر لینا وغیرہ۔ ❁ صَبْر کی بہترین صُورَت یہ ہے کہ مُصِیبَت زَدہ پر مُصِیبَت کے آثار ظاہِر نہ ہوں۔

صبر کے متعلق ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! شَیْخِ طَرِیقَت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کُتُب و رسائل اور مدنی مذاکروں میں صَبْر کے مُتَعَلِّق ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ آیئے! کچھ ملفوظات ہم بھی سنتی ہیں:

1. پریشان حال کو چاہئے کہ اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہے اور اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے دل ہی دل میں کہے کہ شہیدان واَسیرانِ کربلا پر جو مصیبتیں آئی تھیں وہ

---

1 ... بخاری، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ص۳۶۳، حدیث: ۱۲۸۳

یقیناً مجھ پر آنے والی مصیبتوں سے کروڑوں گُنا زیادہ تھیں مگر اُنہوں نے ہنسی خوشی بَرْدَاشْت کیں اور صَبْر کر کے جنّت کے حق دار بنے۔ میں کہیں بے صبری کر کے آخِرت کی سَعَادَت سے محروم نہ ہو جاؤں۔

2. مُصِیبَت آنے پر دل کو اللہ پاک سے ڈرانے، صَبْر پر اِسْتِقامَت پانے اور غَلَط قدم اٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے توبہ و اِسْتِغْفار کرتے ہوئے یہ ذِہن بنائیے کہ ہم پر جو مُصِیبَت نازِل ہوئی ہے اُس کا سَبَب ہمارے اپنے ہی کرتُوت ہیں جیسا کہ پارہ 25 سورۃُ الشُّوریٰ کی 30 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور تمہیں جو مُصِیبَت پہنچی وہ اس کے سَبَب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔[1]

3. صَبْر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مُصِیبَت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے اس طرح اپنی مُصِیبَت ہلکی محسوس ہو گی اور صَبْر کرنا آسان ہو گا۔[2]

4. مُصِیبَت پر صَبْر کیلئے خود کو تیّار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں کا پہلے ہی سے تصوُّر کر کے صَبْر کا عَزم کر لیا جائے۔مَثَلاً یہ تصوُّر کر لیا جائے کہ اگر گھر میں میرے جیتے جی کسی کی فوتگی ہو گئی تو اِنْ شَآءَ اللہ میں صَبْر کروں گی یا میرے اندر کوئی مُسْتَقِل جِسمانی عیب پیدا ہو گیا مَثَلاً لنگڑی، کانی یا

1 . . . خود کشی کا علاج، ص ۲۸

2 . . . خود کشی کا علاج، ص ۳۴

اچانک اندھی ہوگئی یا کسی نے جھاڑ دیا، دل آزاری کر دی تو صَبْر کر کے اَجْر حاصل کروں گی۔ اگر واقعی مُصِیبت آ بھی جائے تو پھر اپنے عَزْمِ صَبْر پر قائم رہا جائے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج یکم ذوالحجہ ہے۔ عنقریب ایامِ قربانی آنے والے ہیں۔ ہم میں سے کئی اسلامی بہنیں ایسی ہوں گی جن پر قربانی واجب ہو گی، جس جس اسلامی بہن پر قربانی واجب ہے وہ لازمی قربانی کرے۔ بہت سی اَحادیثِ مُبارکہ قربانی کے **فَضائل ومَسائل** سے مالا مال ہیں۔ آیئے! قُربانی کے فضائل پر مُشتمل چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتی ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔[2]
2. ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ آتَشِ جہنَّم سے حِجاب (یعنی رُوک) ہو جائے گی۔[3]
3. ارشاد فرمایا: اے فاطِمہ! اپنی قربانی کے پاس مَوْجُود رہو کیونکہ اِس کے خُون کا پہلا قطرہ گرے گا **تمہارے سارے گُناہ مُعاف** کر دیئے جائیں گے۔[4]
4. ارشاد فرمایا: انسان قربانی کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو خُون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے

1... خود کشی کا علاج، ص۴۸ بتصرف قلیل

2... تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸

3... معجم کبیر، ۳/۸۴، حدیث: ۲۷۳۶

4... سنن کبری للبیہقی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۹/۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱

ساتھ آئے گی اور قربانی کا خُون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ لٰہذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے کی سنتیں اور آداب سنئے: ☆ جُمُعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[3] صَدْرُ الشَّرِیعہ، مَولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[4] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرشُوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[5] ☆ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے

1۔۔۔ ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیة، ۱۶۲/۳، حدیث: ۱۴۹۸

2۔۔۔ مشکاة، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

3۔۔۔ درمختار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ۶۶۸/۹ ماخوذا

4۔۔۔ معجم اوسط، ۳۲۸/۳، حدیث: ۴۷۴۶ ۔ بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۵۸۳/۳

5۔۔۔ عمدة القاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ۹۰/۱۵

کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[1] ☆ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[2] ☆ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔[3] ☆ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفْحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مُطالَعہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 - - - احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ۔۔۔الخ، ۱/۱۹۳

2 - - - احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ۔۔۔الخ، ۱/۱۹۳

3 - - - فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان۔۔۔الخ، ۵/۳۵۸

4 - - - فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان۔۔۔الخ، ۵/۳۵۸

ماہ مئی 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
28 مئی	اصلاحِ اعمال کورس	مجلس دار السنہ للبنات

ماہ جون 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
یکم جون	اسلام کی بنیادی باتیں کورس	مجلس شارٹ کورسز
10 جون	اسلامی زندگی کورس	مجلس دار السنہ للبنات
12 جون	معلمہ تجوید القرآن کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
22 جون	فیضانِ حج و عمرہ کورس	مجلس شارٹ کورسز
22 جون	اسپیشل اسلامی بہن کورس	مجلس دار السنہ للبنات
22 جون	فیضانِ نماز کورس	مجلس دار السنہ للبنات

ماہ جولائی 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
2 جولائی	جنت و دوزخ کیا ہے	مجلس شارٹ کورسز
5 جولائی	معلمہ مدنی قاعدہ کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
5 جولائی	مفتش کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
5 جولائی	فیضانِ قرآن کورس	مجلس دار السنہ للبنات
10 جولائی	اسپیشل اسلامی بہنوں کا دہرائی اجتماع	مجلس دار السنہ للبنات
17 جولائی	اصلاحِ اعمال کورس	مجلس دار السنہ للبنات

ماہ اگست 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
یکم اگست	مدنی قاعدہ کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
4 اگست	فیضانِ نماز کورس	مجلس دار السنہ للبنات
7 اگست	سورہ رحمن تفسیر کورس	مجلس شارٹ کورسز
16 اگست	اسلامی زندگی کورس	مجلس دار السنہ للبنات

کورسز کی مزید معلومات متعلقہ شعبہ کے ای میل ایڈریس سے لی جاسکتی ہے۔

دار السنہ للبنات	ib.darulsunnahpak@dawateislami.net
مجلس شارٹ کورسز	ib.coursespak@dawateislami.net
مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات	ib.madrasabaligat@dawateislami.net cours.madrasabaligat@dawateislami.net

ماہ مئی تا اگست 2020 میں اسلامی بہنوں کے شعبہ مدرسۃ المدینہ بالغات، دار السنہ للبنات، مجلس شارٹ کورسز کے تحت میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

ماہ مئی 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت ماہ مئی **میں 12 دن کا اصلاح اعمال کورس** کا آغاز 28 مئی 2020 سے ہو گا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

ماہ جون 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ جون 2020 میں **30 دن کا اسلام کی بنیادی باتیں کورس**۔ کا آغاز یکم جون 2020 سے روزانہ دو گھنٹے غیر رہائشی ہو گا یہ کورس علاقہ سطح پر ہو گا اس میں عقائد و فقہ، اسلامی تہوار اور دیگر اسلامک ایکٹیویٹیز اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا 7 سال سے 9 سال کے بچوں اور 7 سے 13 سال تک کی بچیوں کے لیے۔

(2) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت جون 2020 میں **12 دن کا اسلامی زندگی کورس** کا آغاز 10 جون 2020 سے ہو گا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(3) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت ماہ جون میں **63 دن کا معلمہ تجوید القرآن کورس** کا آغاز 12 جون 2020 سے ہو گا اس کورس میں ایسی مدرسات جو ناظرہ پڑھی ہوئی ہیں لیکن ناظرہ تدریسی ٹیسٹ پاس نہیں ہیں۔ اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(4) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ جون 2020 میں **7 دن کا فیضان حج و عمرہ کورس**۔ کا آغاز 22 جون 2020 سے روزانہ 1 گھنٹہ 41 منٹ غیر رہائشی ہو گا یہ کورس علاقہ سطح پر ہو گا اس میں مسائل حج و عمرہ اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا حج اور عمرہ پر جانے والی اسلامی بہنوں کے لیے

(5) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت جون میں **12 دن کا اسپیشل اسلامی بہن کورس** کا آغاز 22 جون 2020 سے ہو گا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو، بہتر ہے کہ Sharp Mind بھی ہو تاکہ جلد اشارے سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

(6) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت اگست 2020 میں **12 دن کا فیضان نماز کورس** کا آغاز 4 اگست سے ہو گا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

ماہ جولائی 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس شارٹ کورسز کے تحت جولائی 2020 میں **3 دن ورکشاپ جنت و دوزخ کیا ہے کا** آغاز 2 جولائی سے روزانہ 1 گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہو گا یہ کورس علاقہ سطح پر ہو گا اس میں جنت و دوزخ سے متعلق دینی معلومات اس کورس میں بچوں اور تمام عوام اسلامی بہنوں کے لئے انکو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت جولائی 2020 میں **12 دن کا معلمہ مدنی قاعدہ کورس** کا آغاز 5 جولائی 2020 سے ہو گا اس کورس میں عمر کم از کم 18 سال، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔ دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مدنی قاعدہ کے ٹیسٹ میں کامیاب ہوں اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(3) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت جولائی 2020 میں **12 دن کا مفتش کورس** کا آغاز 5 جولائی 2020 سے ہوگا اس کورس میں عمر کم از کم 18 سال، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔ دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مدنی قاعدہ کے ٹیسٹ میں کامیاب ہوں اسکو داخلہ دیا جائے گا۔ (یہ کورس ان شہروں **(کراچی، حیدر آباد، فیصل آباد)** میں ہوگا)

(4) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت جولائی **میں 12 دن کا فیضان قرآن کورس** کا آغاز 5 جولائی سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(5) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت جولائی میں **3 دن کا اسپیشل اسلامی بہنوں کا دہرائی اجتماع** کا آغاز 10 جولائی سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو، دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ اسپیشل اسلامی بہن کورس کیا ہو اور انھیں مجلس رہائشی کورسز کی طرف سے بیان کرنے کی اجازت ہو۔

(6) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت جولائی **میں 12 دن کا اصلاح اعمال کورس** کا آغاز 17 جولائی سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

ماہ اگست 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت اگست 2020 میں **26 دن کا مدنی قاعدہ کورس** کا آغاز یکم اگست سے ہوگا اس کورس میں وہ اسلامی بہن جو کم از کم ایک بار بغیر تجوید ناظرہ قرآن پاک پڑھ چکی ہو اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت اگست 2020 میں **12 دن کا فیضان نماز کورس** کا آغاز 4 اگست سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(3) مجلس شارٹ کورسز کے تحت اگست 2020 میں **03 05 دن کا سورہ رحمن تفسیر کورس** کا آغاز 7 اگست روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہوگا یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں تمام اسلامی بہنیں داخلہ لے سکتی ہے۔

(4) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت اگست 2020 میں **12 دن کا اسلامی زندگی کورس** کا آغاز 16 اگست 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

تفصیلی فہرست

ماخذومراجع

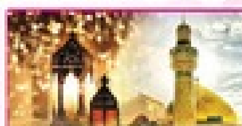
قرآن مجید		
نام کتاب	مؤلف / مصنّف / متوفی	مطبوعہ
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر الطبری	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	دارلفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۳۰ھ
تفسیر بغوی	حسین بن مسعود الفراء البغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
صحیح البخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۲۰۰۸ء
سنن ابی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹ء
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت
سنن الدارمی	حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی السمرقندی، متوفی ۲۵۵	دار الکتاب العربی بیروت ۱۹۸۷ء
صحیح ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
فضائل صحابہ	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	جامعۃ ام القری ۱۴۰۳ھ
مستدرک	ابوعبد اللہ امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند امام احمد	ابوعبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
موطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی المدنی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۳۳ھ

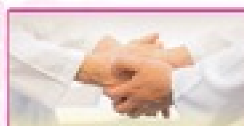
کتاب	مصنف	مطبوعہ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢٢ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ٤٥٨ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢١ھ
مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن همام بن نافع صنعانی، متوفی ٢١١ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢١ھ
موسوعة ابن ابی الدنیا	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا	مکتبة العصریة بیروت
مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ٣٠٧ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤١٨ھ
مسند فردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ٥٠٩ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٩٨٦
القربی ابن بشکوال	ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوال، متوفی ٥٧٨ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ
شرح السنة	امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، متوفی ٥١٦ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٤ھ
الترغیب والترهیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ٦٥٦ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٨ھ
القول البدیع	حافظ امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی، متوفی ٩٠٢ھ	مؤسسة الریان بیروت ١٤٢٣ھ
الاحادیث المختارة	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد	دار خضر بیروت ١٤٢٠ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ٩١١ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢٥ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ٩١١ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢١
جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ٩١١ھ	دار الفکر، بیروت
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی، متوفی ٨٠٧ھ	دار الفکر بیروت ١٤٢٠ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برہان پوری، متوفی ٩٧٥ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤١٩ھ
مشکاة المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب، متوفی ٧٤٢ھ	دار الفکر بیروت ١٤٢١ھ
شرح صحیح مسلم	امام ابو زکریا محی الدین بن شرف نووی، متوفی ٦٧٦ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٠١ھ
عمدة القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ٨٥٥ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٨ھ
مرقاة المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ١٠١٤ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ١٠٣١ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٢ھ
مرآة المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	ضیاء القرآن، لاہور
نزہة القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	فرید بک اسٹال لاہور ١٤٢١ھ
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ١٠٨٨ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ١٤٢٣ھ
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ١٢٥٢ھ	دار المعرفة بیروت ١٤٢٠ھ
کتاب الدرر الحکام	قاضی ملا خسرو حنفی	میر محمد کتب خانہ کراچی
فتاوی ہندیہ	شیخ نظام وجماعة من علماء الهند، متوفی ١١٦١ھ	دار الفکر بیروت ١٤٠٣ھ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ١٤٢٣ھ

کتاب	مصنف	مطبوعہ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
وقار الفتاویٰ	مفتی وقار الدین قادری متوفی ۱۴۱۳ھ	بزمِ وقار الدین کراچی
پردے کے بارے میں سوال جواب	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
وضو کا طریقہ	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	پشاور
قرۃ العیون	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
الرسالۃ القشیریۃ	امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
قوت القلوب	شیخ محمد بن علی المعروف ابو طالب مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الحدیقۃ الندیۃ	عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
لباب الاحیاء	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
آنسوؤں کا دریا	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد الکافی، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۳۲۵ھ
الزواجر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۳۱۹ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
روض الریاحین	عبد اللہ بن اسعد بن علی یافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
سعادۃ الدارین	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروق اکیڈمی خیرپور پاکستان
تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
اسد الغابہ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۶۵۲ھ	مراکش ۱۴۱۷ھ
معرفۃ الصحابۃ	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ

الاصابة في تمييز الصحابة	امام حافظ احمد بن علي بن حجر عسقلاني، متوفى ۸۵۲ھ	دار الكتب العلميه بيروت ۱۴۱۵ھ
سير اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذهبي، متوفى ۷۴۸ھ	دار الفكر بيروت ۱۴۱۷ھ
الكامل	امام ابو احمد عبد الله بن عدي جرجاني	دار الكتب العلميه بيروت ۱۴۱۸ھ
سبل الهدى والرشاد	امام محمد بن يوسف صالحي شامي، متوفى ۹۴۲ھ	دار الكتب العلميه بيروت ۱۴۱۴ھ
زرقاني على المواهب	محمد زرقاني بن عبد الباقي بن يوسف، متوفى ۱۱۲۲ھ	دار الكتب العلميه بيروت
صفة الصفوة	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علي ابن جوزي، متوفى ۵۹۷ھ	دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۷ھ
لسان العرب	محمد بن مكرم ابن منظور افريقي، متوفى ۷۱۱ھ	مؤسسة الاعلمي بيروت ۱۴۲۶ھ
تهذيب الاسماء واللغات	امام ابي زكريا محي الدين يحيى بن شرف النووي متوفى ۶۷۶ھ	دار الفكر بيروت ۱۴۱۶ھ
كتاب التعريفات	علامه سيد شريف علي بن محمد جرجاني	دار المنار لبنان
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
الاستيعاب	علامه ابو عمر يوسف عبد الله بن محمد بن عبد البر قرطبي	دار الكتب العلميه بيروت ۱۴۲۲ھ
طبقات ابن سعد	علامه محمد بن سعد بن منيع هاشمي	دار الكتب العلميه بيروت ۱۹۹۷ء
الطبقات الكبرى	علامه عبد الوهاب بن احمد شعراني، متوفى ۹۷۳	دار المعرفة بيروت ۱۴۲۵
تاريخ الخلفاء	امام جلال الدين سيوطي، متوفى ۹۱۱	قدیمی کتب خانہ کراچی
فیضانِ فاروقِ اعظم	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
فیضانِ امہات المؤمنین	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابیات المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
فیصلہ کرنے کے مدنی پھول	مرکزی مجلس شوریٰ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
نیکی کی دعوت	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
فیضانِ اعلیٰ حضرت	حافظ محمد ریحان احمد قادری عطاری	شبیر برادرز ۱۴۳۴
تذکرۂ امام احمد رضا	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
سیدی قطب مدینہ	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ سنت	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
سنتیں اور آداب	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
ذوقِ نعت	مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
سامانِ بخشش	شہزادۂ اعلیٰ حضرت مصطفےٰ رضا خان نوری، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۴۰ھ
وسائل بخشش مرمّم	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول















ISBN 978-969-579-562-0

0101009



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net